Globethics Repository

Aqidah Khatam Nubuwwat 6 (Theology of the final prophetic tradition Part 6)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-15 11:05:58
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/184919

باب چہارم

شانِ اُلوہیت و رِسالت میں مرزا صاحب کی گستاخیاں اور قرآن و حدیث کی توہین

www.MinhajBooks.com

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریروں میں شانِ الٰہی، شانِ مصطفیٰ ﷺ، شانِ انبیاء علیہم السلام میں جو گستاخیاں، دشنام طرازیاں اور ہرزہ سرائیاں کی ہیں اور قرآن مجید اور احادیثِ رسول ﷺ کے متعلق جو کلمات کہے ہیں وہ اس قدر گستاخانہ اور توہین آمیز ہیں کہ ان کی توقع کسی عام مسلمان سے نہیں کی جاسکتی۔ ان کلمات کا اعادہ من وعن ہم یہاں اس لیے نہیں کر سکتے کہ وہ قارئین کی طبع لطیف کو پراگندہ اور متعفن کرنے کا موجب بنے گا۔ تاہم مرزا صاحب کی بدکلامیوں اور درشت گوئیوں کو ریکارڈ پر لانے کے لیے ان کی زبان وقلم سے نکلے ہوئے بعض خرافات کا نقلِ کفر کفر نباشد کے مصداق حوالہ دینا ناگزیر ہے۔

مرزائے قادیاں نے اپنی بدزبانی اور توہین آمیز گستاخی کا نشانہ تمام پاکیزہ، برگزیدہ اور منزہ ومزکّی ہستیوں کو بنایا ہے اور شاید ہی کوئی اس کے زبان وقلم کی زخم سے بچا ہو۔ ہم یہاں مرزا صاحب کی اپنی تحریروں سے چند اقتباسات نقل کر رہے ہیں تاکہ ان کے ذریعے زہر میں بجھے ہوئے لغو اور طنزیہ وہجویہ خرافات کے چند نمونے پیش کیے جاسکیں جس سے مقصود قارئین کو قادیانیت کا حقیقی روپ دکھانا ہے۔

ا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توہین

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بارے میں مرزائے قادیاں کی جن تحریروں سے توہین کا پہلو نکلتا ہے ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

(ا) شانِ الوہیت کے منافی کلمات کا استعمال

ا۔ مرزا صاحب کے نزدیک خدا کا تصور کیا ہے ان کی درج ذیل تحریر سے واضح ہے:

’’اس بیان مذکورہ کی تصویر دکھانے کے لیے تخیلی طور ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لیے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں، یہ وہی اعضاء ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے۔ جب قیوم عالم کوئی حرکت جزوی یا کلی کرے گا تو اس حرکت کے ساتھ اس کے اعضاء میں حرکت پیدا ہو جانا ایک لازمی امر ہے۔‘‘(۱)

۲۔ مرزا صاحب مزید لکھتے ہیں:

ربنا عاج.(۲)

’’ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے)۔‘‘

اس عبارت میں مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ کے لیے ایک ایسا مہمل لفظ استعمال کیا ہے جس کا معنی ان کو خود بھی معلوم نہیں۔ اللہ ﷻ کی طرف اس قسم کے الفاظ منسوب کرنا صراحتاً گستاخی ہے۔

۳۔ اسی طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) چوروں کے ساتھ تشبیہ دینے سے بھی احتراز نہ کیا اور لکھا کہ

---

(۱) غلام احمد قادیانی، توضیح المرام: ۷۵، مندرجہ روحانی خزائن، ۳: ۹۰

(۲) ۱۔ غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ: ۵۵۶، روحانی خزائن، ۱: ۶۶۳

۲۔ تذکرہ، مجموعہ الہاماتِ مرزا: ۱۰۵

"وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔"(۱)

۴۔ مزید برآں انہوں نے خدا کی حقانیت کو اپنی بعثت سے مشروط کرتے ہوئے کہا:

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"(۲)

۵۔ مرزا صاحب اللہ تعالیٰ پر مرض میں مبتلا ہونے کا الزام لگانے سے بھی باز نہیں آتے۔ وہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

"کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کرسکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں پھر بعد اس کے یہ سوال ہو گا کہ کیوں نہیں بولتا کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے مگر کان مرض سے محفوظ ہیں۔"(۳)

(۲) عینِ خدا ہونے کا دعویٰ

کہتے ہیں جب کسی کی جھجک ختم ہو جائے تو وہ آگے ہی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ مرزا صاحب بھی کفر کے سفر پر جب گامزن ہوئے تو بڑھتے ہی چلے گئے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے مقام و مرتبہ کا حیا بھی نہ کیا۔ مرزا صاحب جب مجدد اور مسیح کے بعد انبیاء و رسل کی مثلیت کے دعوے کر چکے تو خواب پریشاں میں اپنے آپ کو رسول سے بھی آگے خدا کے منصب پر فائز کر لیا۔

مرزا صاحب خواب پریشاں میں اپنے آپ کو رسول سے بھی آگے خدا کے منصب پر فائز کر لیتے ہیں۔ وہ عینِ خدا ہونے کا دعویٰ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

(۱) غلام احمد قادیانی، تجلیّاتِ الٰہیہ: ۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۰: ۳۹۶
(۲) غلام احمد قادیانی، دافع البلاء: ۱۱ مندرجہ روحانی خزائن، ۱۸: ۲۳۱
(۳) غلام احمد قادیانی، ضمیمہ براہین احمدیہ، ۵: ۱۴۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۱: ۳۱۲

۱۔ ورأیتنی فی المنام عین الله وتیقنت أننی هو.[1]

’’میں (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔‘‘

ایک جگہ مرزا صاحب خود کو کن فیکون کے مقامِ الوہیت پر فائز کرتے ہوئے کہتے ہیں:

۲۔ انما أمرک اذا أردت شیئا تقول له کن فیکون.[2]

’’تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔‘‘

۳۔ أنت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی.[3]

’’تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔‘‘

۴۔ انت منی بمنزلة عرشی.[4]

’’تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔‘‘

۵۔ انت منی و انا منک.[5]

---

(۱) ۱۔ غلام احمد قادیانیآئینہ کمالات اسلام: ۵۶۴ مندرجه روحانی خزائن، ۵: ۵۶۴

۲۔ غلام احمد قادیانی، کتاب البریه: ۸۵، مندرجه روحانی خزائن، ۱۳: ۱۰۳

(۲) غلام احمد قادیانی، حقیقةالوحی: ۱۰۵، مندرجه روحانی خزائن، ۲۲: ۱۰۸

(۳) ۱۔ مرزا قادیانی، لیکچر لدھیانه: ۵، مندرجه روحانی خزائن، ۲۰: ۲۵۳

۲۔ غلام احمد قادیانی، حقیقة الوحی: ۸۶، مندرجه روحانی خزائن: ۸۹

(۴) غلام احمد قادیانی، حقیقة الوحی: ۸۶، مندرجه روحانی خزائن: ۸۹

(۵) ۱۔ مفتی محمد صادق قادیانی، ذکر حبیب: ۲۲۱

www.MinhajBooks.com

’’تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔‘‘

۶۔ يَا قَمَرُ يَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّي وَاَنَا مِنْکَ.(۱)

’’اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔‘‘

۷۔ اَنت منی بمنزلة بروزی.(۲)

’’اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا یعنی تیرا ظہور بعینہٖ میرا ظہور ہو گیا۔‘‘

(۳) اپنے وجود میں خدا کے حلول اور تخلیق کا دعویٰ

’’خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب و حلم اور تلخی و شرینی اور حرکت و سکون سب اسی کا ہو گیا۔ اور اس حالت میں، میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاءِ حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمانِ دنیا کو پیدا کیا اور کہا انّا زيّنا السّماءَ الدّنيا بمَصابيح. پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا أردت أن استخلف فخلقت آدمَ انا خلقنا الإنسان فی أحسن تقويم.‘‘(۳)

------ ۲۔ تذکرہ، الہامات مرزا: ۵۱۷، ۷۰۰، ۷۷۱

(۱) ۱۔ غلام احمد قادیانی، حقیقة الوحی: ۷۴، مندرجه روحانی خزائن، ۲۲: ۷۷

۲۔ تذکرہ، مجموعه الہامات مرزا: ۵۸۱

(۲) تذکرہ، مجموعه الہامات مرزا: ۵۹۶

(۳) غلام احمد قادیانی، کتاب البریه: ۸۶، ۸۷، مندرجه روحانی خزائن، ۳: ۱۰۴، ۱۰۵

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

(۴) خدا قادیان میں نازل ہوگا

۱۔ ’’ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہوگا اپنے وعدہ کے موافق۔‘‘(۱)

۲۔ انّا نبشّرک بغلام مظھر الحق والعلیٰ کانّ اللہ نزل من السّمآء.(۲)

’’ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔‘‘

(۵) مرزا کا اپنے خدا سے ایک پوشیدہ تعلق

یہاں آ کر تو مرزا قادیانی متانت و شائستگی کی تمام حدود پھلانگ گیا۔ اس مقام پر بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست کہنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔

مرزا صاحب ’’براہینِ احمدیہ‘‘ میں یہ گل کھلاتے ہیں:

۱۔ ’’اور در حقیقت میرے اور میرے خدا کے درمیان ایسے باریک راز ہیں جن کو دنیا نہیں جانتی اور مجھے خدا سے ایک نہانی تعلق ہے جو قابلِ بیان نہیں۔‘‘(۳)

اس پوشیدہ تعلق کی وضاحت مرزا صاحب کا ایک پیروکار قاضی یار محمد قادیانی بایں الفاظ کرتا ہے:

www.MinhajBooks.com

(۱) تذکرہ، مجموعہ الہامات ومکاشفات مرزا: ۴۵۲

(۲) غلام احمد قادیانی، حقیقۃ الوحی: ۹۵ مندرجہ روحانی خزائن، ۲۲: ۹۸، ۹۹

(۳) غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ، ۵: ۶۴، روحانی خزائن، ۲۱: ۸۱

۲۔ ''حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔''(۱) (معاذ اللہ)

یہ کلمہ یقیناً شیطان کی وسوسہ اندازی کی معراج کا مظہر ہے جس نے مرزا کے نہاں خانہ ذہن میں ایسے بیہودہ خیال کی میخ لگا دی۔ اس سے دل میں یہ گمان گزرتا ہے کہ شاید مرزا صاحب کے ذہنی توازن میں خاصہ خلل واقع ہو گیا تھا اور وہ ترنگ میں آ کر ایسے کفریہ کلمات بکنے لگتے جن کی کسی جاہل، ان پڑھ کلمہ گو سے بھی توقع نہیں کی جا سکتی۔ خدا تعالیٰ کے لیے ایسے نازیبا اور بیہودہ الفاظ استعمال کرنا اور قومِ لوط کے اس فعل کا اپنی طرف منسوب کرنا مرزا صاحب کی بدترین مریضانہ ذہنی کیفیت کا آئینہ دار ہے۔

آگے چل کر وہ اپنی اسی نفسیاتی مریضانہ کیفیت کے باعث ایک اور انکشاف کرتے ہیں:

۳۔ ''مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب کے آخر براہین کے حصہ چہارم صفحہ نمبر ۵۵۸ میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اسی طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''(۲)

۴۔ ''بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔''(۳)

(۱) قاضی یار محمد قادیانی، اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر، ۳۴، ص: ۱۳
(۲) غلام احمد قادیانی، کشتی نوح: ۴۷، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۹: ۵۰
(۳) غلام احمد قادیانی، تتمہ حقیۃ الوحی: مندرجہ روحانی خزائن، ۲۲: ۵۸۱

(۶) خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

قرآن حکیم نے سورۂ اخلاص میں توحید باری تعالیٰ کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے صراحتاً فرمایا ہے:

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْO (۱)

’’نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہےO‘‘

نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا یہود نے حضرت عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ کہا، کفار مکہ نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا جبکہ مرزا سب سے آگے نکل گئے اور خود کو خدا بیٹا کہنے لگے۔ اپنے ایک خود ساختہ الہام میں لکھتے ہیں:

۱۔ انت منی بمنزلة ولدی. (۲)

’’تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔‘‘

۲۔ اسمع ولدی. (۳)

’’اے میرے بیٹے سُن!‘‘

۳۔ میں نے تجھ سے ایک خرید و فروخت کی ہے یعنی ایک چیز میری تھی جس کا تو مالک بنایا گیا اور ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا تو بھی اس خرید و فروخت کا اقرار کر اور کہہ دے کہ خدا نے مجھ سے خرید و فروخت کی، تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔ (۴)

---

(۱) الاخلاص، ۱۱۲: ۳

(۲) غلام احمد قادیانی، حقیقة الوحی: ۸۶: مندرجه روحانی خزائن، ۲۲: ۸۹

(۳) منظور الٰهی قادیانی، البشری، ۱: ۴۹

(۴) مرزا غلام احمد قادیانی، دافع البلاء: ۸، مندرجه روحانی خزائن، ۱۸: ۲۲۸

۴۔ أنت من ماءنا وهم من فشلٍ.[۱]

"تو ہمارے پانی سے ہے، اور وہ لوگ فشل سے۔"

(۷) خدا عرش پر مرزا کی تعریف کرتا ہے

۱۔ یحمدک الله من عرشه ویمشی إلیک.[۲]

"خدا اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔"

(۸) خدا نماز پڑھتا، روزہ رکھتا اور جاگتا سوتا بھی ہے

مرزا صاحب کو ان کے خدا کی طرف سے یہ الہام ہوا:

۱۔ اُصَلِّی وَ اَصُوْمُ اَسْھَرُ وَ اَنَامُ.[۳]

"میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا اور افطار کروں گا جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔"

(۹) خدا غلطی بھی کرتا ہے

اِنِّیْ مَعَ الْاَسْبَابِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ اُخْطِیُ وَاُصِیْبُ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ مُحِیْطٌ.[۴]

"میں اسباب کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ خطا کروں گا اور بھلائی

(۱) تذکرہ، مجموعہ الہامات: ۴۹۶

(۲) تذکرہ، مجموعہ الہامات: ۸۱، ۴۹۹

(۳) ۱۔ البشریٰ، مجموعہ الہاماتِ مرزا، ۲: ۷۹،
۲۔ مجموعہ اشتہارات، ۳: ۵۹۲، تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا: ۴۷۴

(۴) ۱۔ البشریٰ، مجموعہ الہاماتِ مرزا، ۲: ۷۹
۲۔ تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا: ۴۷۵

کروں گا۔ اپنے رسول کے ساتھ محیط ہوں۔‘‘

مرزا صاحب کی مذکورہ بالا عبارات سے ظاہر ہے کہ ان کا خدا وہ نہیں جو مسلمانوں کا ہے، کیونکہ مسلمانوں کا خدا ان تمام صفات سے منزہ ہے جو انہوں نے بیان کی ہیں۔ اس خدا کی نہ کوئی مثال ہے اور نہ کوئی مثیل۔ جب مرزا کا مسلمانوں کے خدا سے کوئی واسطہ ہی نہ رہا تو عیاں را چہ بیاں کے مصداق ان کا اسلام سے بھی کوئی واسطہ نہ رہا۔ خود مرزا صاحب اور ان کے پیروکار ضروریات دین کے انکار کے باعث دائرہ اسلام سے نکل گئے۔ مسلمان فقط وہ ہے جو ضروریات دین کو تمام تر لوازم و شرائط کے ساتھ مانتا ہے اور جو ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے گا وہ کافر ہے اور جو سرے سے خدا کا ہی انکار کر دے، بلکہ اپنی ذات میں خدائی صفات پائے جانے کا دعویٰ کرے تو اس کے کفر میں کیا کسر باقی رہ جاتی ہے۔ سو مرزا صاحب اور ان کے پیروکاروں کے کافر ہونے میں ذرہ برابر شک نہیں رہ جاتا۔

۲۔ حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی توہین

خدائے ﷻ کی شان میں ہرزہ سرائی کے بعد مرزا اور اس کے حواریوں نے اس ذات کو اہانت کا نشانہ بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی جو بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر کی مصداق ہے۔ بطور نمونہ چند عبارات درج ذیل ہیں:

(ا) خود کو ’’محمد رسول اللہ‘‘ قرار دینا

ا۔ ’’پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘(۱)

(۱) غلام احمد قادیانی، ایک غلطی کا ازاله: ۳، مندرجه روحانی خزائن، ۱۸: ۲۰۷

٢۔ ''خدا تعالیٰ نے آج سے ٢٦ برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔''(١)

٣۔ ''نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرتِ صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے اس لیے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے بلکہ اُسی کے جلال کے لیے۔ اسی لیے اس کا نام آسمان پر محمد اوراحمد ہے، اس کے یہ معنی ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر مگر کسی اور کو۔''(٢)

٤۔ ''اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم ﷺ میں کوئی دوئی باقی نہیں حتی کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صار وجودی وجودہ (دیکھو خطبہ الہامیہ: ١٧١) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) میری قبر میں دفن کیا جائے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تاکہ اشاعت اسلام کے کام پورے کرے اور ھو الذی ارسل رسوله بالھدی و دین الحق لیظھره علی الدین کله کے فرمان کے مطابق تمام ادیان باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں فرمایا تھا۔''(٣)

(١) غلام احمد قادیانی، حقیقة الوحی: ٦٧، مندرجه روحانی خزائن، ٢٢: ٥٠٢

(٢) غلام احمد قادیانی، ایک غلطی کا ازاله: ٤، روحانی خزائن: ١٨: ٢٠٧، ٢٠٨

(٣) بشیر احمد قادیانی، کلمة الفصل، مندرجه رساله ''ریویو آف ریلیجنز'' قادیان، ص: ١٠٥، نمبر: ٤، جلد: ١٤

۵۔ ''اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ کیوں مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں جیسا کہ وہ (مرزا صاحب) خود فرماتا ہے: صار وجودی وجوده نیز من فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی وما رائی اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت اخرین و منھم سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود (مرزا صاحب) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''(۱)

۶۔ مرزا قادیانی کے خاص مرید قاضی ظہور الدین اکمل نے مرزا صاحب کی شان میں ایک نظم لکھی جسے انہوں نے خوب سراہا۔ اس کے دو شعر درج ذیل ہیں:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں(۲)

۷۔ ''اور ہمارے نزدیک تو کوئی دوسرا آیا ہی نہیں۔ نہ نیا نبی نہ پرانا بلکہ خود محمد رسول اللہ ﷺ ہی کی چادر دوسرے کو پہنائی گئی ہے اور وہ خود ہی آئے ہیں۔''(۳)

---

(۱) بشیر احمد قادیانی، کلمة الفصل، مندرجہ رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" قادیان، ص: ۱۵۸، نمبر: ۴، جلد: ۱۴

(۲) از قاضی محمد ظہور الدین اکمل قادیانی، منقول از اخبار ''پیغام صلح" مورخہ، ۱۴ مارچ، ۱۹۱۶ء، اخبار "بدر'' قادیان، نمبر ۴۳، ج ۲، ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء، ص ۴

(۳) ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی، مندرجہ اخبار "الحکم" قادیان، نمبر، ۳۰ ——

۸۔ ’’اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے۔ اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں۔ کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقوی اور اکمل اور اشد ہے۔ آپ کا انکار کفر ہو۔‘‘(۱)

(۲) آیت میں مذکور ’اِسْمُهٗ اَحْمَد‘ کا مصداق مرزا قادیانی

مرزا غلام احمد قادیانی نے سورۃ الصّف میں مذکور حضور نبی اکرم ﷺ کے اسم مبارک احمد کا مصداق خود کو قرار دینے کی بھونڈی گستاخی کی، جس کا ثبوت درج ذیل عبارات ہیں:

۱۔ ’’اور جیسا کہ آیت و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد میں یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہو گا گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا۔‘‘(۲)

۲۔ ’’خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلّی ظاہر کرنے کا وقت نہیں، یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں، اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔ اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے یعنی جمالی طور کی خدمات کے ایام ہیں اور اخلاقی کمالات کے ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔‘‘(۳)

...... نومبر ۱۹۰۱ء

(۱) بشیر احمدقادیانی، کلمة الفصل“ مندرجه رساله ’’ریویو آف ریلیجز“ ص ۱۴۶۔۱۴۷، نمبر ۳، جلد ۱۴

(۳) غلام احمد قادیانی، اربعین نمبر ۴: ۱۷، مندرجه روحانی خزائن، ۱۷: ۴۴۵، ۴۴۶

۳۔ ’’وسمّانی ربی أحمد فاحمدونی فلا تشتمونی (میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے، پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو اور اپنے امر کو ناامیدی کے درجہ تک مت پہنچاؤ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم کی تعریف نہ چھوڑی تو اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا، پس اس نے جھوٹ بولا ہے اور اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے۔‘‘(۱)

۴۔ ’’اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسٰی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے: ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی فقط احمد ہی نہیں محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔‘‘(۲)

۵۔ مرزا محمود صاحب اس کی تائید میں لکھتے ہیں:

’’پہلا مسئلہ یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا یا آنحضرت ﷺ کا ...... اور کیا سورۃ صف کی آیت جس میں ایک رسول کی جس کا نام احمد ہوگا بشارت دی گئی ہے، آنحضرت ﷺ کے متعلق ہے یا حضرت مسیح موعود کے متعلق؟ میرا یہ عقیدہ ہے کہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں۔‘‘(۳)

۶۔ ’’ان تمام الہامات میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو احمد کے نام سے پکارا ہے۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں حضرت مسیح موعود بیعت لیتے وقت یہ اقرار لیا کرتے تھے کہ ’’آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں‘‘ پر اس پر بس نہیں جبکہ آپ نے اپنی جماعت کا نام بھی احمدی جماعت رکھا۔ پس یہ بات یقینی ہے کہ آپ

(۱) غلام احمد قادیانی، خطبہ الہامیہ: ۲۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۶: ۵۳
(۲) غلام احمد قادیانی، ازالہ اوہام حصہ دوم: ۶۷۳، روحانی خزائن، ۳: ۴۶۳
(۳) مرزا محمود، انوار خلافت: ۱۸

احمد تھے۔‘‘(۱)

۷۔ ’’اب یہاں سوال ہوتا ہے کہ وہ کون سا رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا اور اس کا نام احمد ہے۔ میرا اپنا دعویٰ ہے اور میں نے یہ دعویٰ یوں ہی نہیں کر دیا بلکہ حضرت مسیح موعود کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بھی یہ ہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب احمد ہیں چنانچہ ان کے درسوں کے نوٹوں میں یہی چھپا ہوا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت (اسمہ احمد) کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔‘‘(۲)

(۳) نبوتِ محمدیہ ﷺ کے تمام کمالات کا اِحاطہ

۱۔ ’’ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے۔ کسی کو بہت، کسی کو کم مگر مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے۔ پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔‘‘(۳)

۲۔ ’’الغرض مسیح موعود کی تحریروں سے یہ بات پختہ طور سے ثابت ہو رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود یقیناً محمد تھے اور آپ کو چونکہ آنحضرت صلعم کا بروزی وجود عطا کیا گیا تھا اس لیے آپ عین محمد تھے اور آپ میں جمیع کمالاتِ محمدیہ کامل طور پر منعکس تھے۔ پس اس لیے آپ کے عین محمد ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں اور ایسا ہونا قدیم سے مقدر تھا کہ

(۱) مرزا بشیر احمد، کلمۃ الفصل:، مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز، قادیان: ۱۳۹، نمبر: ۳، ج: ۱۴

(۲) مرزا محمود احمد، انوار خلافت: ۲۱

(۳) بشیر احمد قادیانی، کلمۃ الفصل، مندرجہ رسالہ ”ریویو آف ریلیجنز“ قادیان، ص: ۱۱۳، نمبر: ۴، جلد: ۱۴

آنحضرت ﷺ کے بعد ایک بروز محمد جمیع کمالات محمدی کے ساتھ مبعوث ہوگا۔‘‘(۱)

(۴) حضور نبی اکرم ﷺ پر فضیلت کا دعویٰ

۱۔ ’’اس (نبی کریم ﷺ) کے لیے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا؟‘‘(۲)

۲۔ ’’اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔‘‘(۳)

۳۔ ’’ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لیے پہلا قدم تھا۔ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت (مرزا کے زمانہ میں) پوری طرح سے تجلی فرمائی۔‘‘(۴)

۴۔ ’’اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو اور اسی کی طرف خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے: سبحان الذی اسری......۔‘‘(۵)

---

(۱) اخبار ’’الفضل‘‘ قادیان، ج: ۳، نمبر: ۳۷، مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء

(۲) غلام احمد قادیانی، اعجاز احمدی: ۷۱، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۹: ۱۸۳

(۳) غلام احمد قادیانی، خطبہ الہامیہ، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۶: ۲۷۱، ۲۷۲

(۴) غلام احمد قادیانی، خطبہ الہامیہ: ۱۷۷، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۶: ۲۶۶

(۵) غلام احمد قادیانی، خطبہ الہامیہ، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۶: ۲۸۸

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

۵۔ ’’اسی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابتہ الارض کی ماہیت کماہی ہی ظاہر فرمائی گئی۔‘‘(۱)

۶۔ ’’غرض اس زمانہ کا نام جس میں (ہم) ہیں زمان البرکات ہے لیکن ہمارے نبی ﷺ کا زمانہ فرمان التائیدات اور دفع الافات تھا۔‘‘(۲)

۷۔ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتی کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔‘‘(۳)

۸۔ ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا...... اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے، نبی کریم ﷺ کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی۔ اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ (بعثت ثانی) ان کا پورا ظہور ہوا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ آپ کو موقع ملا اور ذہنی طاقتوں کی نشوونما ہوگئی چنانچہ آج کل باریک اقسام گناہ کی نکل آئی ہیں اور کئی باریک نیکیاں بھی ظاہر ہو رہی ہیں۔ مقابلہ زیادہ سخت ہے، لوگ اعلیٰ تربیت کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں جن کا جواب بغیر ذہنی ترقی کے مشکل تھا۔ تلوار کے جہاد کے بجائے قلمی جہاد کا

---

(۱) غلام احمد قادیانی، ازالہ اوہام، حصہ دوم: ۶۹۱، مندرجہ روحانی خزائن، ۳: ۴۷۳

(۲) اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی، مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء مجموعہ اشتہارات، ۳: ۹۲۔ حاشیہ مندرجہ تبلیغ رسالت، ۹: ۴۴

(۳) ۱۔ ’’میاں محمود احمد، خلیفہ قادیان ڈائری مندرجہ اخبار ’’الفضل‘‘ جلد ۱۰، نمبر ۵۰، ص ۵، مورخہ ۱۷، جولائی ۱۹۲۲ء

۲۔ قول خلیفۃ المسیح۔ اخبار الفضل، ۱۷ جولائی ۱۹۲۲

وقت ہے۔‘‘[۱]

(۵) مرزا قادیانی پر درود و سلام

مرزا صاحب نے گستاخی کا ارتکاب کرتے ہوئے خود کو درود و سلام کا مصداق قرار دیا ہے۔ اس حوالے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:

۱۔ صلّی اللہ علیک وعلی محمد۔[۲]

۲۔ یُصلّون علیک صلحاءُ العرب و ابدالُ الشّام و تصلّی علیک الارضُ والسّماءُ و یَحمَدکَ اللّٰہُ مِن عرشِہِ۔[۳]

’’تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے، زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔‘‘

۳۔ ’’ان الہامات کے کئی مقامات میں اس خاکسار پر خدا تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ اور سلام ہے۔‘‘[۴]

۴۔ ایک قادیانی شاعر مرزا کی مدح میں یوں رقمطراز ہے:

اے امام الوریٰ سلام علیک
مہ بدر الدجے سلام علیک

---

(۱) مضمون از ڈاکٹر شاہنواز خاں، مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز، قادیانی بابت ماہ مئی ۱۹۲۹ء

(۲) تذکرہ مجموعہ الہامات: ۷۹۴

(۳) تذکرہ مجموعہ الہامات: ۱۶۸

(۴) غلام احمد قادیانی، اربعین، ۲۱۲، روحانی خزائن، ۱۷: ۳۶۸

مہدی عہد و عیسیٰ موعود
احمد مجتبیٰ سلام علیک

مطلع قادیاں پہ تو چمکا
ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک

تیرے آنے سے سب نبی آئے
مظہر الانبیاء سلام علیک

مسقط وحی مہبط جبرئیل
سدرۃ المنتہیٰ سلام علیک

کفر کی شب کو کر دیا کافور
مثل شمس الضحیٰ سلام علیک

مانتے ہیں تیری رسالت کو
اے رسول خدا سلام علیک

اہل عالم کا تو مطاع ہوا
مظہر مصطفیٰ سلام علیک

تیرے ہاتھوں میں سیف قرآں ہے
اے شہے لافتی سلام علیک

ہے مصدق تیرا کلام خدا
اے مرے میرزا سلام علیک

تیرے ملنے سے مل گیا مولیٰ
احمد حق نما سلام علیک

www.MinhajBooks.com

تیرے یوسف کا تحفہ صبح و مسا
ہے درود و دعا سلام علیک[1]

(۶) مرزا قادیانی کا وجود محمد رسول اللہ کے وجود میں

۱۔ ’’اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی اکرم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔‘‘[2]

(۷) محمد رسول اللہ ﷺ کی دو بعثتیں

۱۔ ’’ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔‘‘[3]

۲۔ ’’پس ان معنوں میں مسیح موعود (جو آنحضرت کے بعث ثانی کے ظہور کا ذریعہ ہے) کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا گویا آنحضرت کے بعث ثانی اور آپ کے احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا ہے جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر بنا دینے والا ہے۔‘‘[4]

۳۔ ’’اور آنحضرت کی بعثت اول میں آپ کے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے

---

(۱) قاضی محمد یوسف قادیانی، روزنامہ الفضل قادیان، ۳۰ جون ۱۹۲۰ء

(۲) غلام احمد قادیانی، خطبہ الہامیہ: مندرجہ روحانی خزائن، ۱۶: ۲۵۸، ۲۵۹

(۳) خطبہ الہامیہ: ۱۸۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۶: ۲۷۰

(۴) اخبار ’’الفضل‘‘ قادیان، ج ۳، نمبر ۳، مورخہ ۲۹، جون ۱۹۱۵ء

خارج قرار دینا لیکن آپ کی بعثت ثانی میں آپ کے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آنحضرت کی ہتک اور آیات سے استہزاء ہے۔ حالانکہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت کی بعثت اول وثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے جس سے لازم آتا ہے کہ بعثت ثانی کے کافر کفر میں بعث اول کے کافروں سے بہت بڑھ کر ہیں۔ مسیح موعود کی جماعت و اخرین منھم کی مصداق ہونے سے آنحضرت کے صحابہ میں داخل ہے۔''(۱)

(۸) حضور ﷺ کے مقابلے میں مرزا صاحب کے معجزات

۱۔ ''مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔''(۲)

۲۔ ''بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی ﷺ کے باقی تمام انبیاء میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔''(۳)

۳۔ میری تائید میں اس (خدا) نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ...... اگر میں ان کو

(۱) اخبار ''الفضل'' قادیان، ج۳، نمبر ۱۰، مورخہ ۱۵، جولائی ۱۹۱۵ء

(۲) غلام احمد قادیانی، تحفہ گولڑویہ: ۶۷، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۷: ۱۵۳

(۳) غلام احمد قادیانی، حقیقۃ الوحی: ۱۳۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۲: ۵۷۴

فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ (۱)

۴۔ ’’ان چند سطروں میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔‘‘(۲)

۵۔ ’’اور درحقیقت یہ خارق عادت نشان ہیں اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زائد ہوں گے۔‘‘(۳)

۶۔ ’’اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا اس لیے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لیے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دیے لیکن پھر بھی جو انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔‘‘(۴)

۷۔ ’’میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لیے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لیے مہیا کر دیئے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لیے نشان ظاہر کیے اور تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک

(۱) غلام احمد قادیانی حقیقۃ الوحی: ۶۷، روحانی خزائن، ۲۲: ۷۰

(۲) غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ، ۵: ۵۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۱: ۷۲

(۳) غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ، ۵: ۵۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۱: ۷۲

(۴) غلام احمد قادیانی، چشمہ معرفت: ۳۱۷، روحانی خزائن، ۲۳: ۳۳۲

میرے لیے خبریں دی ہیں۔‘‘(۱)

(۹) نشان اور معجزہ ایک ہی ہے

’’امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔‘‘(۲)

(۱۰) ہلال اور بدر کی نسبت

۱۔ ’’اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجامِ کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدر میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی مشابہ ہو۔‘‘(۳)

۲۔ ’’اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جمالی نام ہے اور احمد جمالی، احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔‘‘(۴)

۴۔ ’’اب دیکھو کہ صحابہ کو بدر میں نصرت دی گئی اور فرمایا گیا کہ یہ نصرت ایسے وقت

(۱) غلام احمد قادیانی، تذکرۃ الشہادتین: ۶۳، روحانی خزائن، ۲۰: ۶۴
(۲) غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ، ۵: ۵۸، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۱: ۶۳
(۳) غلام احمد قادیانی، خطبہ الہامیہ: ۱۸۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۶: ۲۷۵
(۴) غلام احمد قادیانی، ازالہ اوہام: ۶۷۳، مندرجہ روحانی خزائن، ۳: ۴۶۳

میں دی گئی جبکہ تم تھوڑے تھے۔ اس بدر میں کفر کا خاتمہ ہو گیا۔ بدر پر ایسے عظیم الشان نشان کے اظہار میں آئندہ کی بھی ایک خبر رکھی گئی تھی اور وہ یہ کہ بدر چودھویں کے چاند کو بھی کہتے ہیں۔ اس سے چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کے اظہار کی طرف بھی ایما ہے اور یہ کہ چودھویں صدی وہی صدی ہے جس کے لیے عورتیں تک کہتی ہیں کہ چودھویں صدی خیر و برکت کی آئے گی۔ خدا کی باتیں پوری ہوئیں اور چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق اسم احمد کا بروز ہوا اور وہ میں ہوں جس کی طرف اس واقعہ بدر میں پیش گوئی تھی جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے سلام کہا مگر افسوس کہ جب وہ دن آیا اور چودھویں کا چاند نکلا تو اس کو دوکاندار خودغرض کہا گیا۔‘‘(۱)

(۱۱) اپنی آواز مرزا کی آواز سے بلند نہ کرو

’’حافظ محمد ابراہیم نے مجھ سے بیان کیا کہ ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے کہ میں ایک دن مسجد مبارک کے پاس والے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی عبدالکریم مرحوم تشریف لائے اور اندر سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھی تشریف لے آئے اور تھوڑی دیر میں مولوی محمد احسن امروہی بھی آ گئے اور آتے ہی حضرت مسیح موعود سے حضرت مولوی نور الدین خلیفہ اول کے خلاف بعض باتیں بطور شکایت بیان کرنے لگے اس پر مولوی عبدالکریم کو جوش آ گیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر دو کی ایک دوسرے کے خلاف آوازیں بلند ہو گئیں اور آواز کمرے سے باہر جانے لگی۔ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (یعنی اے مومنو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز کے سامنے بلند نہ کیا کرو) اس حکم کے سنتے ہی مولوی عبدالکریم تو فوراً خاموش ہو گئے اور مولوی محمد احسن تھوڑی دیر تک آہستہ آہستہ اپنا جوش نکالتے رہے اور حضرت اقدس وہاں سے اٹھ کر ظہر کی نماز کے واسطے مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔‘‘(۲)

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی، مندرجہ ملفوظات احمدیہ، ۱: ۱۶۳

(۲) مرزا بشیر احمد، سیرت المہدی، ۲: ۳۰

(۱۲) شانِ مصطفیٰ ﷺ میں نازل ہونے والی آیات کا مصداق

مرزائے قادیان کی دیدہ دلیری دیکھئے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں نازل ہونے والی وحی الٰہی کو اپنے سے منسوب کر لیا، وہ آیات قرآنی جن کے مفہوم کو مرزا صاحب نے اپنی ارذل ترین ذات کی قبا پر چسپاں کر لیا ان میں سے چند ایک ذیل میں مع حوالوں کے دی جاتی ہیں:

۱۔ ''چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہینِ احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں، ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے: **هو الذی أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله**۔ دیکھو ص: ۴۹۸ ''براہین احمدیہ''۔ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے پھر...... اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے: **محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم**۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی ...... اسی طرح ''براہین احمدیہ'' میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔''(۱)

۲۔ ''مجھے بتلایا گیا تھا تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے: **هو الذی أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله**۔''(۲)

۳۔ **انا اعطيناك الكوثر، فصل لربك وانحر، ان شانئك هو الابتر**.(۳)

...... حلفیہ بیان محمد ابراہیم قادیانی مندرجہ رسالہ ''فرقان'' قادیان، جلد: ۱، ص: ۱۰، بابت اکتوبر ۱۹۴۲ء

(۱) غلام احمد قادیانی، ایک غلطی کا ازالہ: ۲، روحانی خزائن، ۱۸: ۲۰۷

(۲) غلام احمد قادیانی، اعجاز احمدی: ۷، ضمیمہ نزول المسیح، روحانی خزائن، ۲۹: ۱۱۳

(۳) تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا: ۲۸۱، ۲۸۲

۴۔ و رفعنا لک ذکرک.(۱)

۵۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله.(۲)

۶۔ و داعیا الی الله و سراجا منیرا.(۳)

۷۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله.(۴)

۸۔ وما ارسلنک الا رحمة للعالمین.(۵)

۹۔ قل یایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا (ای مرسل من الله)۔

’’کہہ (اے غلام احمد) اے تمام لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہوکر آیا ہوں۔‘‘(۶)

۱۰۔ وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی.(۷)

’’اور یہ (مرزا صاحب) اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے۔‘‘

۱۱۔ وما ارسلنک الا رحمة للعالمین.(۸)

---

(۱) تذکرہ، مجموعہ الہاماتِ مرزا: ۲۸۲

(۲) تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا: ۶۲۱

(۳) تذکرہ مجموعہ الہامات: ۶۲۶

(۴) تذکرہ مجموعہ الہامات: ۶۳۴

(۵) تذکرہ مجموعہ الہامات: ۶۳۴

(۶) منظور الٰہی قادیانی، البشری، ۲: ۵۶

(۷) غلام احمد قادیانی، اربعین، ۳: ۳۶

(۸) غلام احمد قادیانی، اربعین، ۳: ۳۲۔۲۱

’’اور ہم نے دنیا پر رحمت کے لیے تجھے بھیجا ہے۔‘‘

۱۲۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی. [۱]

۱۳۔الرحمن علم القرآن. [۲]

۱۴۔قل انی امرت وانا اول المومنین. [۳]

۱۵۔ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ. [۴]

۱۶۔ داعیا الی اللہ سراجا منیرا. [۵]

۱۷۔ دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی. [۶]

۱۸۔ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا. [۷]

۱۹۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ. [۸]

۲۰۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق ایدیھم. [۹]

---

(۱) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۷۰

(۲) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۷۰

(۳) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۷۰

(۴) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۷۱

(۵) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۷۵

(۶) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۷۶

(۷) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۷۸

(۸) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۷۹

(۹) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۸۰

۲۱۔ سلام علی ابراهیم.(۱)

۲۲۔فاتخذوا من مقام ابراهیم مصلی.(۲)

۲۳۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفرلک الله ما تقدم من ذنبک وما تاخر.(۳)

۲۴۔ انا اسلنا الیکم رسولا شاهدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا.(۴)

۲۵۔انا اعطیناک الکوثر.(۵)

۲۶۔ اراد الله ان یبعثک مقاما محمودا.(۶)

۲۷۔یس والقران الحکیم، انک لمن المرسلین، علی صراط مستقیم.(۷)

(۱۳) مرزا قادیانی بروزی خاتم الانبیاء

۱۔ ’’میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وآخرین منهم لما یلحقوبهم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے ۲۰ برس پہلے براہین احمدیہ میں

(۱) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۸۷
(۲) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۸۸
(۳) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۹۴
(۴) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۱۰۱
(۵) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۱۰۲
(۶) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۱۰۲
(۷) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۱۰۷

میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور پر آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔‘‘(۱)

۲۔ ’’مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔‘‘(۲)

۲۔ اَنبیاء کرام علیھم السّلام کی توہین

انبیاء کرام کائنات کی بزرگ ترین، مقدس ترین اور افضل ترین شخصیات ہیں۔ تمام انبیاء کرام براہ راست اللہ ﷻ کے منتخب بندے ہیں۔ انہیں ہر غلطی، کوتاہی اور خطا سے پاک اور معصوم رکھا گیا۔ ان کی سیرت و کردار میں انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ ہر مذہب اور قوم کے نزدیک ہر نبی قابل احترام اور لائق تعظیم ہے۔ تمام انبیاء پر ایمان لانا اور بلا تفریق سب کا ادب و احترام کرنا اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے یہ امت مسلمہ کا اجتماعی عقیدہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ تک کسی بھی نبی کی توہین کفر ہے۔ مگر مرزا صاحب کی نظر میں ان مقدس ہستیوں کی بھی کوئی اہمیت نہیں۔ انہوں نے انتہائی دیدہ دلیری اور جسارت کے ساتھ تمام انبیاء کرام علیھم السّلام کی پاکیزہ ذوات کو طعن و تشنیع اور تنقید کا نشانہ بنایا، خود کو ان سے افضل قرار دیا اور جابجا ان کی تنقیص وتوہین کے مرتکب ہوئے۔ حالانکہ خود ان کے نزدیک انبیاء کرام کی تحقیر، معصیت اور غضب الٰہی کا موجب اور کفر کا باعث ہے۔

مرزا صاحب اپنی دریدہ دہنی کے باوصف اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں:

---

(۱) ایک غلطی کا ازالہ: ۱۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۸: ۲۱۲

(۲) مرزا غلام احمد قادیانی، کشتی نوح: ۵۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۹: ۶۱

’’اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے...... کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔‘‘[1]

ستم ظریفی یہ کہ اسی قلم سے جو انگریز کے لیے رطب اللساں رہتا ہے انبیاء کرام علیہم السّلام کی شان میں ایسے ایسے توہین آمیز جملے نکلے ہیں کہ کسی مسلمان کے قلم سے اس کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

درج ذیل چند اقتباسات کی روشنی میں فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ آیا مرزا صاحب خود اپنے بقول دائرۂ اسلام سے نکل کر دائرۂ کفر میں داخل ہوئے یا نہیں؟

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی تمام انبیاء کا مظہر

مرزا صاحب کذب و افتراء سے کام لیتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۔ ’’خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السّلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔‘‘[2]

۲۔ ’’اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا سو جیسا کہ براھین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدمؑ ہوں، میں نوحؑ ہوں میں ابراہیمؑ ہوں مین اسحاقؑ ہوں میں یعقوبؑ ہوں، میں اسمٰعیلؑ ہوں میں موسیٰؑ ہوں میں داؤدؑ ہوں میں عیسیٰؑ ابن مریم ہوں میں محمد ﷺ ہوں یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے

---

(۱) غلام احمد قادیانی، چشمہ معرفت: ۳۹۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۳: ۳۹۰

(۲) غلام احمد قادیانی، حقیقۃ الوحی، حاشیہ، ص: ۷۳، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۲: ۷۶

دیئے اور میری نسبت جری اللہ فی حلل الأنبیاء فرمایا یعنی خدا کا رسول پیرایوں میں۔ سو ضرور ہے کہ ہر نبی کی شان مجھ میں پائی جاوے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو۔‘‘(۱)

۳۔ اپنے ایک شعر میں کہا:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار(۲)

(۲) ’’ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے‘‘

انبیاء گرچہ بودند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے
آدمم نیز احمد مختار
در برم جامہ ہمہ ابرار
آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بہ تمام
زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم کم نیم زاں
ہمہ بروئے یقیں
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین(۳)

(۱) غلام احمد قادیانی، حقیقۃ الوحی: ۸۴، ۸۵، روحانی خزائن ۲۲: ۵۲۱

(۲) غلام احمد قادیانی، در ثمین: ۱۰۰

(۳) غلام احمد قادیانی ’’در ثمین‘‘: ۲۸۷۔ ۲۸۸، ’’نزول المسیح‘‘: ۹۹۔ ۱۰۰، ’’روحانی خزائن‘‘ ۱۸: ۴۷۷۔ ۴۷۸

’’انبیاء اگرچہ بہت سے ہوئے ہیں
میں عرفان میں کسی سے کم نہیں ہوں
میں آدم ہوں اور احمد مختار بھی ہوں
میں تمام نیکوں کے لباس میں ہوں
خدا نے ہر نبی کو جو جام دیا تھا
وہ تمام کے تمام جام مجھے دے دیئے ہیں
ہر نبی میری آمد سے زندہ ہو گیا
ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے
مجھے اپنی وحی پر مکمل یقین ہے (اور اس یقین میں کسی نبی سے کم تر نہیں ہوں)
جو جھوٹ کہے وہ لعین ہے‘‘

(۳) ’’کیا یہ پرلے درجے کی بے غیرتی نہیں‘‘

’’پس اب کیا یہ پرلے درجے کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں لا نفرق بین احد من رسلہ میں داؤد اور سلیمان اور زکریا و یحی علیہم السلام کو شامل کرتے ہیں، وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جاوے۔‘‘(۱)

(۴) ’’نبیوں کو بھی اس مقام کا رشک ہے‘‘

مرزا صاحب کے بیٹے مرزا محمود لکھتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو جو بلحاظ مدارج کئی نبیوں سے افضل ہیں اور صرف محمد کے نائب ہو کر ایسے مقام پر پہنچے کہ نبیوں کو بھی اس مقام کا رشک ہے۔‘‘(۲)

(۱) مرزا بشیر احمد قادیانی، کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز، ج: ۱۴: ص: ۱۱۷، نمبر: ۳

(۲) خطبہ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار ’’الفضل‘‘ قادیان، ج: ۲۰، ص: ۷، نمبر: ۹۳، مورخہ ۵ فروری ۱۹۳۳ء

(۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین

حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر کی صفات کو اپنی طرف منسوب کرنے کی جسارت کرتے ہوئے لکھا:

''انت منی بمنزلة موسیٰ اور پھر اسی براہین احمدیہ میں میرا نام موسیٰ رکھ کر فرمایا: ولما تجلی ربّه للجبل جعله دکا و خرّ موسیٰ صعقاً۔''(۱)

(۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ جلیل القدر نبی ہیں جن کا کم و بیش ۲۵ مرتبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے، اسی طرح ان کی والدہ ماجدہ کا بھی کم و بیش ۳۲ مرتبہ تذکرہ کلام الٰہی میں فرمایا۔ دیگر انبیاء کرام کے مقابلے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کچھ ایسی خصوصیات کے بھی حامل ہیں جن میں کوئی اور نبی ان کا شریک نہیں، جیسے بن باپ کے پیدا ہونا، گہوارے میں کلام کرنا زندہ آسمانوں پر اٹھائے جانا اور قربِ قیامت دوبارہ دنیا میں تشریف لانا وغیرہ۔ آپ علیہ السلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے وہ برگزیدہ پیغمبر ہیں کہ جنہیں کلمۃ اللہ کہا گیا اور صالحیت کی سند عطا کی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِذۡ قَالَتِ الۡمَلٰٓئِکَةُ یٰمَرۡیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَةٍ مِّنۡهُ اسۡمُهُ الۡمَسِیۡحُ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ وَجِیۡهًا فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ وَمِنَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ ٥ وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الۡمَهۡدِ وَکَهۡلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ٥(۲)

''جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بیشک اللہ تمہیں اپنے پاس سے ایک کلمہ (خاص) کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہما السّلام) ہو گا وہ دنیا اور آخرت (دونوں) میں قدر و منزلت والا ہو گا اور اللہ کے خاص قربت

(۱) غلام احمد قادیانی، حقیقة الوحی: ۸۴، روحانی خزائن ۲۲: ۵۲۰

(۲) آل عمران، ۳: ۴۵، ۴۶

یافتہ بندوں میں سے ہوگاo اور وہ لوگوں سے گہوارے میں اور پختہ عمر میں (یکساں) گفتگو کرے گا اور وہ (اللہ کے) نیکوکار بندوں میں سے ہوگاo‘‘

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اس عظیم المرتبت نبی کے بارے میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی نے ایسے نازیبا کلمات کہے ہیں کہ جن کو سن کر روح کانپ اٹھتی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مرزا صاحب کو کوئی ذاتی قد ہے اور ایک لحاظ سے یہ قابل فہم بھی ہے کہ جب تک مرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ ثابت نہ کرتے ان کا کاروبارِ نبوت اور دعویٰ مسیح موعود نہ چل سکتا۔ چنانچہ اپنی راہیں صاف کرنے کے لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر سے دشمنی کا وتیرہ اپنایا۔ ستم ظریفی ملاحظہ فرمائیے کہ یہی مرزا صاحب لکھ چکے ہیں:

و من زاد علی هذه الشریعة مثقال ذرة او نقص منها او کفر بعقیدة اجماعیة فعلیه لعنة اللّٰه والملائکة والناس اجمعین.[1]

’’جو شخص شریعت محمدی میں ذرہ بھر کمی بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے اس پر خدا، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔‘‘

i۔ معجزاتِ عیسوی کی حقیقت مرزا کی نظر میں

۱۔ ’’عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا، اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔‘‘[2]

(۱) غلام احمد قادیانی، انجام آتھم: ۱۴۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۱: ۱۴۴

(۲) غلام احمد قادیا نی، حاشیہ انجام آتھم: ۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۱: ۲۹۰

۲۔ ’’سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور پر ایسے طریق پر اطلاع دے دی جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے اور جیسے انسان میں قویٰ موجود ہوں انہیں کے موافق اعجاز کے طور پر بھی مدد ملتی ہے۔‘‘(۱)

یہاں مرزا قادیانی یہودیت کی مسخ شدہ تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے مسیح علیہ السلام کو کلمۃ اللہ ماننے کی بجائے ان کا باپ یوسف کو ثابت کرتا ہے۔ گویا وہ بدبخت نہ صرف صدیقہ و طاہرہ سیدہ مریم علیہا السّلام پر ایک گھناؤنا الزام لگا رہا ہے بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ارشادات کا بھی صاف انکاری ہے، علامہ اقبالؒ نے مرزائیت کے یہی نقوش دیکھ کر سچ کہا تھا کہ قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔

۳۔ ’’میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔‘‘(۲)

ii۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل چرا کر لکھنے کا الزام

مرزا صاحب پستی کی اس حد تک گر گئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر چوری کا الزام لگانے سے بھی گریز نہ کیا:

’’نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی

(۱) غلام احمد قادیانی، ازالہ اوہام: ۱۵۴، ۱۵۵ مندرجہ روحانی خزائن، ۳: ۲۵۴، ۲۵۵

(۲) غلام احمد قادیانی، ازالہ اوھام: ۲

ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔‘‘(۱)

iii۔ ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دینے کی عادت تھی‘‘

پھر مسیح دشمنی میں اس حد تک چلے گئے کہ گالی گلوچ کی عادت ان سے منسوب کر ڈالی:

’’ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں۔ کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔‘‘(۲)

iv۔ ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی‘‘

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف جھوٹ بولنے کی عادت منسوب کرتے ہوئے کہا:

’’یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔‘‘(۳)

v۔ ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شراب خوری کی عادت تھی‘‘

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر شراب خوری کا الزام لگاتے ہوئے کہا:

ا۔ ’’یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ

(۱) غلام احمد قادیانی، انجام آتھم: ۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۱: ۲۹۰
(۲) حاشیہ انجام آتھم: ۵، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۱: ۲۸۹
(۳) حاشیہ انجام آتھم: ۵، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۱: ۲۸۹

سے۔‘‘(۱)

۲۔ ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کیلیے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی ہمدردی فرمائی لیکن اگر ذیابیطس کے لیے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔‘‘(۲)

۳۔ ’’یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعوی شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔‘‘(۳)

vi۔ ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار تھیں‘‘

انہی مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دادیوں اور نانیوں کو بھی معاف نہ کیا اور کہا:

’’آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار تھیں اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں کے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے

(۱) حاشیہ کشتی نوح: ۹۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۹: ۷۱
(۲) غلام احمد قادیانی، نسیم دعوت: ۶۹، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۹: ۴۳۴، ۴۳۵
(۳) غلام احمد قادیانی، ست بچن حاشیہ: ۱۷۲، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۰: ۲۹۶

ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔"(۱)

vii۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کنجریوں کی صحبت کا الزام

تہذیب و شائستگی کی تمام حدوں کو پھلانگتے ہوئے یہاں تک اتر آئے کہ آپ علیہ السلام پر کنجریوں کی صحبت کا الزام لگا دیا:

۱۔ "لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور نہیں سنا گیا کہ فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔"(۲)

۲۔ "یہ لوگ بار بار ملزم اور لا جواب ہوکر پھر نیش زنی سے باز نہیں آتے اور اس شخص کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں جس نے خود اقرار کیا کہ میں نیک نہیں اور جس نے شرابخوری اور قمار بازی اور کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھ کر بلکہ ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اس کو یہ موقعہ دے کر کہ وہ اس کے بدن سے بدن لگاوے اپنی تمام امت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں میں کوئی بات بھی حرام نہیں۔"(۳)

www.MinhajBooks.com

(۱) غلام احمد قادیانی، انجام آتھم: ۷، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۱: ۲۹۱
(۲) مقدمہ دافع البلاء: ۴، مندرجہ روحانی خزائن: ۱۸: ۲۲۰
(۳) غلام احمد قادیانی، انجام آتھم: ۳۸، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۱: ۳۸

viii۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت کا دعویٰ

۱۔ ’’اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہوسکتی ہے۔‘‘(۱)

۲۔ ’’مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونے کا کیوں دعویٰ کیا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسیٰ سے بڑھ کر بھی ہوسکتا ہے۔ اندھے کہتے ہیں یہ کفر ہے، میں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو۔ پھر کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے۔ کفر خود تمہارے اندر ہے۔ اگر تم جانتے کہ اس آیت کے کیا معنی ہیں کہ **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم** تو ایسا کفر منہ پر نہ لاتے۔ خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے کہ تم اس رسول کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو اور تم صرف ایک نبی کے کمالات حاصل کرنا کفر جانتے ہو۔‘‘(۲)

۳۔ ’’خلاصہ کلام یہ کہ چونکہ میں ایک ایسے نبی کا تابع ہوں جو انسانیت کے تمام کمالات کا جامع تھا اور اسی کی شریعت اکمل اور اتم تھی اور تمام دنیا کی اصلاح کے لیے تھی، اس لیے مجھے وہ قوتیں عنایت کی گئیں جو تمام دنیا کی اصلاح کے لیے ضروری تھیں تو پھر اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لیے آئے تھے اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔ **وھذا تحدیث نعمۃ اللہ ولا فخر**...... انسانی مراتب پردۂ غیب میں ہیں،

---

(۱) غلام احمد قادیانی، تریاق القلوب: ۳۵۳، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۵: ۴۸۱

(۲) غلام احمد قادیانی، چشمہ مسیحی: ۱۶، ۱۷، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۰: ۳۵۴، ۳۵۵

اس بات میں بگڑنا اور منہ بنانا اچھا نہیں کیا جس قادر مطلق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا، وہ ایسا ہی ایک اور انسان یا اس سے بہتر پیدا نہیں کر سکتا۔‘‘(۱)

۴۔ ’’خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام، جو میں کر سکتا ہوں، وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں، وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔‘‘(۲)

۵۔ ’’پھر جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے پھر تو یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔‘‘(۳)

۶۔ ’’اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے......۔‘‘ اس کے بعد چند اشعار لکھتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اُس سے بہتر غلامِ احمد ہے(۴)

۷۔ مرزا صاحب اپنی ایک فارسی نظم میں اس لن ترانی کا اظہار یوں کرتے ہیں:

اینک منم کہ حسبِ بشارات آمدم
عیسیٰ کجا ست تا بہ نہد پا بہ منبرم(۵)

(۱) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۱۵۳، روحانی خزائن، ۲۲: ۱۵۷
(۲) غلام احمد قادیانی، غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی‘‘: ۱۴۸
(۳) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۱۵۵، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۲: ۱۵۹
(۴) غلام احمد قادیانی، دافع البلاء: ۲۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۸: ۲۴۰
(۵) غلام احمد قادیانی، ازالہ اوہام: ۱۵۸

’’یہ میں ہوں جو بشارتوں کے مطابق آیا ہوں، عیسیٰ کی کیا مجال کہ وہ میرے میرے منبر پر پاؤں رکھ سکے۔‘‘

ix۔ سیدہ مریم علیہا السلام کی کردار کشی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو غیر اخلاقی حملوں کا نشانہ بنانے کے بعد سیدہ مریمؑ کی کردار کشی میں بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی:

’’اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگانِ قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا، گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آئے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔‘‘(۱)

۲۔ ’’پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوب سے بلا تکلف ملتی ہیں اور باتیں کرتی ہیں۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے مگر خواتین سرحدی کے بعض قبائل میں یہ مماثلت عورتوں کی اپنے منسوبوں سے حد سے زیادہ ہوتی ہے حتی کہ بعض اوقات نکاح سے پہلے حمل بھی ہو جاتا ہے جس کو برا نہیں مانتے بلکہ ہنسی ٹھٹھے میں بات کو ٹال دیتے ہیں کیونکہ یہود کی طرح یہ لوگ ناطہ کو ایک قسم کا نکاح ہی جانتے ہیں جس میں پہلے مہر بھی مقرر ہو جاتا ہے۔‘‘(۲)

(۱) غلام احمد قادیانی، کشتی نوح: ۲۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۹: ۱۸

(۲) غلام احمد قادیانی، ایام صلح، حاشیہ: ۷۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۴: ۳۰۰

(۷) حضرت آدم علیہ السلام کی توہین

مرزائے قادیاں نے ابو الانبیاء حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں افترا پردازی اور زباں درازی میں کوئی کمی نہ کی:

۱۔ ’’اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کر کے انہیں ذی روح انس و جن پر سردار، حاکم اور امیر بنایا جیسا کہ آیت اسجد والادم سے معلوم ہوتا ہے پھر شیطان نے انہیں بہکایا اور جنتوں سے نکلوا دیا اور حکومت اس اژدھے کی طرف لوٹائی گئی۔ اس جنگ و جدال میں آدم کو ذلت و رسوائی نصیب ہوئی اور جنگ کبھی اس رخ اور کبھی اس رخ ہوتی ہے اور رحمٰن کے ہاں پرہیزگاروں کے لیے نیک انجام ہے۔ اس لیے اللہ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تاکہ آخر زمانہ میں شیطان کو شکست دے اور یہ وعدہ قرآن میں لکھا ہوا تھا۔‘‘

ما الفرق فی آدم والمسیح الموعود. (۱)

۲۔ ’’آدم اس لیے آیا کہ نفوس کو اس دنیا کی زندگی کی طرف بھیجے اور ان میں اختلاف اور عداوت کی آگ بھڑکائے اور مسیح امم اس لیے آیا کہ ان کو دار فنا کی طرف لوٹائے اور ان میں سے اختلاف و مخاصمت، تفرقہ اور پراگندگی کو دور کرے اور انہیں اتحاد و محویت، نفی غیر اور باہمی اخلاص کی طرف کھینچے اور مسیح اللہ کے اسم کا مظہر ہے جو خاتم سلسلہ مخلوقات ہے یعنی آخر جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے قول **ھو الاخر** میں اشارہ کیا گیا ہے کیونکہ وہ کائنات کے آخر ہونے کی نشانی ہے۔ **ما الفرق فی ادم والمسیح الموعود۔**‘‘(۲)

۳۔ ’’لاجرم خدا نے مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں اور مجھ کو خاتم

(۱) خطبہ الہامیہ، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۶: ۳۱۲

(۲) غلام احمد قادیانی، ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص الف، روحانی خزائن، ۱۶: ۳۰۸

النبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا اور بھید اس میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ابتداء سے ارادہ فرمایا تھا کہ اس آدم کو پیدا کرے گا جو آخری زمانہ میں خاتم الخلفاء ہو گا، جیسا کہ زمانہ کے شروع میں اس آدم کو پیدا کیا جو اس کا پہلا خلیفہ تھا اور یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ فطرۃ کا دائرہ گول ہو جائے۔‘‘(۱)

(۸) حضرت نوح علیہ السلام کی توہین

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد دیگر انبیاء علیہم السلام کی توہین و تنقیص میں مرزا کی جسارتیں بھی کم نہیں، ان میں سے چند ایک ملاحظہ ہوں:

۱۔ ’’اور خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے مگر میں ان لوگوں کو کس سے مثال دوں۔ وہ اس خیرہ طبع انسان کی طرح ہیں جو روز روشن کو دیکھ کر پھر بھی اس بات پر ضد کرتا ہے کہ رات ہے، دن نہیں۔‘‘(۲)

۲۔ ’’اور یہ جو فرمایا کہ **واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى** یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ ابراہیم جو بھیجا گیا ہے۔ تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کے طرز پر بجا لاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ اور جیسا کہ آیت **مبشرا برسول ياتی من بعدی اسمه احمد** میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہو گا گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہو گا جس کا نام آسمان پر احمد ہو گا اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائے گا۔ ایسا ہی یہ آیت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ

(۱) غلام احمد قادیانی، ’’خطبه الهاميه‘‘: ۱۶۷، مندرجه روحانی خزائن، ۱۶: ۲۵۴

(۲) غلام احمد قادیانی، تتمه حقيقت الوحی: ۱۳۷، مندرجه روحانی خزائن، ۲۲: ۵۷۵

میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔‘‘(۱)

(۹) حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین

’’پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا اور اس امت کے یوسف (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بریت کے لیے پچیس برس پہلے ہی خدا نے آپ گواہی دے دی اور بھی نشان دکھلائے مگر یوسف بن یعقوب اپنی بریت کے لیے انسانی گواہی کا محتاج ہوا۔‘‘(۲)

(۱۰) جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توہین

مرزا قادیانی نے خود آیت قرآنی میں معنوی تحریف کرتے ہوئے خود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام پر لا کھڑا کیا۔

’’اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا ہے تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجا لاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ اور جیسا کہ آیت و مبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائے گا۔ ایسا ہی یہ آیت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت

(۱) غلام احمد قادیانی، اربعین نمبر۳: ۳۱، روحانی خزائن، ۱۷: ۴۲۱

(۲) ”مرزا غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ، ۵: ۷۶، ۸۲، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۱: ۹۹

محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابرہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا جو اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔‘‘(۱)

۳۔ قرآن مجید کی توہین

مرزا صاحب مختلف طریقوں سے قرآن مجید کی توہین کے مرتکب ہوئے۔ ان کی کتابوں سے درج ذیل چند اقتباسات اس پر شاہد ہیں:

(۱) ’’قرآن شریف، مرزا کی باتیں‘‘

’’قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔‘‘(۲)

(۲) ’’قرآن، مرزا پر دوبارہ اُترا‘‘

’’ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دُنیا سے اُٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ (مرزا قادیانی) کو بروزی طور پر دوبارہ دُنیا میں مبعوث کرکے آپ پر قرآن شریف اُتارا جائے۔‘‘(۳)

(۳) ’’قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا‘‘

مرزا صاحب اپنا ایک الہام درج کرتے ہیں:

انا انزلناه قريبا من القاديان.

---

(۱) غلام احمد قادیانی، اربعین، ۳: ۳۸، ۲۹، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۷: ۴۲۰، ۱۲۱

(۲) تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا: ۶۳۵

(۳) مرزا بشیر احمد قادیانی، کلمۃ الفصل: ۱۷۳

اس کی تفسیر یہ ہے کہ **انا انزلناہ قریباً من دمشق بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء** کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔‘‘(۱)

(۴) ’’مرزا کے الہامات، قرآن کی طرح‘‘

’’میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔‘‘(۲)

(۵) ’’مرزا کے ذریعے قرآنی اسرار کھلے‘‘

’’قرآن شریف کے لیے تین تجلیات ہیں۔ وہ سیدنا حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ نازل ہوا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے اس نے زمین پر اشاعت پائی اور مسیح موعود کے ذریعہ سے بہت سے پوشیدہ اسرار اس کے کھلے...... آنحضرت ﷺ کے وقت میں اس کے تمام احکام کی تکمیل ہوئی اور مسیح موعود کے وقت میں اس کے روحانی فضائل اور اسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی۔‘‘(۳)

(۶) ’’قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے‘‘

مرزا صاحب اپنے ایک کشف کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام

(۱) تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا: ۷۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۳: ۱۴۰

(۲) غلام احمد قادیانی، حقیقۃ الوحی: ۲۲۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۲: ۲۲۰

(۳) غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ، ۵: ۵۳

قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ **انا انزلناہ قریباً من القادیان** تو میں نے سن کر تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقعہ پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان۔‘‘(۱)

۴۔ احادیثِ رسول ﷺ کی توہین

مرزا نے قرآن حکیم کی شان میں دریدہ دہنی کرنے بعد احادیث نبوی ﷺ میں بھی ذَمّ کا پہلو نکالا، ملاحظہ ہو:

۱۔ ’’میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں قرآن اور وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔‘‘(۲)

۲۔ اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے، اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے

(۱) غلام احمد قادیانی، ازالہ اوھام، حاشیہ، ۱: ۷۷، مندرجہ روحانی خزائن، ۳: ۱۴۰

(۲) غلام احمد قادیانی، اعجاز احمدی: ۳۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۹: ۱۴۰

جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔‘‘(۱)

مرزا صاحب کی خرافات اور کفریہ تضحیک کے چند اقتباسات جو ہم نے نقل کیے ہیں اس قبیل کی عبارات قادیانی ذریّت کی سینکڑوں کتب میں موجود ہیں۔ ہم نے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر طوالت کے خوف سے صرف چند پر اکتفا کیا ہے لیکن اس سے یہ بات بلا شک و شبہ ثابت ہوجاتی ہے کہ یہ تمام عبارات مرزا غلام احمد قادیانی، ان کے جانشینوں اور پیروکاروں کے واضح کفریہ عقائد پر دلالت کرتی ہیں۔ اگر پھر بھی کوئی ان کے کفر میں شک کرے تو پھر اس کے اپنے کافر ہونے میں رتی بھر احتمال کی گنجائش نہیں رہتی۔

(۱) غلام احمد قادیانی، تحفہ گولڑویہ: ۱۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۷: ۵۱

www.MinhajBooks.com

باب پنجم

شانِ صحابہ و اَہلِ بیت رضی اللہ عنہم اور شانِ اَولیاءِ اُمت میں مرزا صاحب کی گستاخیاں اور شعائرِ اسلام کی توہین

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

ا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ مقدس ہستیاں ہیں جن کے مقام کی ہمسری کا دعویٰ کوئی بڑے سے بڑا ولی، قطب، غوث حتی کہ سیدنا غوث الاعظم بھی نہیں کر سکتے۔ اللہ رب العزت نے انہیں تمام مخلوق میں اپنے محبوب کی معیت و مصاحبت کے لیے بطورِ خاص منتخب فرمایا۔ صحبتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان نے ان میں وہ قدسی صفات پیدا فرما دیں جو دنیا میں کسی اور فرد کے حصے میں نہیں آئیں اور اس شرف میں کوئی ان کا شریک و سہیم نہیں۔ ان صحبت یافتگانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و کمالات قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں کثرت سے بیان ہوئے ہیں۔ خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی محبت کو اپنی محبت اور ان کی عداوت کو اپنی عداوت قرار دیا اور ان کے خلاف گستاخی اور زبان درازی کرنے والوں کو کڑی وعید سنائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہی اپنی رضا و خوشنودی کی سند عطا فرمائی اور جنت کی خوشخبری دی۔ مرزا غلام احمد قادیانی ان ذواتِ مقدسہ کو بھی گستاخی اور اہانت کا نشانہ بنانے سے نہیں چوکے۔ ان کی زبان درازیوں اور افترا پردازیوں سے یہ نفوس مقدسہ بھی محفوظ نہیں رہے۔ مرزا صاحب کے خبثِ باطن کو ظاہر کرنے کے لیے ہم ذیل میں شانِ صحابہ کی توہین میں ان کی چند تحریروں سے اقتباسات نقل کرتے ہیں۔

(ا) مرزا صاحب کے پیروکار صحابہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہیں

ا۔ ’’جو شخص میری جماعت میں داخل ہوا دراصل سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔‘‘(۱)

(۱) غلام احمد قادیانی، خطبہ الہامیہ: ۲۵۸، طبع ربوہ

۲۔ ’’پس ان دونوں گروہوں میں تفریق کرنی ایک کو دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک نہیں۔ یہ دونوں فرقے درحقیقت ایک ہی جماعت میں ہیں۔ صرف زمانہ کا فرق ہے۔ وہ بعثت اولیٰ کے تربیت یافتہ ہیں، یہ بعثت ثانی کے۔‘‘(۱)

(۲) سیّدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی توہین

۱۔ ’’میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے تو اُنہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔‘‘(۲)

۲۔ ’’میرے ایک محبّ تھے جو اس وقت مولوی فاضل بھی ہیں اور اہلِ بیت مسیح موعود کے خاص رکن رکین ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک دفعہ فرمایا کہ سچ تو یہ ہے کہ رسول اللہ کی بھی اتنی پیشین گوئیاں نہیں جتنی مسیح موعود کی ہیں۔ پھر انہوں نے ایک اور بھی ایسا ہی دکھ دینے والا فقرہ بولا کہ ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔‘‘(۳)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی توہین

۱۔ ’’بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی (جیسے ابو ہریرہ) وہ اپنی غلط فہمی سے عیسیٰ موعود کی پیشگوئی پر نظر ڈال کر یہ خیال کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ ہی آجائیں گے جیسا کہ ابتدا میں ابوھریرہ کو بھی یہ دھوکہ لگا ہوا تھا اور اکثر باتوں میں ابوہریرہ

(۱) اخبار ’’الفضل‘‘ قادیان، ج: ۵، نمبر: ۹۲، ص: ۵، مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۱۸ء
(۲) معیار الاخیار، اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی، مندرجہ تبلیغ رسالت، ۹: ۳۰، مجموعہ اشتہارات، ۳: ۲۷۸
(۳) ماہنامہ المہدی، بابت جنوری، فروری ۱۹۱۵ء، ۲/ ۳، ص ۵۷، مؤلفہ حکیم محمد حسین قادیانی

بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا۔‘‘(۱)

۲۔ ’’جیسا کہ ابوہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔‘‘(۲)

۳۔ ’’جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہیے کہ ابوہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔‘‘(۳)

(۴) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی توہین

’’حق بات یہ ہے کہ ابن مسعودؓ ایک معمولی انسان تھا نبی اور رسول تو نہیں تھا اس نے جوش میں اگر غلطی کھائی تو کیا اس کی بات کو اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی میں داخل کیا جائے۔‘‘(۴)

(۵) بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کی توہین

یوں تو ہر صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدایت کا ستارہ ہے لیکن بدری صحابہ رضی اللہ عنہم خصوصی امتیازی شان اور فضیلت کے حامل ہیں۔ اس لیے ان کی گستاخی دوہرا جرم ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بدری صحابہ کے مقابلہ میں اپنے ۳۱۳ چیلوں کی فہرست تیار کی اور اسے اپنی کتابوں میں شائع کیا۔ مرزا صاحب کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد اس فہرست کے بارے میں لکھتے ہیں:

’’میاں امام الدین صاحب سکھیوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت

(۱) غلام احمد قادیانی، حقیقۃ الوحی: ۳۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۲: ۳۶

(۲) غلام احمد قادیانی، اعجاز احمدی: ۱۸، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۸: ۱۲۷

(۳) ضمیمہ براہین احمدیہ، ۵: ۴۱۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۱: ۴۱۰

(۴) غلام احمد قادیانی، ازالہ اوہام حصہ دوم: ۵۹۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۳: ۴۲۲

مسیح موعود علیہ السلام نے تین سو تیرہ اصحاب کی فہرست تیار کی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۶-۱۸۹۷ء میں تیار کی تھی اور اسے ضمیمہ انجام آتھم میں درج کیا تھا۔ احادیث سے پتا لگتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بھی ایک دفعہ اسی طرح اپنے اصحاب کی ایک فہرست تیار کروائی تھی۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ تین سو تیرہ کا عدد اصحاب بدر کی نسبت سے چنا گیا تھا۔[1]

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں:

’’اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا۔ اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہلِ بدر کے شمار سے برابر ہوگا یعنی تین سو تیرہ ہوں گے اور ان کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔

’’اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے پاس چھپی کتاب ہو جس میں اس کے دوستوں کے نام ہوں لیکن میں پہلے اس سے بھی آئینہ کمالات اسلام میں تین سو تیرہ نام درج کر چکا ہوں اور اب دوبارہ اتمام حجت کے لیے تین سو تیرہ نام ذیل میں درج کرتا ہوں۔‘‘[2]

(۶) صحابی کو نادان کہا گیا

’’بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔‘‘[3]

(۱) مرزا بشیر احمد، سیرت المہدی، ۳: ۱۲۸

(۲) غلام احمد قادیانی، ضمیمہ انجام آتھم: ۴۱-۴۵، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۱: ۳۲۵-۳۲۸

(۳) غلام احمد قادیانی، ضمیمہ براہین احمدیہ، ۵: ۲۸۵، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۱: ۲۸۵

۲۔ اہلِ بیتِ اَطہار کی توہین

(۱) سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی توہین

’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔‘‘(۱)

(۲) سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا کی توہین

’’حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔‘‘(۲)

(۳) امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین

۱۔ ’’اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے (یعنی مرزا صاحب نے) امام حسین اور حسن سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں (بے شک) اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔‘‘(۳)

۲۔ ’’امام حسینؓ پر فضیلت کے بارے میں کہ ان پر میری فضیلت سن کر یوں ہی غصہ میں آ جاتے ہیں۔ قرآن کریم نے کہاں امام حسینؓ کا نام لیا ہے۔ زید کا ہی نام لیا ہے۔ اگر ایسی ہی بات تھی تو چاہیے تھا کہ امام حسینؓ کا نام بھی لے دیا جاتا اور پھر مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ کہہ کر اور بھی ابوّت کا خاتمہ کر دیا۔ اگر اِلا الحسین اس آیت کے ساتھ کہہ دیا جاتا تو شیعہ کا ہاتھ کہیں تو پڑ جاتا۔‘‘(۴)

(۱) غلام احمد قادیانی، ملفوظات احمدیہ، ۱: ۱۳۱

(۲) غلام احمد قادیانی، ایک غلطی کا ازالہ، حاشیہ: ۹، روحانی خزائن، ۱۸: ۱۳

(۳) غلام احمد قادیانی، اعجاز احمدی: ۵۲، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۹: ۱۶۴

(۴) ملفوظات احمدیہ، مرتبہ محمد منظور الٰہی قادیانی، ۴: ۱۹۱، ۱۹۲

۳۔ ''افسوس یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ قرآن نے تو امام حسین کو رتبہ ابنیت کا بھی نہیں دیا بلکہ نام تک مذکور نہیں۔ ان سے تو زید ہی اچھا رہا جس کا نام قرآن شریف میں موجود ہے۔ ان کو آنحضرت ﷺ کا بیٹا کہنا قرآن شریف کی نص صریح کے برخلاف ہے جیسا کہ آیت مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ سے سمجھا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ حضرت امام حسین رجال میں سے تھے، عورتوں میں سے تو نہیں تھے۔ حق تو یہ ہے اس آیت نے اس تعلق کو جو امام حسین کی آنحضرت ﷺ سے بوجہ پسر دختر ہونے کے تھا، نہایت ہی ناچیز کر دیا ہے۔

''غرض حسین کو نبیوں پر فضیلت دینا بیہودہ خیال ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ بھی خدا کے راست باز بندوں میں سے تھے لیکن ایسے بندے تو کروڑہا دنیا میں گزر چکے ہیں اور خدا جانے آگے کس قدر ہوں گے پس بلاوجہ ان کو تمام انبیاء کا سردار بنا دینا خدا کے پاک رسولوں کی سخت ہتک کرنا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے اور اس کو تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اب سوچنے کے لائق ہے کہ امام حسین کو اس سے کیا نسبت ہے ...... کیا یہ سچ نہیں ہے کہ قرآن واحادیث اور تمام نبیوں کی شہادت سے مسیح موعود حسین سے افضل ہے اور جامع کمالات متفرقہ ہے پھر اگر درحقیقت میں وہی مسیح موعود ہوں تو خود سوچ لو کہ حسین کے مقابل مجھے کیا درجہ دینا چاہئے اور اگر میں وہ نہیں ہوں تو خدا نے صدہا نشان کیوں دکھلائے اور کیوں وہ ہر دم میری تائید میں ہے۔''(۱)

۴۔ ''اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔''(۲)

(۱) غلام احمد قادیانی، نزول المسیح: ۴۵-۵۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۸: ۴۲۳-۴۲۸

(۲) غلام احمد قادیانی، روحانی خزائن، ۱۹: ۱۹۳

۵۔ ’’مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔‘‘(۱)

۶۔ ’’اور بخدا اسے (یعنی حضرت امام حسینؓ کو) مجھ سے کچھ زیادت نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں۔ پس تم دیکھ لو۔‘‘(۲)

۷۔ ’’اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا صاحب) ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔‘‘(۳)

۸۔ ’’کیا تو اس (حسین) کو تمام دنیا سے زیادہ پرہیزگار سمجھتا ہے اور یہ تو بتلاؤ کہ اس سے دینی فائدہ کیا پہنچا، اے مبالغہ کرنے والو۔‘‘(۴)

۹۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے شہید کربلا پر اپنی برتری کا دعویٰ کرتے ہوئے درج ذیل توہین آمیز شعر کہا:

کربلائے است سیرِ ہر آنم
صد حسین است در گریبانم(۵)

مرزا محمود احمد قادیانی نے اس شعر کی وضاحت درج ذیل گستاخانہ الفاظ میں کی ہے:

’’کہ میرے گریبان میں سو حسین ہیں۔ لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) نے فرمایا میں سو حسین کے برابر

(۱) غلام احمد قادیانی، روحانی خزائن، ۱۹: ۱۸۱
(۲) غلام احمد قادیانی، روحانی خزائن، ۱۹: ۱۹۳
(۳) غلام احمد قادیانی، دافع البلاء: ۱۳، ”روحانی خزائن“ ۱۸: ۲۳۳
(۴) غلام احمد قادیانی، روحانی خزائن، ۱۹: ۱۸۰
(۵) غلام احمد قادیانی، نزول المسیح: ۹۹، روحانی خزائن، ۱۸: ۴۷۷

ہوں لیکن میں کہتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اس کا یہ مفہوم ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔‘‘

آگے کہتے ہیں:

’’یہ تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) امام حسین رضی اللہ عنہ کے برابر تھے یا ادنیٰ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ولی تھے مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا تھا جو اسلام کو مٹتا دیکھ کر حضرت مسیح موعود کو ہوا۔‘‘(۱)

۱۰۔ ’’تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔‘‘(۲)

(۴) پنج تن پاک کی توہین

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی اولاد کو پنج تن پاک سے تشبیہ دیتے ہوئے درج ذیل توہین آمیز اشعار کہے:

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جس پر بنا ہے(۳)

---

(۱) خطبہ مرزا محمود احمد قادیانی، مندرجہ اخبار الفضل ج: ۱۳، ص: ۷، نمبر: ۸۰، مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء
(۲) غلام احمد قادیانی اعجاز احمدی: ۸۲، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۹: ۱۹۴
(۳) غلام احمد قادیانی، در ثمین (اردو): ۴۵

(۵) امہات المومنین کی توہین

ام المومنین کی اصطلاح جو صرف حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے ساتھ خاص ہے مرزا صاحب نے اس کا اطلاق بربنائے دعویٰ نبوت اپنی بیویوں پر بھی کیا:

> ''ام المومنین'' کا لفظ جو مسیح موعود کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس نے سن کر فرمایا ''اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے ہیں اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بناپر کیے جاتے ہیں ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں تو کیا ہوتی ہیں۔''(۱)

۳۔ اَولیائے کرام کی توہین

مرزا غلام احمد قادیانی نے اولیائے کرام اور اللہ کے برگزیدہ ومقبول بندوں کی اہانت میں جو کلمات کہے وہ ذیل میں اس لیے بیان کیے جاتے ہیں کہ صحیح العقیدہ مسلمان قادیانیت کی حقیقت کو جان لیں اور اس کے دام تزویر سے دور رہیں۔

(۱) تمام اولیاء سے افضل ہونے کا دعویٰ

۱۔ ''اسلام میں اگرچہ ہزارہا ولی اور اہل اللہ گزرے ہیں مگر ان میں کوئی موعود نہ تھا لیکن وہ جو مسیح کے نام پر آنے والا تھا، وہ موعود تھا (یعنی خود مرزا صاحب)۔''(۲)

۲۔ ''اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ اور مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں، تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اور اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی

(۱) ملفوظات احمدیہ، جلد اول

(۲) غلام احمد قادیانی، تذکرة الشہادتین: ۲۹، روحانی خزائن، ۲۰: ۳۱

گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔‘‘(۱)

۳۔ ’’اور خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام ’’براہین احمدیہ‘‘ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے براہین احمدیہ میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرما دیا ہے: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ...... اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔‘‘(۲)

۴۔ ’’حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوب میں آپ ہی تحریر فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے بعد آنے والے ہیں جن پر حضرت احدیت کی خاص خاص عنایات ہیں، ان سے افضل نہیں ہوں اور نہ وہ میرے پیرو ہیں۔ سو یہ عاجز بیان کرتا ہے نہ فخر کے طریق پر بلکہ واقعی طور پر شکراً نعمۃ اللہ کہ اس عاجز کو خدا تعالیٰ نے ان بہتوں پر افضلیت بخشی ہے کہ جو حضرت مجدد صاحب سے بھی بہتر ہیں اور مراتب اولیاء سے بڑھ کر نبیوں سے مشابہت دی ہے۔‘‘(۳)

(۲) خاتم الأولیا ہونے کا دعویٰ

’’میں ولایت کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت ﷺ نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔

(۱) غلام احمد قادیانی، حقیقۃ الوحی: ۳۹۱، روحانی خزائن، ۲۲: ۴۰۶

(۲) غلام احمد قادیانی، تتمہ حقیقۃ الوحی: ۶۷، روحانی خزائن ۲۲: ۵۰۲، ۵۰۳

(۳) ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب، مندرجہ ’’حیات احمدیہ‘‘ ۲: ۷۹

میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔‘‘(۱)

(۳) سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی شان میں گستاخی

۱۔ ’’سلطان عبدالقادر، اس الہام میں میرا نام سلطان عبدالقادر رکھا گیا کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کا تعلق نہیں رہے گا جب تک وہ میری اطاعت نہ کریں اور میری اطاعت کا جوا اپنی گردن پر نہ اٹھائیں۔ یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ کہ **قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ** یہ فقرہ سید عبدالقادر جیلانی کا ہے جس کے معنی ہیں کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے۔‘‘(۲)

۲۔ ’’حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک مرتبہ دیکھا کہ سید عبدالقادرؒ صاحب جیلانی آئے ہیں اور آپ نے پانی گرم کرا کر مجھے غسل دیا ہے اور نئی پوشاک پہنائی ہے اور گول کمرہ کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ آؤ ہم اور تم برابر برابر کھڑے ہو کر قد ناپیں پھر انہوں نے میرے بائیں طرف کھڑے ہو کر کندھے سے کندھا ملایا تو اس وقت دونوں برابر برابر رہے۔‘‘(۳)

(۴) حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کی شان میں گستاخی

مرزا نے حضرت پیر مہر علی شاہؒ کے متعلق ایسی لغو اور بے ہودہ زبان استعمال کی ہے کہ جو کسی عام مسلمان کے لیے بھی روا نہیں رکھی جا سکتی۔

(۱) غلام احمد قادیانی، خطبہ الہامیہ: ۳۵، روحانی خزائن، ۱۶: ۶۹۔ ۷۰
(۲) تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا: ۷۰۶
(۳) مرزا بشیر احمد قادیانی، سیرت المہدی، ۳: ۱۶

۱۔ ’’مجھے ایک کتاب کذاب (حضرت پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت، تو ملعون کے سبب سے ملعون ہوگئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔‘‘(۱)

۲۔ ’’اور لومبڑی کی طرح بھاگا پھرتا ہے، اے نادان اول کسی تفسیر کو عربی فصیح میں لکھنے سے اپنی عربی دانی ثابت کر، پھر تیری نکتہ چینی بھی قابل توجہ ہو جائے گی۔ ورنہ بغیر ثبوت عربی دانی کے میری نکتہ چینی کرنا اور کبھی سرقہ کا الزام دینا اور کبھی صرفی نحوی غلطی کا، یہ صرف گوہ کھانا ہے، اے جاہل، بے حیاء اول عربی بلیغ و فصیح میں کسی سورۃ کی تفسیر شائع کر پھر تجھے ہر ایک کے نزدیک حق حاصل ہوگا کہ میری کتاب کی غلطیاں نکالے یا مسروقہ قرار دے۔‘‘(۲)

---

(۱) اعجاز احمدی: ۷۵، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۹: ۱۸۸

(۲) غلام احمد قادیانی، نزول المسیح: ۶۵، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۸: ۴۴۱

اسی یاوہ گوئی پر مبنی تحریر نے بالآخر حضرت پیر مہر علی شاہ قدس سرہٗ کو مجبور کر دیا تھا کہ مرزا کی حقیقت کھلے عام آشکار کی جائے۔ آپؒ نے جب دیکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مسلمانوں کے عقائد کو مسخ کر رہا ہے اور نت نئی تاویلات کے ذریعے ختم نبوت اور اسلامی شعائر کا مذاق اڑا رہا ہے تو آپ نے ۱۳۱۷ھ (بمطابق ۱۸۹۹-۱۹۰۰ء) ماہ شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں ایک رسالہ بعنوان ’’شمس الهداية في اثبات حيات المسيح‘‘ تألیف کیا۔ اس رسالہ نے قادیانی حلقوں میں تہلکہ مچا دیا۔ اس رسالہ میں آپ نے قرآن و حدیث کے دلائل سے رفع و نزول مسیح کا عقیدہ ثابت کیا اور اس حوالے سے قادیانی عقائد کا ردّ فرمایا۔

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۰ء کو مرزا صاحب کے مشیر حکیم نور الدین کی طرف سے آپ کو ایک خط موصول ہوا جس میں بارہ سوالات درج تھے۔ خط ملتے ہی آپ نے ان سوالات کے مسکّت جوابات لکھوا ئے، انہیں مرزا صاحب کو ارسال بھی فرما دیا اور ــــ

۴۔ عامۃ المسلمین کی توہین

قادیانیوں سے محبت اور رواداری کا درس دینے والے اور ان کے لیے نرم گوشہ رکھنے والے درج ذیل عبارات پہ بطور خاص غور فرمائیں اور نوٹ فرمائیں کہ مرزا قادیانی نے مسلمانوں کو کافر، پکے کافر، جہنمی، خنزیر اور بدکار عورتوں کی اولاد قرار دیتے ہوئے ان کی کہیں بھی کوئی رعایت نہیں کی اور ان کے لیے انتہائی فحش بازاری زبان استعمال کی۔ بطور حوالہ چند عبارات درج ذیل ہیں:

(ا) مرزا کو نہ ماننے والا پکا کافر ہے

’’ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد

...... الگ سے چھپوا بھی دیا۔ ان جوابات نے علمی و عوامی حلقوں میں بے حد پذیرائی حاصل کی۔ ملک کے کونہ کونہ سے علماء و فضلاء نے تحریری و تقریری خراجِ تحسین پیش کیا۔ چنانچہ مرزا صاحب سے ’’شمس الہدایۃ‘‘ کا جواب لکھنے کا مطالبہ کیا جانے لگا۔ مرزا صاحب نے کتاب کا جواب لکھنے کی بجائے ایک بار پھر قادیانی امت کے سامنے سر اونچا رکھنے کے لیے آپؒ کو مناظرے کی دعوت دے دی۔ پیر صاحب نے اس دعوت کو فوراً قبول کرلیا اور تقریری و تحریری مناظرے کا مقام شاہی مسجد لاہور قرار پائی۔ مناظرہ کے دن ملک کے طول و عرض سے لوگ لاہور پہنچ گئے۔ مگر مرزا صاحب عین وعدہ کے دن شکست کے خوف سے بھاگ گئے۔ یہ مرزا صاحب کی ایک تاریخی شکست تھی جس کے بعد قادیانیت کے ہتھکنڈے خاصی حد تک محدود ہو گئے تھے۔ مرزا صاحب نے مناظرہ سے فرار کے بعد ’’اعجاز المسیح‘‘ اور ’’شمس بازغہ‘‘ کے نام سے دو کتابیں تحریر کیں جن کے جواب میں حضرت پیر مہر علی قدس سرہٗ نے ’’سیف چشتیائی‘‘ تصنیف فرمائی۔ یہ کتاب ۱۹۰۲ء میں شائع کی گئی۔ آپؒ نے اس کتاب میں مرزا صاحب کے تمام اعتراضات کے مسکت جوابات دیئے اور ان کی عبارات پر متعدد اعتراضات وارد کیے۔

کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘(۱)

(۲) مرزا کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہے

’’اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی، وہ جہنمی ہے۔‘‘(۲)

(۳) ہمارے دشمن مرد خنزیر، عورتیں کتیاں ہیں

’’دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔‘‘(۳)

(۴) مرزا کے مخالفین کا نام عیسائی، یہودی، مشرک رکھا گیا

’’جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔‘‘(۴)

(۵) مرزا کی تصدیق نہ کرنے والے بدکار عورتوں کی اولاد ہیں

تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبة و المودة و ینتفع من معارفھا و یقبلنی و یصدق دعوتی الا ذریّة البغایا. (۵)

(۱) مرزا بشیر احمد قادیانی، کلمة الفصل: ۱۱۰
(۲) تذکرہ، مجموعہ الہاماتِ مرزا: ۱۶۸
(۳) غلام احمد قادیانی، نجم الھدیٰ: ۵۳، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۴: ۵۳
(۴) غلام احمد قادیانی نزول المسیح: ۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۸: ۳۸۲
(۵) آئینہ کمالات اسلام: ۵۴۷، ۵۴۸، مندرجہ روحانی خزائن، ۵: ۵۴۷، ۵۴۸

www.MinhajBooks.com

''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔''

البغایا جمع کا صیغہ ہے، اس کا واحد بغیۃ ہے، جس کا معنی بدکار، فاحشہ، زانیہ ہے۔

خود مرزا صاحب نے ''خطبہ الہامیہ (ص: ۴۹)''، مندرجہ ''روحانی خزائن (۱۶: ۴۹)'' اور ''انجام آتھم (ص: ۲۸۲)''، مندرجہ روحانی خزائن (۱۱: ۲۸۲)'' میں لفظ بغایا کا ترجمہ بازاری عورتیں کیا ہے اور ایسے ہی ''نور الحق (حصہ اول، ص: ۱۲۳)''، مندرجہ ''روحانی خزائن (۸: ۱۶۳)'' میں لفظ بغایا کا ترجمہ زن بدکار وغیرہ کیا ہے۔

(۶) مرزا کی بیعت نہ کرنے والے کافر ہیں

''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''(۱)

۵۔ مسلمانوں سے معاشرتی تعلقات

قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں سے معاشرتی تعلقات اسی طرح حرام ہیں جس طرح مسلمانوں کے نزدیک کسی بھی کافر، مرتد، زندیق سے حرام ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی صفوں میں گھسے رہنے پر ان کا اصرار صرف اس لیے ہے تاکہ وہ مسلم معاشرے کے نہ صرف سماجی و معاشرتی تائید سے بھرپور استفادہ کرسکیں بلکہ مار آستین بن کر ان پر زہریلے وار بھی برساتے رہیں۔

(۱) محمود احمد قادیانی، آئینہ صداقت: ۳۵

درج ذیل حوالہ جات اس بات کا کھلا ثبوت ہیں کہ قادیانی خود کو مسلمانوں سے بالکل الگ ایک قوم اور اقلیت سمجھتے ہیں اس کے ساتھ ہی مسلمانوں سے ملے جلے رہنے پر مصر بھی ہیں۔ یہ اصل میں اپنے تاریخی دوغلے کردار کے تسلسل کو منافقت اور مداہنت کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے نبھانے کے مترادف ہے۔

(۱) مسلمانوں سے تعلقات حرام

’’ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا، اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہین ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔‘‘(۱)

(۲) مسلمانوں کے پیچھے نماز قطعی حرام

۱۔ ’’خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفّر اور مکذّب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔‘‘(۲)

۲۔ ’’ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ

(۱) مرزا بشیر احمد، کلمۃ الفضل: ۱۶۹، ۱۷۰
(۲) ۱۔ غلام احمد قادیانی، تحفہ گولڑویہ، حاشیہ: ۲۴
۲۔ تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا: ۴۰۱

پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔‘‘(۱)

۳۔ مرزا صاحب نے اس سوال کے جواب میں کہ انہوں نے اپنے مریدوں کو غیر احمدیوں یعنی مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے کیوں منع کر رکھا ہے؟ کہا:

’’جن لوگوں نے جلدبازی کے ساتھ بدظنی کر کے اس سلسلہ کو جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے، رد کر دیا ہے اور اس قدر نشانوں کی پروا نہیں کی اور اسلام پر جو مصائب ہیں ان سے لاپروا پڑے ہیں ان لوگوں نے تقویٰ سے کام نہیں لیا اور اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے **انما يتقبل الله من المتقين** (المائدہ: ۲۸) ’’خدا صرف متقی لوگوں کی نماز قبول کرتا ہے۔‘‘ اس واسطے کہا گیا ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جس کی نماز خود قبولیت کے درجہ تک پہنچنے والی نہیں۔‘‘(۲)

۴۔ مرزا صاحب نے سلسلہ احمدیہ سے ناواقف افراد کے پیچھے نماز پڑھنے سے متعلق پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں کہا:

’’اول تو کوئی ایسی جگہ ایسی نہیں جہاں لوگ واقف نہ ہوں اور جہاں ایسی صورت ہو کہ لوگ ہم سے اجنبی اور ناواقف ہوں تو ان کے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکھ لیا۔ اگر تصدیق کریں تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ورنہ ہرگز نہیں اکیلے پڑھ لیا کرو۔ خدا اس وقت چاہتا ہے کہ ایک جماعت تیار کرے پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے۔ منشاء الٰہی کی مخالفت ہے۔‘‘(۳)

(۱) مرزا محمود احمد، انوارِ خلافت: ۹۰

(۲) غلام احمد قادیانی، ملفوظات احمدیہ، ۱: ۴۴۹

(۳) فتاویٰ احمدیہ: ۱۹

(۳) غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کا واضح حکم

’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس سال میں خدا سے علم پا کر جماعت کی تنظیم و تربیت کے متعلق دو مزید احکامات جاری فرمائے یعنی اول تو آپ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ آئندہ کوئی احمدی کسی غیر احمدی کی امامت میں نماز ادا نہ کرے بلکہ صرف احمدی امام کی اقتداء میں نماز ادا کی جائے۔ یہ حکم ابتداء میں ۱۸۹۸ء میں زبانی طور پر جاری ہوا تھا مگر بعد میں ۱۹۰۰ء میں تحریری طور پر بھی اس کا اعلان کیا گیا۔ آپ کا یہ فرمان جو خدائی منشاء کے ماتحت تھا اس حکمت پر مبنی تھا کہ جب غیر احمدی مسلمانوں نے آپ کے دعویٰ کو رد کر کے اور آپ کو جھوٹا اور مفتری قرار دے کر اس خدائی سلسلہ کی مخالفت پر کمر باندھی ہے جو خدا نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لیے جاری کیا ہے اور جس سے دنیا میں اسلام اور روحانی صداقت کی زندگی وابستہ ہے تو اب وہ اس بات کے مستحق نہیں رہے کہ کوئی شخص جو حضرت مسیح موعود پر ایمان لاتا ہے وہ آپ کے منکر کی امامت میں نماز ادا کرے۔ نماز ایک اعلیٰ درجہ کی روحانی عبادت ہے اور اس کا امام گویا خدا کے دربار میں اپنے مقتدیوں کا لیڈر اور زعیم ہوتا ہے پس جو شخص خدا کے مامور کو رد کر کے اس کے غضب کا مورد بنتا ہے۔ وہ ان لوگوں کا پیش رو نہیں ہو سکتا جو اس کے مامور کو مان کر اس کی رحمت کے ہاتھ کو قبول کرتے ہیں۔ اس میں کسی کے برا منانے کی بات نہیں ہے بلکہ یہ سلسلہ احمدیہ کے قیام کا بھی ایک طبعی اور قدرتی نتیجہ تھا جو جلد یا بدیر ضرور ظاہر ہونا تھا چنانچہ حدیث میں بھی اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ جب مسیح موعود آئے گا تو اس کے متبعین کا امام انہی میں سے ہوا کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

> ’’یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تمہیں میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ

ہے کہ 'امامکم منکم' یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بالکل ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔''(۱)

(۴) مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی مرزائی حکمت

''صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو، دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لیے ہے تم اگر ان میں رلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔''(۲)

(۵) غیر احمدیوں کو احمدی لڑکیوں کا رشتہ دینے کی ممانعت

''دوسری ہدایت جو آپ نے اپنی جماعت کے لیے جاری فرمائی، وہ احمدیوں کے رشتہ ناطہ کے متعلق تھی۔ اس وقت تک جیسا کہ احمدیوں اور غیر احمدی مسلمانوں کی نماز مشترک تھی یعنی احمدی لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے اسی طرح باہمی رشتہ ناطہ کی بھی اجازت تھی یعنی احمدی لڑکیاں غیر احمدی لڑکوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی ہیں مگر ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود نے اس کی بھی ممانعت فرما دی اور آئندہ کے لیے ارشاد فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی مرد کے ساتھ نہ بیاہی جائے۔ یہ اس حکم کی ایک ابتدائی صورت تھی جس کی بعد اس میں مزید وضاحت ہوتی گئی اور اس حکم میں حکمت یہ تھی کہ طبعًا اور قانونًا ازدواجی زندگی میں مرد کو عورت پر انتظامی لحاظ سے غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ پس اگر ایک احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ بیاہی جائے تو اس بات کا قوی اندیشہ ہوسکتا ہے کہ

(۱) مرزا بشیر احمد، سلسلہ احمدیہ: ۸۴، ۸۵

(۲) غلام احمد قادیانی، ملفوظات احمدیہ، ۱: ۵۲۵

مرد عورت کے دین کو خراب کرنے کی کوشش کرے گا اور خواہ اسے اس میں کامیابی نہ ہو لیکن بہرحال یہ ایک خطرہ کا پہلو ہے جس سے احمدی لڑکیوں کو محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ علاوہ ازیں چونکہ اولاد عموماً باپ کے تابع ہوتی ہے اس لیے اس قسم کے رشتوں کی اجازت دینے کے یہ معنی بھی بنتے ہیں کہ ایک احمدی لڑکی کو اس غرض سے غیر احمدیوں کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ اس کے ذریعہ غیر احمدی اولاد پیدا کریں۔ اس قسم کی وجوہات کی بنا پر آپ نے آئندہ کے لیے یہ ہدایت جاری فرمائی کہ گو حسب ضرورت غیر احمدی لڑکی کا رشتہ لیا جا سکتا ہے مگر کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی کے ساتھ نہ بیاہی جائے بلکہ احمدیوں کے رشتے صرف آپس میں ہوں۔''(۱)

''ایک اور بھی سوال ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول نے اس کو احمدیوں کی امارت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی باوجودیکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔''(۲)

(۶) مسلمانوں کا جنازہ پڑھنے کی ممانعت

خلیفہ قادیاں ابن مرزائے قادیاں میاں محمود صاحب لکھتے ہیں:

۱۔ ''قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا شخص جو بظاہر اسلام لے آیا ہے لیکن یقینی طور پر اس کے دل کا کفر معلوم ہو گیا ہے تو اس کا بھی جنازہ جائز نہیں۔ پھر غیر

(۱) مرزا بشیر احمد، سلسلہ احمدیہ: ۸۴، ۸۵

(۲) مرزا محمود قادیانی، انوار خلافت: ۹۳، ۹۴

احمدی کا جنازہ کس طرح جائز ہوسکتا ہے۔‘‘[(۱)]

۲۔ ’’غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اس لیے ان کا جنازہ نہ پڑھنا چاہئے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیح علیہ السلام کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والوں سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟‘‘[(۲)]

(۷) مرزا صاحب نے اپنے مسلمان بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا

’’آپ (مرزا قادیانی) کا ایک بیٹا فوت ہوگیا جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ایک دفعہ میں سخت بیمار ہوا اور شدت مرض میں مجھے غش آ گیا، جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا تھا۔ آپ یہ بھی فرماتے کہ یہ میری بڑت عزت کیا کرتا تھا لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا کہ بعض احمدی بھی اتنے نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اس نے طلاق لکھ کر حضرت کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے اسی طرح کریں لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔‘‘[(۳)]

مرزا قادیانی کا بیٹا فضل احمد سمجھتا تھا کہ اس کے والد نے نبوت کا دعویٰ کر کے امت مسلمہ سے غداری کی ہے، اس لیے اس نے اپنے باپ کے ’’دعویٰ نبوت‘‘ کو کبھی تسلیم نہیں کیا جس کی بنا پر مرزا قادیانی نے اپنے فرمانبردار بیٹے کا نماز جنازہ نہ پڑھا کیونکہ وہ

(۱) مرزا محمود، انوار خلافت: ۹۲

(۲) مرزا محمود قادیانی، انوار خلافت: ۹۱

(۳) مرزا محمود احمد قادیانی، انوار خلافت: ۹۱

اپنے بیٹے کو غیر احمدی سمجھتا تھا۔ قادیانیوں کے جنازے پڑھنے والے اور انہیں مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنے کی اجازت دینے پر اصرار کرنے والے نام نہاد مسلمان کیا اس بات پر غور فرمائیں گے؟

۶۔ شعائرِ اسلام کی توہین

مرزا قادیانی نے مقدس مقامات اور شعائر اسلام کی توہین و اہانت میں بھی کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ چند ایک مثالیں درج ذیل ہیں:

(ا) حرمین شریفین کی توہین

ا۔ ’’حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔‘‘(۱)

۲۔ ’’لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔‘‘(۲)

۳۔ مرزا صاحب نے اپنے ایک شعر میں قادیاں کو ارض حرم قرار دیتے ہوئے کہا:

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے اَرضِ حرم ہے(۳)

(۱) مرزا بشیر الدین محمود، حقیقة الرویاء: ۴۶
(۲) آئینہ کمالاتِ اسلام: ۳۵۲، مندرجہ روحانی خزائن، ۵: ۳۵۲
(۳) غلام احمد قادیانی، در ثمین: ۵۲

(۲) قرآن شریف میں قادیان کا نام

''اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان تو میں نے سن کو بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے، تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ پر شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے جن میں مکہ، مدینہ اور قادیان۔''(۱)

(۳) مسجد اقصیٰ کی توہین

''مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ۔''(۲)

www.MinhajBooks.com

(۱) غلام احمد قادیانی ازالہ اوہام، ۱: ۴۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۳: ۴۰

(۲) غلام احمد قادیانی، خطبہ الہامیہ: ۲۱، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۶: ۲۱

(۴) قادیان کے سالانہ جلسہ میں شرکت حج اکبر

قادیاں کے سالانہ جلسہ میں قادیانی مذہب کے پیروکاروں سے خطاب کرتے ہوئے میاں محمود احمد قادیانی نے کہا:

''وہ روضہ مطہرہ جس میں اس خدا کے برگزیدہ کا جسم مبارک مدفون ہے۔ جسے افضل الرسل نے اپنا سلام بھیجا اور جس کی نسبت حضرت خاتم النبیین نے فرمایا: ''یدفن معی في قبری'' اس اعتبار سے مدینہ منورہ کے گنبد خضرٰی کے انوار کا پورا پورا پرتو تو اس گنبد بیضاء پر پڑ رہا ہے اور آپ گویا ان برکات سے حصہ لے سکتے ہیں جو رسول کریم ﷺ کے مرقد منور سے مخصوص ہیں۔''(۱)

(۵) قادیان میں شعائر اللہ

اسی مرزا محمود احمد قادیانی ۱۹۳۲ء کے سالانہ جلسہ میں کہا:

''پھر شعائر اللہ کی زیارت بھی ضروری ہے۔ یہاں (قادیان میں) کئی ایک شعائر اللہ ہیں۔ مثلاً یہی ایک علاقہ جہاں جلسہ ہو رہا ہے ...... اسی طرح شعائر اللہ میں مسجد مبارک، مسجد اقصٰی، منارۃ المسیح شامل ہیں۔''(۲)

مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کا اسلام اور اہلِ اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ وہ ایک الگ مذہب کے پیروکار ہیں جو سرا سر کذب و کفریہ کلمات کا پلندہ ہے۔ مرزا صاحب اور ان کے صاحبزادگان نے صاف صاف لکھا ہے کہ غیر احمدی یعنی مسلمان کافر ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنا، ان کا جنازہ پڑھنا اور انہیں اپنی لڑکیوں کا رشتہ دینا حرام ہے۔ اسی طرح ان کے نزدیک مسلمانوں سے میل جول بھی ممنوع اور حرام ہے۔ معلوم ہوا کہ قادیانی

(۱) الفضل، مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۲ء
(۲) الفضل، مورخہ ۸ جنوری ۱۹۳۳ء

کسی نئے مذہب اور شریعت کے پیروکار ہیں جس کی رو سے اہل اسلام کے ساتھ سماجی اور معاشرتی تعلقات رکھنا جائز نہیں۔ یہ اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ مرزا صاحب خود ساختہ ظلی و بروزی کے ہی نہیں تشریعی نبوت کے بھی مدعی تھے۔ لہٰذا خود مرزا صاحب اور ان کے تمام پیروکار اپنے ان کفر و الحاد سے مملو عقائد کے باعث قرآن و سنت اور اجماع امت کی رو سے کافر قرار پائے۔

قادیانی زعماء کی مذکورہ بالا عبارات میں قادیانی ذریّت کے لیے بھی یہ نکتہ پوشیدہ ہے کہ انہیں اپنے غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے اور اسلامی شعائر کو استعمال کرنے سے روکے جانے پر احتجاج اور واویلا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اسلامی قانون نے انصاف کرتے ہوئے انہیں ان کا حق دیا ہے، انہیں الگ تشخص دیا ہے، ان کے بزرگوں کی خواہشات کے عین مطابق انہیں غیر مسلم قرار دے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسلام کی حدود سے باہر کر دیا ہے۔ پھر یہ احتجاج کس بات پر؟ عجیب بات ہے کہ آپ عامۃ المسلمین کے اسلام کے منکر ہو کر بھی مسلمان رہنا چاہتے ہیں۔

یہ اُن مسلمانوں کے لیے بھی مقامِ غور اور لمحۂ فکر یہ ہے جو قادیانیوں کی مجلسوں میں حاضری دیتے ہیں اور رواداری و مصلحت کے پیش نظر ان کے جنازوں میں شریک ہوتے ہیں۔

www.MinhajBooks.com

باب ششم

مرزا غلام احمد قادیانی کے کاذبانہ اِلہامات اور پیشین گوئیاں

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

مرزا غلام احمد قادیانی کے کاذبانہ اِلہامات

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب ''براہین احمدیہ'' کی اشاعت کے ساتھ ہی کثرت سے الہامات کے دعاوی کا آغاز کر دیا تھا۔ اس کتاب کا نفسِ مضمون اس نکتے کے گرد گھومتا ہے کہ الہام کا سلسلہ ہمیشہ جاری و ساری رہتا ہے کیونکہ الہام ہی کسی مذہبی دعویٰ اور عقیدہ کی صحت اور صداقت کی سب سے زیادہ موثر دلیل ہوتی ہے۔ اس کتاب کے قاری کو کثرت سے الہامات و دعاوی ملیں گے۔

الہاماتِ مرزا کے باب میں دلچسپ اور قابل توجہ بات یہ ہے کہ انہیں یہ دعویٰ تو تھا کہ مجھے من جانب اللہ الہام ہوتے ہیں اور انہوں نے لوگوں کو اپنے بعض الہام بتائے بھی مگر عجیب بات یہ ہے کہ انہیں اپنے الہاموں کے معنی بھی نہیں آتے تھے۔ قادیانیوں کے خودساختہ (self-styled) نبی کا یہ عجیب فلسفہ ہے کہ اس پر خدا کی طرف سے الہام آئیں اور ان کے معانی کا پتا بھی نہ چلے حالانکہ ایک نبی کا فرض منصبی ہی یہ ہے کہ جو وحی بھی من جانب اللہ نازل ہو اس کا معنی و مفہوم لوگوں کو بتائے جیسا کہ قرآن حکیم میں واضح ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○(۱)

''اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ ان کے لیے (پیغامِ حق) خوب واضح کر سکے، پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہرا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے، اور وہ غالب حکمت والا ہے○''

(۱) ابراھیم، ۱۴: ۴

اِلہامات کی زبان

عجیب طرفہ تماشا ہے کہ قادیانیوں کے نبی کو خود بھی پتہ نہیں چلتا کہ اس پر اترے ہوئے الہام کا معنی و مفہوم کیا ہے چنانچہ وہ اپنی کتاب ''براہین احمدیہ'' میں انگلش، عربی اور عبرانی زبانوں کے الہامات درج کر کے اس امر کا اعتراف کرتا ہے کہ وہ ان کے معانی سے آشنا نہیں۔ یہ ہے مرزا صاحب کے اپنے الہاموں کے مفہوم سے ناآشنائی کا علم کہ کبھی ان کے معانی انگریزوں سے پوچھتے ہیں اور کبھی لغت کی کتابوں سے تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ ایک اور جگہ مرزا صاحب کہتے ہیں:

> ''مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔''(۱)

ایک مقام پر وہ اپنے خدا (شیطان) سے جو اس پر الہام بھیجتا تھا شکوہ کناں ہو کر کہتا ہے:

> ''اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے۔''(۲)

ایک جگہ خود ہی تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> ''زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔''(۳)

---

(۱) غلام احمد قادیانی، نزول المسیح:۵۷، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۸: ۴۳۵
(۲) غلام احمد قادیانی، چشمۂ معرفت: ۲۰۹، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۳: ۲۱۸
(۳) غلام احمد قادیانی، نزول المسیح: ۵۷، مندرجہ روحانی خزائن ۲۳: ۲۱۸

شیطان کا بھی اپنے دوستوں کو اِلہام کرنا قرآن سے ثابت ہے

ایک الہام اور وحی تو وہ ہوتی ہے جو اللہ ﷻ اپنے برگزیدہ اور مقدس ہستیوں کے دل پر القا فرماتا ہے اور ایک الہام وہ ہوتا ہے جو شیطان اپنے متعلقین کے دلوں میں ڈالتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِهِمْ لِیُجَادِلُوْکُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّکُمْ لَمُشْرِکُوْنَ ○ (۱)

’’اور شیاطین (تو) اپنے ساتھیوں کے دلوں میں وحی کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہنا مانا تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے ○‘‘

اور دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هَلْ اُنَبِّئُکُمْ عَلٰی مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ ○ تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ ○ یُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَکْثَرُهُمْ کٰذِبُوْنَ ○ (۲)

’’کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں ○ وہ ہر جھوٹے (بہتان طراز) گنہگار پر اترا کرتے ہیں ○ جو سنی سنائی باتیں (ان کے کانوں میں) ڈال دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں ○‘‘

شیطانی کلام

مرزا صاحب خود لکھتے ہیں:

’’جس دل پر درحقیقت آفتاب وحی تجلی فرماتا ہے اس کے ساتھ ظن اور شک کی

(۱) الأنعام، ۶: ۱۲۲

(۲) الشعراء، ۲۶: ۲۲۱-۲۲۳

تاریکی ہرگز نہیں رہتی۔‘‘(۱)

’’لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبے سے کمتر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی۔‘‘(۲)

اس مختصر تمہید کے بعد اب ہم مرزا صاحب کے چند الہامات بطور نمونہ پیش کرتے ہیں اور اس کا فیصلہ بھی قادیانیوں پر چھوڑتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ ان الہاموں میں کیا مقصدیت کارفرما ہے؟ اور ان کی حقیقت کیا ہے؟ اور کون سے اخلاقی، روحانی، معاشرتی اور سماجی اُصول دیئے گئے ہیں؟ کیا ایسے بے مقصد لایعنی، مبہم اور مہمل الہام من جانب اللہ ہوتے ہیں یا من جانب الشیطان؟

(۱) انگریز نوجوان کی شکل میں فرشتہ

’’ایک فرشتہ کو میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اس نے کہا کہ ہاں میں درشنی ہوں۔‘‘(۳)

(۲) خدا کے ایک کاغذ پر دستخط

’’۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء ایک رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو آئے ہیں اور ایک کاغذ پیش کیا کہ اس پر دستخط کر دو میں نے کہا میں نہیں کرتا انہوں نے کہا کہ پبلک نے کر دیے ہیں میں نے کہا میں پبلک میں نہیں یا کہا کہ پبلک سے باہر ہوں۔ ایک اور بات بھی کہنے کو تھا کہ کیا خدا نے اس پر دستخط کر دیے ہیں مگر یہ بات نہیں کی تھی کہ بیداری ہو گئی۔‘‘(۴)

(۱) غلام احمد قادیانی، نزول المسیح: ۸۹، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۸: ۴۶۷

(۲) غلام احمد قادیانی، نزول المسیح: ۱۰۸، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۸: ۴۸۶

(۳) تذکرہ، مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا: ۳۱

(۴) ۱۔ غلام احمد قادیانی، مکاشفات: ۴۸

۲۔ تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا: ۵۹۰

(۳) ’’یلاش‘‘ خدا کا ایک نیا نام

’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ یلاش خدا ہی کا نام ہے۔ یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک میں نے اس کو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا اور نہ کسی لغت کی کتاب میں دیکھا اس کے معنی میرے پر یہ کھولے گئے کہ یا لا شریک۔‘‘(۱)

(۴) گویا ایک انگریز ہے جو بول رہا ہے

’’ایک دفعہ کی حالت یاد آئی ہے کہ انگریزی میں یہ الہام ہوا ’’آئی لو یو‘‘ یعنی میں تم سے محبت رکھتا ہوں پھر یہ الہام ہوا ’’آئی ایم ود یو‘‘ یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں پھر الہام ہوا ’’آئی شل ہیلپ یو‘‘ یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔ پھر الہام ہوا ’’آئی کین وہاٹ آئی ول ڈو‘‘ یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔ پھر اس کے بعد بہت ہی زور سے جس سے بدن کانپ گیا یہ الہام ہوا ’’وی کین وہاٹ وی ول ڈو‘‘ یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے۔‘‘(۲)

(۵) کولا وائن کی شکل میں کتاب پیش کی گئی

’’۵ مئی ۱۹۰۶ء رؤیا۔ ایک شخص نے ایک دوائی کولا وائن کی ایک بوتل دی جو سرخ رنگ کی دوائی ہے اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر رسیاں لپٹی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس نے دی ہے وہ یہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دیتا ہوں۔‘‘(۳)

(۱) غلام احمد قادیانی، تحفہ گولڑویہ، ۱۱۰، روحانی خزائن، ۱۷: ۲۰۳

(۲) براہین احمدیہ: ۴۸۰، مندرجہ روحانی خزائن، حاشیہ در حاشیہ، ۱: ۵۷۱-۵۷۲

(۳) غلام احمد قادیانی، مکاشفات: ۵۲، تذکرہ، مجموعہ الہاماتِ مرزا (طبع سوم): ۲۱۲

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

(۶) وحی نمونہ قیامت

’’پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہو گا بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لیے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہو گا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے لیے ایک نشان ہو گا۔ اس لیے اس کا نام بشیر الدولہ ہو گا، کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لیے بشارت دے گا۔ اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہو گا کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئیں گی۔ ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہو گا۔ کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہو گا جو وقت پر ظاہر ہو گا اور اس کے لیے اور نام بھی ہوں گے مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔ اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا...... یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے، اور یہ وحی الٰہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت آنے میں تاخیر ہو گئی۔ اس لیے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی لہٰذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء میں بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی...... مگر یہ ضرور ہو گا کہ (کم) درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونہ قیامت زلزلہ سے رکی رہے۔ جب تک کہ وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونہ قیامت کی نسبت تسلی دے دی...... اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آ گیا اور تاخیر کچھ اعتبار نہ ہوتا۔‘‘(۱)

(۷) مرزائی اسرار و رموز

’’اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۷ء کی پیش گوئی کا انتظار کریں جس کے ساتھ یہ بھی

(۱) غلام احمد قادیانی، حقیقۃ الوحی: ۱۰۰، مندرجہ روحانی خزائن، حاشیہ، ۲۲: ۱۰۳

الہام ہے...... ”اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔ ۲۸، ۲۷، ۱۴، ۲، ۲۷، ۲، ۲۶، ۲، ۲۸، ۱، ۲۳، ۱۵، ۱۱، ۱، ۲، ۲۷، ۱۴، ۱۰، ۱، ۲۸، ۲۷، ۴۷، ۱۶، ۱۱، ۳۴، ۱۴، ۱۱، ۱۷، ۱، ۵، ۳۴، ۲۳، ۳۴، ۱۱، ۱۴، ۷، ۲۳، ۱۴، ۱، ۱۴، ۵، ۲۸، ۷، ۳۴، ۱، ۷، ۳۴، ۱۱، ۱۶، ۱، ۱۴، ۷، ۲، ۱، ۷، ۵، ۱، ۱۴، ۱، ۱۴، ۲، ۲۸، ۱، ۷، **والسلام علی من فھم اسرارنا وتبع الھدی الناصح المشفق** خاکسار غلام احمد قادیانی ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء۔“[۱]

(۸) ہاتھی سے بھاگے ...... قلم پر دو نوک لگائے

”رؤیا۔ مرزا صاحب نے فرمایا: ہم ایک جگہ جا رہے ہیں ایک ہاتھی دیکھا اس سے بھاگے اور ایک اور کوچہ میں چلے گئے۔ لوگ بھی بھاگے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ہاتھی کہاں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کسی اور کوچہ میں چلا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک نہیں آیا۔

”پھر نظارہ بدل گیا، گویا گھر میں بیٹھے ہیں۔ قلم پر میں نے دو نوک لگائے ہیں جو ولایت سے آئے ہیں، پھر میں کہتا ہوں یہ بھی نامرد ہی نکلا۔ اس کے بعد الہام ہوا **ان اللہ عزیز ذو انتقام**۔“[۲]

(۹) پتھر ایک خوبصورت بھینس بن گیا

”مجھے ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ جمعہ کی رات کو جس میں انتشار روحانیت

(۱) ۱۔ مجموعہ اشتہارات، ۱: ۳۰۱

۲۔ اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت، ۲: ۵، مولفہ میر قاسم علی

(۲) تذکرہ یعنی وحی مقدس، مجموعہ الہامات مرزا (طبع اول): ۴۷۰، (طبع سوم): ۵۰۴

مجھے محسوس ہوتا تھا اور میرا خیال تھا کہ یہ لیلتہ القدر ہے اور آسمان سے نہایت آرام اور آہستگی سے مینہ برس رہا تھا۔ ایک رؤیا ہوا یہ رؤیا ان کے لیے ہے جو ہماری گورنمنٹ عالیہ کو ہمیشہ میری نسبت شک میں ڈالنے کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی ہے۔ اگر تیرا خدا قادر خدا ہے تو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بن جائے۔ تب میں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جس کو کبھی میں پتھر اور کبھی لکڑی خیال کرتا ہوں۔ تب میں نے یہ معلوم کرتے ہی اس پتھر کو زمین پر پھینک دیا، پھر بعد اس کے میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دیا جائے اور میں اس دعا میں محو ہو گیا۔ جب بعد اس کے میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بن گیا ہے۔ سب سے پہلے میری نظر اس کی آنکھوں پر پڑی اس کی بڑی روشن اور لمبی آنکھیں تھیں تب میں یہ دیکھ کر کہ خدا نے پتھر کو جس کی آنکھیں نہیں تھیں ایسی خوبصورت بھینس بنا دیا۔ جس کی ایسی لمبی اور روشن آنکھیں ہیں اور خوبصورت اور مفید جاندار ہے۔ خدا کی قدرت کو یاد کر کے وجد میں آ گیا اور بلاتوقف سجدہ میں گرا۔‘‘(۱)

(۱۰) موسیٰ و فرعون کا تخیل

’’دیکھا کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے و گاڑیوں و رتھوں وغیرہ کے ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آ گیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ

(۱) ۱۔ غلام احمد قادیانی، حقیقۃ المہدی: ۱۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۴: ۴۴۳، ۴۴۴

۲۔ تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا: ۳۲۸

ہم پکڑے گئے تو میں نے بلند آواز سے کہا: **کلا ان معی ربی سیھدین** اتنے میں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔''(۱)

(۱۱) آؤ بلی کو پھانسی دے دیں

''میں نے دیکھا کہ ایک بلی ہے اور گویا کہ ایک کبوتر ہمارے پاس ہے، وہ اس پر حملہ کرتی ہے بار بار ہٹانے سے باز نہیں آتی تو آخر میں نے اس کا ناک کاٹ دیا ہے اور خون بہہ رہا ہے، پھر بھی باز نہ آئی تو میں نے اسے گردن سے پکڑ کر اس کا منہ زمین سے رگڑنا شروع کیا۔ بار بار رگڑتا تھا لیکن پھر بھی سر اٹھاتی جاتی تھی تو آخر میں نے کہا کہ آؤ اسے پھانسی دے دیں۔''(۲)

(۱۲) حضرت ملکہ معظّمہ ہمارے گھر میں رونق افروز ہوئیں

''رؤیا دیکھا کہ گویا حضرت ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند سلمہا اللہ تعالیٰ ہمارے گھر میں رونق افروز ہوئی ہیں اسی اثنا میں، میں نے مولوی عبد الکریم صاحب کو جو میرے پاس بیٹھے ہیں کہا کہ حضرت ملکہ معظّمہ کمال شفقت سے ہمارے ہاں قدم رنجہ ہوئی ہیں اور دو روز قیام فرمایا ہے ان کا کوئی شکریہ بھی ادا کرنا چاہئے۔''(۳)

(۱۳) یہ اوتار ہیں یہ کرشن ہیں

''ہندوؤں کے بارے میں فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عالمگیر طوفان وبا (طاعون) میں یہ ہندوؤں کی قوم بھی اسلام کی طرف توجہ کرے گی، چنانچہ جب ہم نے

(۱) تذکرہ یعنی وحی مقدس، مجموعہ الہامات مرزا (طبع اول): ۴۲۹، (طبع سوم): ۴۵۴

(۲) ۱۔ تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا (طبع سوم): ۴۸۳
۲۔ مکاشفات: ۳۳، مولفہ بابو منظور الٰہی قادیانی

(۳) ۱۔ مکاشفات: ۱۷، مولفہ بابو منظور الٰہی قادیانی
۲۔ تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا قادیانی: ۳۳۷

باہر مکان بنوانے کی تجویز کی تھی تو ایک ہندو نے ہم کو آ کر کہا تھا کہ ہم تو اپنی قوم سے علیحدہ ہو کر آپ ہی کے پاس باہر رہا کریں گے، اسی طرح دو دفعہ ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے سامنے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور پھر ہمارے سامنے نذریں رکھتے ہیں پھر ایک دفعہ الہام ہوا ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما و تیری استتی گیتا میں موجود ہے لفظ رودر کے معنی نذیر اور گوپال کے معنی بشیر کے ہیں۔‘‘(۱)

(۱۴) خرگوش نما قلم

’’(غالباً) نومبر ۱۹۰۶ء میں رؤیا دیکھا کہ میں گھوڑے پر سوار ہوں اور کسی طرف جا رہا ہوں اور جاتے ہوئے آگے بالکل تاریکی ہوگئی تو میں واپس آ گیا اور میرے ساتھ کچھ عورتیں بھی ہیں، واپس آتے ہوئے بھی گرد و غبار کے سبب بہت تاریکی ہوگئی اور گھوڑے کی باگ کو میں نے ٹٹول کر ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے۔ چند قدم چل کر روشنی ہوگئی۔ آگے دیکھا کہ ایک بڑا چبوترہ ہے اس پر اتر پڑا وہاں چند ایک لڑکے ہیں، انہوں نے شور مچایا کہ مولوی عبد الکریم آ گئے پھر میں نے دیکھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب آ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ میں نے مصافحہ اور السلام علیکم کہا۔ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے ایک چیز نکال کر مجھے بطور تحفہ دی اور کہا بشپ جو پادریوں کا افسر ہے وہ بھی اسی سے کام چلاتا ہے، وہ چیز اس طرح سے ہے جیسے کہ خوگوش ہوتا ہے۔ بادامی رنگ، اس کے آگے ایک بڑی نالی لگی ہوئی ہے اور نالی کے آگے ایک قلم لگا ہوا ہے۔ اس نالی کے اندر ہوا بھری جاتی ہے۔ جس سے قلم بغیر محنت باآسانی چلنے لگتا ہے۔ میں نے کہا میں نے تو یہ قلم نہیں منگوایا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے منگوایا ہوگا۔ میں نے کہا کہ اچھا میں مولوی صاحب کو دے دوں گا۔ اس کے بعد بیداری ہوگئی۔‘‘(۲)

(۱) ملفوظات، ۳: ۲۷۰۔۲۷۱، ۴: ۱۴۳، مرتبہ منظور الٰہی قادیانی

(۲) ۱۔ تذکرہ، مجموعہ الہاماتِ مرزا (طبع چہارم): ۶۸۰۔۶۸۱

۲۔ اخبار، الفضل، قادیان، ۱۶: ۱۰، نمبر ۲۱، مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۸ء

(۱۵) خوارزم بادشاہ کی تیر کمان سے شیر کا شکار

’’فرمایا: میں نے دیکھا کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ آ گیا ہے۔ وہ بڑا لمبا اور خوبصورت ہے پھر میں نے غور سے دیکھا تو وہ بندوق ہے اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ بندوق ہے بلکہ اس میں پوشیدہ نالیاں بھی ہیں گویا بظاہر سونٹا معلوم ہوتا ہے اور وہ بندوق بھی ہے۔ اور پھر دیکھا کہ خوارزم بادشاہ جو بوعلی سینا کے وقت میں تھا۔ ان کی تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے۔ بوعلی سینا بھی میرے پاس ہی کھڑا ہے اور اس تیر کمان سے ایک شیر کو بھی شکار کیا۔‘‘(۱)

(۱۶) شیشی پر لکھا ہوا تھا ’’خاکسار پیپرمنٹ‘‘

’’ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء میں حالت کشفی میں جبکہ حضور (مرزا قادیانی) کی طبیعت ناساز تھی۔ ایک شیشی دکھائی گئی جس پر لکھا ہوا تھا ’’خاکسار پیپرمنٹ۔‘‘‘(۲)

(۱۷) علاجِ دنداں اخراج دنداں

’’نشان (نبوت) ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی ایک دم قرار نہ تھا۔ کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس نے کہا کہ علاج دنداں اخراج دنداں۔ اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا تب اس وقت مجھے غنودگی آ گئی اور میں زمین پر بے تابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا اور چارپائی پاس بچھی تھی۔ میں نے بے تابی کی حالت میں اس چارپائی کی پائنتی پر اپنا سر رکھ دیا تھا اور تھوڑی سی نیند آ گئی۔ جب میں بیدار

(۱) تذکرہ یعنی وحی مقدس، مجموعہ الہامات مرزا (طبع اول)، ۱: ۴۲۹، (طبع سوم): ۴۵۴

(۲) ۱۔ اخبار، الحکم قادیان، ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء

۲۔ مجموعہ مکاشفاتِ مرزا: ۳۸، مولفہ منظور الٰہی قادیانی

۳۔ تذکرہ (طبع سوم): ۲۵۷

ہوا تو درد کا نام و نشان نہ تھا اور زبان پر یہ الہام جاری تھا۔ واذا مرضت فھو یشفین۔‘‘(۱)

(۱۸) عدالتی الہام

’’ایک دفعہ جب میں گورداسپور میں ایک فوجداری کے مقدمہ کی وجہ سے جو کرم دین جہلمی نے میرے پر دائر کیا تھا موجود تھا مجھے الہام ہوا یسئلونک عن شانک قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون یعنی تیری شان کے بارے میں پوچھیں گے کی تیری کیا شان اور کیا مرتبہ ہے۔ کہہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے پھر ان کو اپنی لہو و لعب میں چھوڑ دے سو میں نے یا الہام اپنی اس جماعت کو جو گورداسپور میں میرے ہمراہ تھی جو چالیس آدمی سے کم نہیں ہوں گے سنا دیا...... پھر بعد اس کے جب ہم کچہری میں گئے تو فریق ثانی کے وکیل نے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا آپ کی شان اور آپ کا مرتبہ ایسا ہے جیسا کہ تریاق القلوب کتاب میں لکھا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ ہاں خدا کے فضل سے یہی مرتبہ ہے اسی نے یہ مرتبہ مجھے عطا کیا ہے۔ تب وہ الہام جو خدا کی طرف سے صبح کے وقت ہوا تھا۔ قریباً عصر کے وقت پورا ہو گیا اور ہماری تمام جماعت کے زیادت ایمان کا موجب ہوا۔‘‘(۲)

(۱۹) چند انگریزی الہامات

میں تم سے محبت کرتا ہوں۔	I love you.
میں تمہارے ساتھ ہوں۔	I am with you.
ہاں میں خوش ہوں۔	Yes, I am happy.

---

(۱) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۲۳۵، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۲: ۲۴۶۔۲۴۷

(۲) غلام احمد قادیانی، حقیقۃ الوحی: ۲۶۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۲: ۲۷۷۔۲۷۸

زندگی دکھ ہے۔ | Life is pain.

میں تمہاری مدد کروں گا۔ | I shall help you.

ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے۔ | I can, what I will do.

خدا تمہاری طرف ایک لشکر کے ساتھ چلا آتا ہے۔ | God is coming by His army.

وہ دشمن کو ہلاک کرنے کے لیے تمہارے ساتھ ہے۔ | He is with you to kill enemy.

وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ | The days shall come when God shall help you.

خدائے ذوالجلال آفریندۂ زمین و آسمان۔ | Glory be to the Lord. God maker of earth and heaven.(1)

تمہیں امرتسر جانا پڑے گا۔ | You have to go to Amritsar.(2)

وہ ضلع پشاور میں ٹھہرتا ہے۔ | He halts in the Zila Peshawar.(3)

(۱) ۱۔ غلام احمد قادیانی، حقیقۃ الوحی: ۳۰۳، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۲: ۳۱۶، ۳۱۷

۲۔ تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا: ۶۴، ۶۵

(۲) البشریٰ، مجموعہ الہامات مرزا، ۲: ۳

(۳) البشری، مجموعہ الہامات مرزا، ۲: ۴

Word and two girls.[1]

وہ ضلع پشاور میں ٹھہرتا ہے۔

Fair man.[2]

معقول آدمی۔

Though all men should be angry, but God is with you. He shall help you, words of God can not exchange.[3]

’’اگر تمام آدمی ناراض ہوں گے مگر خدا تمہارے ساتھ ہے۔ وہ تمہاری مدد کرے گا خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔‘‘

’’اس کے بعد دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں:

I shall give you a large party of Islam.

’’چونکہ اس وقت آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اس کے پورے معنی کھلے ہیں اس لیے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔‘‘(۴)

(۲۰) عربی زبان میں الہام

مرزا پر عربی میں ہونے والے الہام کچھ یوں ہیں:

۱۔ شائک عجیب و اجرک قریب.(۵)

(۱) البشریٰ، مجموعہ الہامات مرزا، ۲: ۱۰۶

(۲) البشریٰ، مجموعہ الہامات مرزا، ۲: ۸۴

(۳) غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ، حاشیہ در حاشیہ نمبر۳: ۵۵۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۱: ۶۶۱

(۴) غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ، حاشیہ در حاشیہ نمبر۲: ۵۵۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۱: ۶۶۴

(۵) ۱۔ غلام احمد قادیانی، حقیقۃ الوحی: ۷۵، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۲: ۷۸
۲۔ براہین احمدیہ (طبع دوم)، ۲: ۵۱۶

’’تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر قریب ہے۔‘‘

۲۔ الارض و السماء معک کما هو معی.[1]

’’آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔‘‘

۳۔ انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی.[2]

’’تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔‘‘

۴۔ انت منی بمنزلة عرشی.[3]

’’تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔‘‘

۵۔ انت منی بمنزلة ولدی.[4]

’’تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔‘‘

۶۔ بشری لک یا احمدی انت مرادی و معی.[5]

’’تجھے بشارت ہو، اے میرے احمد (اے غلام احمد) تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔‘‘

۷۔ انی حمی الرحمن.

’’میں خدا کی چراگاہ ہوں۔‘‘

---

(۱) غلام احمد قادیانی، حقیقة الوحی: ۷۵، مندرجه روحانی خزائن، ۲۲: ۷۸

(۲) غلام احمد قادیانی، حقیقة الوحی: ۸۶، مندرجه روحانی خزائن، ۲۲: ۸۹

(۳) غلام احمد قادیانی، حقیقة الوحی: ۸۶، مندرجه روحانی خزائن، ۲۲: ۸۹

(۴) غلام احمد قادیانی، حقیقة الوحی: ۸۶، مندرجه روحانی خزائن، ۲۲: ۸۹

(۵) غلام احمد قادیانی، حقیقة الوحی: ۷۹، مندرجه روحانی خزائن، ۲۲: ۸۲

۸۔ ربنا عاج.(۱)

’’ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے)۔‘‘

(۲۱) عبرانی زبان میں اِلہام

’’پھر اس کے بعد فرمایا: ھو شَعْنَا، نَعِسَا یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں۔ اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔‘‘(۲)

قابل غور بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کو معنی معلوم ہونا تو درکنار انہیں یقین سے یہ بھی نہیں پتہ کہ یہ الہام کس زبان میں ہوا ہے، اندازے سے کہتے ہیں کہ شاید عبرانی ہو۔

دوسرا الہام یہ ہے:

ایلی ایلی لما سبقتنی.(۳)

’’اے میرے خدا، اے میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔‘‘

(۲۲) سنسکرت زبان میں الہام

مرزا نے اپنا ایک الہام یہ بیان کیا کہ کشفی طور پر ایک مرتبہ ایک شخص دکھایا گیا اور مجھے مخاطب کر کے بولا:

’’ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما ہو تیری استتی گیتا میں موجود ہے۔‘‘(۴)

---

(۱) ۱۔ غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ: ۵۵۶، روحانی خزائن، ۱: ۶۶۳
۲۔ تذکرہ، مجموعہ الہاماتِ مرزا: ۱۰۵

(۲) ۱۔ غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ، حصہ چہارم: ۵۵۶
۲۔ تذکرہ، مجموعہ الہاماتِ مرزا: ۱۰۶

(۳) غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ، ۴: ۵۵۵، حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴

(۴) ملفوظات احمدیہ، ۴: ۱۴۲، مرتبہ منظور الٰہی قادیانی

(۲۳) عجیب و غریب زبان میں الہام

پریشن، عمر براطوس، یا پلاطوس۔ (۱)

مرزا صاحب کے الہامات پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو اولاً تاریخ انبیاء سے یہ بات ظاہر ہے اور خود قرآن حکیم اس پر شاہد عادل ہے کہ اللہ ﷻ کا روزِ آفرینش سے یہ دستور رہا ہے کہ وہ اپنے ہر نبی پر اس کی قوم کی زبان میں وحی نازل فرماتا رہا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ‌ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآ۔ (۲)

’’اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ ان کے لیے (پیغامِ حق) خوب واضح کر سکے۔‘‘

ثانیاً: یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مرزا صاحب کے لیے جو پنجابی نژاد تھے یہ عادت کیوں بدل ڈالی اور ان کی قوم کے لیے جن میں عربی سمجھنے والوں کی تعداد انتہائی قلیل بلکہ آٹے میں نمک کے برابر تھی عربی میں الہامات نازل ہوتے رہے۔ اس کی توجیہہ جو مرزا صاحب نے فرمائی اس سے خود ان کی تضاد بیانی ظاہر ہوتی ہے، فرماتے ہیں:

’’یہی ایک زبان ہے جو پاک اور کامل اور علوم عالیہ کا ذخیرہ اپنے مفردات میں رکھتی ہے اور دوسری زبانیں ایک کثافت اور تاریکی کے گڑھے میں پڑی ہوئی ہیں۔ اس لیے وہ اس قابل ہرگز نہیں ہو سکتیں کہ خدا تعالیٰ کا کامل اور محیط کلام ان میں نازل ہو۔‘‘ (۳)

---

(۱) تذکرہ، مجموعہ الہامات: ۱۱۹۔۱۲۰

(۲) ابراہیم، ۱۴: ۴

(۳) غلام احمد قادیانی، آریہ دھرم، حاشیہ: ۸، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۰: ۸

اس پر طرّہ یہ اسی خدا نے دیگر زبانوں میں باوجود ان کی کثافت و تاریکی کے ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں الہامات نازل کر دیئے۔ ثالثاً: مرزا صاحب کو ہمہ دانی کے باوصف کون سی ایسی مجبوری لاحق ہو گئی کہ وہ اس زبان کو جو ان کے نزدیک کامل اور پاک تھی چھوڑ کر دوسری کثیف اور ناپاک زبانوں میں پوری بہتر (۷۲) کتابیں تصنیف کر ڈالیں اور بے شمار اشعار اردو اور فارسی میں کہہ ڈالے اور مدت العمر پنجابی زبان میں گفتگو فرماتے رہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ آپ کے الہامات میں جگہ جگہ قرآنی آیات کا تڑکا لگا ہوا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ آیات دوبارہ کیوں اتریں؟ کیا وہ قرآن سے ناپید ہو چکی تھیں؟ یا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عربی ذخیرۂ الفاظ ختم ہو چکا تھا؟ اس کے جواب میں ہم العجب ثم العجب کے سوا کیا کہہ سکتے ہیں۔

یہ الہامات جن سے مرزا صاحب کی مذکورہ کتب بھری پڑی ہیں اس قدر مہمل، بے ربط اور بے سروپا ہیں کہ ان سے موصوف کے مافی الضمیر کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلتا اور وہ ہوا میں ٹامک ٹوئیاں مارتے نظر آتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بے ربط جملے کسی عام پڑھے لکھے انسان کے شایانِ شان نہیں چہ جائیکہ ان بے معنی باتوں کو قدرت کا الہام کہا جائے اور ایسا کہنے والے شخص کو نبی مان لیا جائے۔ ہمیں مرزا صاحب کے مبلغ علم وعرفان پر تو افسوس ہوتا ہی ہے ان سے زیادہ قابلِ افسوس بلکہ قابلِ رحم لوگ تو وہ ہیں جو ان کے پیرو اور متبعین کہلاتے ہیں حالانکہ اکثر قادیانی حضرات پڑھے لکھے بھی ہیں۔ لیکن یہ سچ ہے کہ ایمان کا تعلق علم و فکر سے نہیں بلکہ اللہ عزوجل کے فضل و توفیق کے ساتھ ہوتا ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ[1] (یہ (انقلابی کردار) اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے)۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشین گوئیاں

مرزا صاحب نے حینِ حیات متعدد پیشین گوئیاں کیں اور انہیں قطعیت کے

(۱) المائدة، ۵: ۵۴

ساتھ اپنے کذب وصدق کے پرکھنے کا پیمانہ اور دلیل کے طور پر پیش کیا۔ ان کے اس دعویٰ کا ذکر اس اشتہار میں ہے جس میں وہ اپنی ایک پیشین گوئی کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

''بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشین گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محکِ امتحان نہیں ہوسکتا۔''(۱)

قادیانی حضرات یہ اعلان بڑے فخر سے کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جو پیشین گوئیاں کیں وہ سچی ثابت ہوئیں۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ دو چار پیشین گوئیاں اور الہام اگر سچے بھی ہوں تو اس میں مرزا صاحب کا کیا کمال؟ کیونکہ وہ خود کہتے ہیں:

''بلکہ بعض فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی خوابیں آجاتی ہیں اور بعض پرلے درجے کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔''(۲)

''بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بسر و آشنا ببر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے۔''(۳)

مرزا صاحب کو اپنی پیشین گوئیوں کے سچا ہونے کا اتنا یقین تھا کہ وہ بڑے وثوق سے کہتے ہیں:

''اگر ثابت ہو کہ میری ۱۰۰ پیشن گوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں

(۱) غلام احمد قادیانی، آئینہ کمالاتِ اسلام: ۲۸۸، مندرجہ روحانی خزائن، ۵: ۲۸۸

(۲) غلام احمد قادیانی، توضیح المرام: ۸۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۳: ۹۵

(۳) غلام احمد قادیانی، توضیح المرام: ۸۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۳: ۹۵

اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔‘‘(۱)

’’خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ **ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب۔** سوچ کر دیکھو کہ اس کے یہی معنی ہیں جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اس کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔‘‘(۲)

’’جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔‘‘(۳)

’’محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرجاتا ہے۔‘‘(۴)

’’جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔‘‘(۵)

’’غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔‘‘(۶)

---

(۱) غلام احمد قادیانی، اربعین نمبر ۴: ۲۵، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۷: ۴۶۱

(۲) غلام احمد قادیانی، آئینہ کمالات اسلام: ۳۲۲، ۳۲۳، مندرجہ روحانی خزائن، ۵: ۳۲۲، ۳۲۳

(۳) غلام احمد قادیانی، چشمہ معرفت: ۲۲۲، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۳: ۲۳۱

(۴) غلام احمد قادیانی، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ: ۲۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۷: ۵۶

(۵) غلام احمد قادیانی، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، حاشیہ: ۲۰، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۷: ۵۶

(۶) آریہ دھرم: ۱۳، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۰: ۱۳

اب ہم ذیل میں اختصاراً بطور ثبوت مرزا کی پیشین گوئیوں میں سے چند ایک نقل کرتے ہیں تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ مرزا صاحب اپنے وضع کردہ پیمانہ کے مطابق بھی کذاب اور جھوٹے ٹھہرتے ہیں۔

پہلی پیشین گوئی ......لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی

۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں مرزا صاحب نے اپنی بیوی کے ہاں لڑکا پیدا ہونے کی پیشین گوئی کی جو جھوٹی ثابت ہوئی۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''آج آٹھ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ جو ایک حمل مدت سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالبًا ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے۔''(۱)

حقیقت یہ ہے کہ اس پیشین گوئی کے نتیجے میں لڑکی پیدا ہوئی۔

''ایک صاحب ملازم ایگزامیز دفتر ریلوے لاہور ...... اپنے مراسلہ خط ۱۳ جون ۱۸۸۶ء اس عاجز کو لکھتے ہیں کہ تمھاری پیش گوئی جھوٹی نکلی اور دختر پیدا ہوئی۔''(۲)

دوسری پیشین گوئی ...... بیٹا تندرست ہونے کی بجائے فوت ہو گیا

مرزا کا بیٹا مبارک احمد سخت بیمار ہو گیا۔ مرزا نے پیشین گوئی کی کہ:

---

(۱) اشتہار از مرزا غلام احمد قادیانی، مورخہ ۸ اپریل ۱۸۸۶ء، مجموعہ اشتہارات، ۱: ۱۱۶، ۱۱۷، مندرجہ تبلیغ رسالت، ۱: ۷۵، ۷۶، مولفہ میر قاسم علی

(۲) ۱۔ مجموعہ اشتہارات، ۱: ۱۲۵، ۱۲۶

۲۔ مندرجہ تبلیغ رسالت، ۱: ۸۴۔ ۸۵، مولفہ میر قاسم علی قادیانی

’’۲۷ اگست ۱۹۰۷ء صاحب زادہ میاں مبارک صاحب جو تپ سے سخت بیمار ہیں۔ اور بعض دفعہ بیہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اور ابھی تک بیمار ہیں۔ ان کی نسبت آج الہام ہوا قبول ہوگئی۔ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا۔ یعنی یہ دعا قبول ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب موصوف کو شفا دے۔ یہ پختہ طور پر یاد نہیں رہا کہ کس دن بخار شروع ہوا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میاں کی صحت کی بشارت دی۔‘‘(۱)

جبکہ یہ لڑکا ۱۶ ستمبر کو صبح کے وقت فوت ہوگیا۔ مرزا بشیر احمد کا بیان ہے:

’’۱۹۰۷ء میں ہمارا چھوٹا بھائی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بیمار ہوگیا اور اسی بیماری میں بیچارہ اس جہان فانی سے رخصت ہوا۔ مبارک احمد کی بیماری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کی تیمار داری اور علاج معالجہ میں اس قدر شغف تھا کہ گویا آپ نے اپنی ساری توجہ اسی میں جما رکھی تھی اور ان ایام میں تصنیف وغیرہ کا سلسلہ بھی عملاً بند ہوگیا تھا۔‘‘(۲)

تیسری پیشین گوئی……لڑکا پیدا ہوگا جو نہ ہوا

مبارک احمد کی وفات کے بعد مرزا صاحب نے کہا:

’’خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا، ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا **انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک** یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور

(۱) ۱۔ غلام احمد قادیانی کا اعلان، مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء

۲۔ تذکرہ، مجموعہ الہامات مرزا (طبع سوم): ۲۲۸۔ ۲۲۷

(۲) مرزا بشیر احمد کا بیان، مندرجہ اخبار الفضل، قادیان نمبر ۲۴۷، جلد ۲۸، مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۰ء

اس کا قائم مقام اور شبیہ ہوگا۔‘‘(۱)

مرزا صاحب کے گھر میں اس پیشین گوئی کے بعد کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا۔

چوتھی پیشین گوئی ...... آتھم مرنے کی بجائے بچ گیا

مرزا صاحب نے مسٹر عبد اللہ آتھم عیسائی سے ۵ جون ۱۸۹۳ء میں مباحثہ کرنے کے بعد پیشین گوئی کی جس کے الفاظ یہ تھے:

’’آتھم پندرہ مہینے میں ہلاک ہوگا۔‘‘(۲)

دوسری جگہ مرزا صاحب نے کہا:

’’میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پہ ہے۔ وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اُٹھانے کے لیے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے اور رو سیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے، مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا، ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں گے پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی ...... اب ناحق ہنسنے کی جگہ نہیں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لیے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں، بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔‘‘(۳)

(۱) اشتہار، مرزا غلام احمد قادیانی، تبصرہ، ۵ نومبر ۱۹۰۷ء، مجموعہ اشتہارات، ۳: ۵۸۷، مندرجہ تبلیغ رسالت، ۱۰: ۱۲۷

(۲) غلام احمد قادیانی، حقیقت الوحی: ۱۸۵، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۲: ۱۹۲

(۳) غلام احمد قادیانی، جنگ مقدس: ۲۱۰۔ ۲۱۱، مندرجہ روحانی خزائن، ۶: ۲۹۲۔ ۲۹۳

اس پیشین گوئی کے مطابق آتھم کو ۵، ۶ ستمبر کی درمیانی رات ۱۸۹۴ء میں مر جانا چاہیے تھا مگر وہ نہ مرا بلکہ مقررہ معیاد ختم ہونے کے تقریباً دو سال بعد فوت ہوا۔

یہ ایک مسلمہ تاریخی حقیقت ہے کہ آتھم کو مرزا کی پیشین گوئی کے مطابق مقررہ معیاد ختم ہو جانے کے بعد مر جانا تھا مگر وہ نہ مرا اور اس پیشین گوئی کی وجہ سے مرزا جھوٹا ثابت ہوا۔ اب قادیانی اس سوال کا جواب دیں کہ وہ سزائیں جو مرزا نے خود اپنے لیے تجویز کی تھیں، ان پر عمل درآمد کیسے کیا جائے؟

قادیان میں صفِ ماتم

مرزا صاحب کا بیٹا مرزا محمود کہتا ہے:

''آتھم کے متعلق پیشین گوئی کے وقت جماعت کی جو حالت تھی وہ ہم سے مخفی نہیں۔ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا اور میری عمر کوئی پانچ ساڑھے پانچ سال تھی مگر مجھے وہ نظارہ خوب یاد ہے جب آتھم کی پیشین گوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب و اضطراب سے دعائیں کی گئیں۔ میں نے تو محرم کا ماتم بھی کبھی اتنا سخت نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) ایک طرف دعا میں مشغول تھے اور دوسری طرف بعض نوجوان (جن کی اس حرکت پر بعد میں برا بھی منایا گیا) جہاں حضرت خلیفہ اوّل مطب کیا کرتے تھے اور آج کل مولوی قطب الدین صاحب بیٹھتے ہیں، وہاں اکٹھے ہو گئے اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں۔ اس طرح انہوں نے بین ڈالنے شروع کر دیئے۔ ان کی چیخیں سو سو گز تک سنی جاتی تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر دعا جاری تھی کہ یا اللہ! آتھم مر جائے۔ یا اللہ! آتھم مر جائے مگر اس کہرام اور آہ وزاری کے نتیجے میں آتھم نہ مرا۔''(۱)

(۱) خطبہ مرزا محمود احمد، مندرجہ الفضل قادیان، ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء

یہ تو تھی قادیان کی کیفیت۔ اب ملاحظہ فرمائیں لاہور کی کیفیت:

''مرزا غلام قادیانی کی پیشین گوئی مسٹر عبد اللہ آتھم کی موت کی نسبت لاہور میں ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کی رات تک بڑا چرچا رہا کہ مرزا کی پیشین گوئی کے اختتام کا وقت آج رات کو ختم ہو رہا ہے۔ جا بجا بڑے بڑے مجمعے اور طرف دار پارٹیوں کے لوگ مختلف قسم کے خیالات کا اظہار کرتے رہے۔ ایسے ہی اُمید کی جاتی ہے کہ پنجاب کے تمام مقامات میں بھی یہی کیفیت ہوگی۔ ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کی صبح کو مسٹر عبد اللہ آتھم کی پارٹی ہشاش بشاش اور مرزا صاحب کی پارٹی مغموم اور پریشان حالت میں تھی۔''(۱)

مرزا صاحب کا منجھلا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

''بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود نے مجھ سے اور میاں حامد علی سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے فرمائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورت کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو۔ (مجھے وظیفہ کی تعداد بھی یاد نہیں رہی) میاں عبد اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورت یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورت تھی۔ جیسے ''**الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل الخ**'' اور ہم نے یہ وظیفہ قریباً ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کے پاس لے گئے، کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے اور فرمایا کہ کسی غیر آباد کنوئیں میں ڈالے جائیں اور فرمایا کہ جب دانے کنوئیں میں پھینک دوں تو ہم سب کو

(۱) اخبار وفادار، مورخہ ۸ ستمبر ۱۸۹۴ء

سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہیے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنوئیں میں ان دانوں کو پھینک دیا اور پھر جلدی منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔‘‘ (۱)

مگر یہ سب پاپڑ بیلنے کے باوجود آتھم نہ مرا۔

محمدی بیگم سے نکاح کے بارے میں پیشین گوئی جو نہ ہو سکا

مرزا قادیانی کے ماموں زاد بھائی مرزا احمد بیگ اور چچا زاد بہن عمر النساء کی بڑی بیٹی کا نام محمدی بیگم تھا۔ اس لڑکی کا والد اپنے کسی ضروری کام کے لیے مرزا صاحب کے پاس آیا۔ پہلے تو مرزا صاحب نے شخص مذکورہ کو حیلوں بہانوں سے ٹالنے کی کوشش کی ۔مگر جب وہ کسی طرح بھی نہ ٹلا اور اس کا اصرار بڑھا تو مرزا نے الہام کے نام پر ایک عدد پیشین گوئی کرتے ہوئے کہا:

’’خدا تعالیٰ نے اپنے الہام پاک سے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ اگر آپ اپنی دختر کلاں (محمدی بیگم) کا رشتہ میرے ساتھ منظور کریں تو وہ تمام نحوستیں آپ کی اس رشتہ کی برکت سے دور کر دے گا۔‘‘ (۲)

مرزا نے ایک اور جگہ کہا:

’’اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لیے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا۔ اور یہ نکاح تمہارے لیے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰

---

(۱) مرزا بشیر احمد قادیانی، سیرت المہدی، حصہ اول: ۱۵۹، روایت نمبر ۱۶۰

(۲) غلام احمد قادیانی، آئینہ کمالات اسلام: ۲۷۹، مندرجہ روحانی خزائن، ۵: ۲۷۹

فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں۔‘‘(۱)

مرزا صاحب نے مزید کہا:

’’پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لیے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا۔‘‘(۲)

مرزا صاحب نے اسے تقدیر مبرم قرار دیتے ہوئے کہا:

اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے متعلق الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے: **لا تبدیل لکلمات اللہ** یعنی میری یہ بات نہیں ٹلے گی پس اگر ٹل جاوے تو خدا کا کلام باطل ہوتا ہے۔‘‘(۳)

مرزا صاحب نے اپنی پیشین گوئی کی مزید توثیق کرتے ہوئے کہا:

’’اگر معیاد گزر جائے اور سچائی ظاہر نہ ہو تو میرے گلے میں رسی اور پاؤں میں زنجیر ڈالنا اور مجھے ایسی سزا دینا کہ تمام دُنیا میں کسی کو نہ دی گئی ہو۔‘‘(۴)

قصہ مختصر یہ کہ مرزا صاحب محمدی بیگم کے ساتھ شادی کرنا چاہتے تھے۔ وہ مراد بر نہ آئی اور اس سلسلہ میں انہوں نے ہر جائز و ناجائز حربہ اختیار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی

(۱) غلام احمد قادیانی، آئینہ کمالات اسلام: ۲۸۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۵: ۲۸۶

(۲) غلام احمد قادیانی، آئینہ کمالات اسلام: ۲۸۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۵: ۲۸۶

(۳) اشتہار ۶ اکتوبر ۱۸۹۴ء مندرجہ تبلیغ رسالت، ۳: ۱۱۵

(۴) غلام احمد قادیانی، آئینہ کمالاتِ اسلام: ۵۷۳

تا کہ ایک پنتھ دو کاج ہو جائیں یعنی ایک ان کی پیشین گوئی بھی سچی ثابت ہو جائے اور دوسرے جنسی ہوس کی تسکین کا سامان بھی ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے محمدی بیگم کے بھائی کو ملازمت کا لالچ دیا۔ باپ کو رشوت کی پیشکش کی اور محمدی بیگم کے نام زمین لگانے کا بھی وعدہ کیا۔ اس کے علاوہ اس رشتہ کے لیے اور بھی پیشین گوئیاں کیں، دھمکیاں دیں، عذاب کی وعیدیں سنائیں مگر کسی طرح بھی مرزا صاحب اپنے اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ان کی ساری حسرتیں خاک میں مل گئیں اور محمدی بیگم کا نکاح مرزا کی بجائے سلطان محمد نامی ایک شخص سے ہو گیا۔ مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ اے خداوند! اگر یہ پیشین گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر، چنانچہ اس وقت جو موجود تھے ان سب نے دیکھا کہ ایسا ہی ہوا۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا صاحب نامرادی کی حالت میں ذلت کے ساتھ ہیضہ کی بیماری میں مر گئے۔ محمدی بیگم کے نکاح کے بارے میں پیشین گوئی کی تفصیلات تو بہت زیادہ ہیں مگر ہم اس سلسلے میں صرف چند اہم اُمور پیش کرتے ہیں۔

مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے والد کو موت کی دھمکی دی

مرزا صاحب نے لڑکی کے باپ سے کہا:

”لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہو گا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا“۔(۱)

”اگر کسی اور شخص سے لڑکی کا نکاح ہو گا تو اس لڑکی کے لیے یہ نکاح مبارک نہ ہو گا اور نہ تمہارے لیے۔ ایسی صورت میں تم پر مصائب نازل ہوں گے، جن کا

(۱) غلام احمد قادیانی، آئینہ کمالات اسلام: ۲۸۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۵: ۲۸۶

نتیجہ موت ہوگا۔ پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مر جاؤ گے بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور ایسے ہی اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ یہ حکم اللہ ہے، پس جو کرنا ہے کر لو، میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے۔ پس وہ (محمدی بیگم کا باپ) تیوری چڑھا کر چلا گیا۔'' (۱)

محمدی بیگم سے شادی نہ ہونے کی صورت میں بہو کو طلاق دلانے کی دھمکی

مرزا صاحب نے اپنے بیٹے فضل احمد کی ساس (جو کہ محمدی بیگم کی پھوپھی تھی) کو خط لکھا:

''مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک محمدی (مرزا احمد بیگ کی لڑکی) کا نکاح (کسی اور سے) ہونے والا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے رشتے ناتے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا اس لیے از راہِ نصیحت لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ اور جس طرح تم سمجھا سکتی ہو اس کو سمجھا دو اور اگر ایسا نہ ہوگا تو آج میں نے مولوی نور الدین اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد (اپنی بیوی یعنی تمہاری بیٹی) عزت بی بی کے لیے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے سے گریز کرے یا عذر کرے اس کو عاق کیا جاوے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جاوے اور ایک پیسہ اس کو وراثت کا نہ ملے۔ سو امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آ جائے گا۔ جس کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی کا نکاح غیر کے ساتھ کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا، عزت بی بی کو تین طلاق ہیں سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی بیگم کا

(۱) غلام احمد قادیانی، آئینۂ کمالات اسلام: ۵۷۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۵: ۵۷۲، ۵۷۳

کسی دوسرے سے نکاح ہو گا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم کہ بجز قبول کرنے کی کوئی راہ نہیں اور اگر فضل احمد نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دوں گا اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔‘‘(۱)

’’کیا میں چوڑا یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی؟‘‘

’’مرزا نے اپنے بیٹے فضل احمد کے سسر مرزا علی شیر بیگ (محمدی بیگم کے پھوپھا) کو لکھا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے...... کیا میں چوڑا یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی ...... لہٰذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ وہ باز آ جائے۔‘‘(۲)

مرزا علی شیر بیگ نے اس خط کے جواب میں لکھا:

’’ہاں مسلمان ضرور ہوں مگر آپ کی خودساختہ؛ نبوت کا قائل نہیں ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے سلف صالحین کے طریقے پر ہی رکھے اور اس پر ہی میرا خاتمہ بالخیر کرے ...... اور احمد بیگ کے متعلق میں کر ہی کیا سکتا ہوں نہ آپ فضول ایمان گنواتے اور الہام بازی کرتے اور نہ مرنے کی دھمکیاں دیتے اور نہ وہ کنارہ کش ہوتا ...... اور میری بیوی کا کیا حق ہے کہ وہ اپنی بیٹی (کو مطلقہ ہونے سے بچانے) کے لیے بھائی کی لڑکی کو ایک دائم المریض آدمی

(۱) منقول از نوشتۂ غیب: ۱۲۸۔ ۱۲۹، مولفہ خالد وزیر آبادی
(۲) منقول از کلمۂ فضل رحمانی بجواب اوہام غلام احمد قادیانی، مؤلفہ قاضی فضل احمد گورداسپوری: ۱۲۵۔ ۱۲۷

کو جو مراق سے خدائی تک پہنچ چکا ہو، دینے کے لیے کس طرح لڑے۔‘‘(۱)

محمدی بیگم کے نکاح کی خبر

محمدی بیگم کے بارے میں مرزا صاحب کی الہام بازیاں جاری رہیں اور وہ اس سے نکاح کے بارے میں اپنے جھوٹے الہاموں کا سہارا بھی لیتے رہے مگر جب محمدی بیگم کا نکاح ہو گیا تو ان پر نہ تو کوئی الہام اترا اور نہ انہیں اس کا علم ہی ہو سکا بلکہ دوسروں سے تصدیق کرتے پھرتے تھے، چنانچہ مرزا نے رستم علی نامی شخص کو خط لکھا:

> ’’میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کی نسبت جو آپ نے خبر دی تھی۔ بیس روز سے نکاح ہو گیا ہے۔ قادیان میں اس خبر کی کچھ اصلیت معلوم نہیں ہوتی یعنی نکاح ہو جانا کوئی شخص بیان نہیں کرتا لہٰذا مکلّف ہوں کہ دوبارہ اس امر کی نسبت اچھی طرح تحقیقات کر کے تحریر فرما دیں کہ نکاح اب تک ہوا ہے یا نہیں۔‘‘(۲)

محمدی بیگم سے شادی کرنے کے لیے مرزا صاحب منت ترلے سمیت ہر حربہ اختیار کرتے رہے مگر قدرت خدا کی کہ اس کی شادی دوسرے شخص سے ہو گئی بعد میں مرزا صاحب نے ایک اور پیشین گوئی کرتے ہوئے کہا کہ دوسرا الہام مجھ پر ہوا ہے کہ محمدی بیگم کا خاوند مر جائے گا اور وہ بیوہ ہو کر بالآخر تمہارے نکاح میں آئے گی۔ اس طرح تیئیس (۲۳) سال انتظار کیا مگر بے سود گیا اور مرزا صاحب نامراد ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔

محمدی بیگم کے نکاح سے ناکامی کے بعد مرزا صاحب کا ردّ عمل

جب محمدی بیگم کا نکاح لاکھ جتن کرنے کے باوجود مرزا صاحب سے نہ ہو سکا تو انہوں نے انتقامی کارروائی کے طور پر جو کچھ کیا اس کی تفصیل اس طرح ہے، مرزا صاحب

(۱) نوشتہ غیب: ۱۲۶۔ ۱۲۸، مولفہ خالد وزیر آبادی

(۲) مکتوبات احمدیہ، ۵:۱۴۲۔ ۱۴۳، نمبر ۳، مجموعہ مکتوبات مرزا

کہتے ہیں:

’’اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدی خط لکھے تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا اور تمہارا کوئی حق نہیں رہے گا مگر انہوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا اور بالکل مجھ سے بیزاری ظاہر کی۔ اگر ان کی طرف سے ایک تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا لیکن انہوں نے (یعنی میرے بیٹے اور بیوی نے) دینی مخالفت کر کے دینی مقابلہ سے آزار دے کر مجھے بہت ستایا اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا کہ بیان نہیں کر سکتا اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لیے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کیا بلکہ اس شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا اور اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہو گا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ کی لڑکی (محمدی بیگم کی بھانجی) ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہو گا اور ائندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی، قرابت اور ہمدردی دور ہو جائے گی اور کسی نیکی، رنج و راحت، ماتم اور شادی میں ان سے شرکت نہیں رہے گی کیونکہ انہوں نے تعلق توڑ دیئے اور توڑنے پر راضی رہے سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام ہے۔‘‘(۱)

چنانچہ مرزا صاحب نے اپنے دونوں بیٹوں سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو اپنی جائیداد سے عاق کر دیا اور فضل احمد کی بیوی کو طلاق بھی دلوا دی۔(۲)

---

(۱) مجموعہ اشتہارات: ۲۱۹

(۲) مرزا بشیر احمد قادیانی، سیرت المہدی، ۱: ۲۲، روایت نمبر ۳۷

مرزا صاحب نے اپنے بیٹے مرزا فضل احمد کا جنازہ بھی نہ پڑھا۔ (۱)

مرزا صاحب نے انتقاماً نہ صرف بہو کو طلاق دلوائی بلکہ اپنی بیوی کو بھی طلاق دے دی۔ (۲)

''احمد بیگ کی بڑی لڑکی ایک جگہ بیاہی جائے گی اور خدا اس کو پھر تیری طرف واپس لائے گا۔ یعنی آخر وہ تیرے نکاح میں آئے گی اور خدا سب روکیں درمیان سے اٹھا دے گا۔'' (۳)

''خدا تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں (محمدی بیگم) انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن آخر کار ایسا ہی ہو گا اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری (مرزا صاحب) طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔'' (۴)

مگر خدا کی قدرت کہ اتنی تگ و دو کے بعد بھی مایوسی، نامرادی اور ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔

مرزا صاحب نے محمدی بیگم سے شادی کے بارے میں سب سے پہلی پیشین گوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ایک اشتہار کے ذریعے کی جب کوئی امید کی صورت نظر نہ آئی تو ۲ اکتوبر ۱۸۹۴ء میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

(۱) اخبار الفضل، قادیان، ۲۹: ۱۴۷، نمبر: ۹۸، ۲۲ اپریل و ۲ مئی ۱۹۴۱ء

(۲) مرزا بشیر احمد قادیانی، سیرت المہدی، ۱: ۲۶، روایت نمبر ۴۱

(۳) ۱۔ مجموعہ اشتہارات، ۲: ۴۱

۲۔ تبلیغ رسالت، ۳: ۱۳، اشتہار، ۲ ستمبر ۱۸۹۴ء

(۴) غلام احمد قادیانی، ازالہ اوہام: ۳۹۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۳: ۳۰۵

’’احمد بیگ کی دُختر کلاں (محمدی بیگم) کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا، یہ پیشین گوئیاں، تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو ...... اور اگر اے خداوند یہ پیشین گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔‘‘(۱)

مرزا صاحب نے محمدی بیگم سے نکاح کے بارے میں پیشین گوئی کو اپنی سچائی اور جھوٹ کا معیار قرار دیتے ہوئے کہا:

’’بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔‘‘(۲)

’’میں اس پیشین گوئی کو اپنے صدق اور کذب کے لیے معیار قرار دیتا ہوں اور یہ خدا سے خبر پانے کے بعد کہہ رہا ہوں۔‘‘(۳)

چھٹی پیشین گوئی ...... دُشمن کی بجائے خود مرزا صاحب ہلاک ہو گئے

مرزا صاحب نے ۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کر کے کہا:

’’اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں۔ جیسا کہ آپ ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔‘‘(۴)

---

(۱) مجموعہ اشتہارات، ۲: ۱۱۶، مطبوعہ ربوہ، ۱۹۷۲ء

(۲) ۱۔ اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی، مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸، مندرجہ تبلیغ رسالت، ۱: ۱۱۸، مولفہ میر قاسم علی قادیانی

۲۔ غلام احمد قادیانی، آئینہ کمالات اسلام: ۲۸۸، مندرجہ روحانی خزائن، ۵: ۲۸۸

(۳) انجام آتھم: ۲۲۳

(۴) تبلیغ رسالت، ۱: ۱۲۰، مولفہ میر قاسم علی قادیانی

اس پیشین گوئی کے بعد مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کی زندگی میں ہی ہیضہ کی بیماری کی وجہ سے وفات پائی۔ بقول مرزا ثابت ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب صادق اور سچے تھے جبکہ مرزا صاحب نبوت پر خدا کی طرف سے مامور نہیں تھے بلکہ ان کی موت ایک مفسد اور کذاب کی موت تھی اور خدائی پکڑ تھی۔

ساتویں پیشین گوئی ...... مکہ و مدینہ کی بجائے لاہور میں وفات

مرزا نے کہا:

’’ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔‘‘(۱)

تاریخ شاہد ہے کہ مرزا کو مکہ و مدینہ کا عکس دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا۔ وہاں مرنا تو دور کی بات ہے، ان کی موت تو لاہور میں ہیضہ کے باعث بیت الخلا میں واقع ہوئی۔

www.MinhajBooks.com

(۱) میگزین، ۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء

باب ہفتم

انگریز کی محبت و اِطاعت میں ممانعتِ جہاد کی ترغیب

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

انگریز کا خود کاشتہ پودا

اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔ اس کو پروان چڑھانے میں انگریزوں کا سب سے بڑا مقصد مسلمانوں کے اندر سے روحِ محمد ﷺ نکالنا اور ان میں شعلہ جوالہ کی طرح گرم جذبہ جہاد کو سرد کرنا تھا۔ کیونکہ برصغیر پر انگریزوں کے مکمل تسلط کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ قومِ رسول ہاشمی ﷺ کے اس جذبہ جہاد نے کھڑی کی تھی۔ اس وجہ سے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریز کی نظر میں سب سے بڑے باغی، غدار اور خطرناک لوگ علمائے کرام اور مشائخ عظام ہی تھے جو تحریک آزادی کے سرپرست اور طاغوتی عسکریت پسندوں کے خلاف مصروف عمل عوام کے لیے ایک زبردست محرک تھے، اس لیے انگریز کا سب سے زیادہ عتاب بھی اسی طبقے پر نازل ہوا، چنانچہ باقاعدہ منصوبہ بندی اور سوچی سمجھی سکیم کے تحت مسلمانوں کے اندر ایک ایسے شخص کو کھڑا کرنے کا پروگرام بنایا گیا جو دین کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کرے اور تاویلات کا سہارا لیتے ہوئے بالآخر دین کے بنیادی رکن جہاد کو حرام قرار دے دے۔ اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے لیے مذہبی رہنماؤں، سیاستدانوں، دانشوروں اور ارکان پارلیمان پر مشتمل ایک اعلیٰ سطحی وفد ہندوستان بھیجا گیا، اس وفد نے ہندوستان کے معاشی و معاشرتی اور سماجی حالات کا معروضی جائزہ لینے اور یہاں کے مسلم عوام کی نفسیات پر گہرے غور و خوض کے بعد ایک رپورٹ تیار کر کے حکومت برطانیہ کو پیش کی۔ یہ رپورٹ بعد میں ''ہندوستان میں برطانوی ایمپائر کی آمد'' (The Arrival of British Empire in India) کے نام سے شائع ہوئی۔ اس رپورٹ کا متعلقہ اقتباس مع اردو ترجمہ پیش خدمت ہے:

Report of Missionary Fathers

"Majority of the population of the country blindly follow their "Peers", their spiritual leaders. If at this stage, we succeed in finding out some who would be ready to declare himself a "Zill-e-Nabi" (Apostolic Prophet) then the large number of people shall rally round him. But for their purpose, it is very difficult to persuade some one from the Muslim masses. If this problem is solved, the prophethood of such a person can flourish under the patronage of the government. We have already overpowered the native government mainly pursuing a policy of seeking help from the traitors that.That was a different stage, for at that time, the traitors were from the military point of view. But now when we have sway over every nook of the country and there is peace and order every where we ought to undertake measure which might create internal unrest among the country."[1]

مسیحی مبلغین کی رپورٹ

’’ملک ہندوستان کی آبادی کی اکثریت اندھا دھند اپنے پیروں یعنی روحانی رہنماؤں کی پیروی کرتی ہے اگر اس مرحلہ میں ہم ایک ایسا آدمی تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو اس بات کے لیے تیار ہو کہ اپنے ظلی نبی (نبی کے حواری) ہونے کا اعلان کر دے تو لوگوں کی بڑی تعداد اس کے گرد جمع ہو جائے گی لیکن اس مقصد کے لیے مسلمان عوام سے کسی شخص کو ترغیب دینا بہت مشکل ہے اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو ایسے شخص کی نبوت کو سرکاری سرپرستی میں پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ ہم نے پہلے بھی غداروں کی مدد حاصل کر کے ہندوستانی حکومتوں کو محکوم بنایا لیکن وہ مختلف مرحلہ تھا اس وقت فوجی نقطہ نظر سے غداروں

(1) Extract from the printed report, India Office Library, London.

کی ضرورت تھی لیکن اب جبکہ ہم نے ملک کے کونے کونے پر اقتدار جما لیا ہے اور ہر طرف امن و امان اور نظم وضبط کا دور دورہ ہے ہمیں ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن سے ملک میں داخلی بے چینی پیدا ہو سکے۔‘‘(۱)

رپورٹ میں پیش کردہ یہی وہ تجویز تھی جس کے تحت مسلمانوں میں کسی ایسے فرد کی تلاش شروع ہوئی جو سازشی سرغنہ بننے پر آمادہ ہو اور ظلی نبوت کا دعویٰ کرے پھر اپنی خودساختہ نبوت کی آڑ میں جہاد کو حرام قرار دے، یہ تلاش بالآخر اپنے اختتام کو پہنچی اور نگاہ انتخاب مرزا غلام احمد قادیانی پر آ ٹھہری جس کے انتخاب کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہا ان کا خاندان نسلی طور پر انگریزوں کا وفادار اور ہندوستان کا غدار رہا تھا جس کی شہادت پنجاب کے فنانشل کمشنر نے مرزا قادیانی کے باپ کے مرنے پر مرزا صاحب کے بڑے بھائی غلام قادر کے نام ایک تعزیتی خط میں اس طرح دی:

’’مرزا غلام مرتضیٰ سرکار انگریز کا اچھا خیرخواہ اور وفادار رئیس تھا آپ کے خاندان کی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم آپ کی بھی اسی طرح عزت کریں گے جس طرح تمہارے وفادار باپ کی کی جاتی تھی، ہم کو اچھے موقع کے نکلنے پر تمہارے خاندان کی بہتری اور پابجائی کا خیال رہے گا۔‘‘(۲)

اس بات کو بعد میں مرزا قادیانی نے خود بھی تسلیم کر لیا کہ وہ واقعی انگریز ہی کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا تھا۔

مرزا صاحب کے خاندان کی انگریز حکومت کے لیے خدمات

مرزا صاحب کے والد غلام مرتضیٰ اپنے بھائیوں کے ساتھ سکھوں سے مل کر مجاہدین کے خلاف برسر پیکار رہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں اس خاندان نے انگریز

(۱) انڈیا آفس لائبریری سے حاصل کردہ رپورٹ سے اقتباس
(۲) المرقوم، ۲۹ جنوری ۱۸۷۶، کتاب البریہ: ۷

کا حق نمک ادا کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی جس کا اعتراف خود مرزا صاحب نے اس اشتہار میں کیا ہے:

''میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ کا پکا خیرخواہ ہے، میرا والد غلام مرتضٰی گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار خیرخواہ آدمی تھا جن کو دربارِ گورنری میں کرسی ملی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن کے تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکارِ انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکارِ انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔ ان خدمات کی وجہ سے چٹھیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں گم ہو گئیں مگر تین چٹھیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کے گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔''(۱)

یہ خاندانی اطاعت مرزا غلام احمد کی گھٹی میں شامل تھی اور اس نے اپنی جان نثاریوں اور وفا شعاریوں کا تذکرہ جا بجا اپنی کتابوں میں کیا ہے۔ اس سے یہ بات اظہر من الشّمس ہے یہ مرزا صاحب کی اطاعت شعاری کا منطقی نتیجہ انگریزی کی سماجی اور معاشرتی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے دعویٰ نبوت اور تنسیخ جہاد کی صورت میں برآمد ہوا۔

مرزا صاحب کا اعترافِ حقیقت

۱۔ ''سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ

(۱) اشتہار واجب الاظہار منسلک کتاب البریہ: ۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۳: ۴۔ ۶

سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں، اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم و احتیاط اور تحقیق وتوجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری و اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت و مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا۔‘‘(۱)

۲۔ ’’میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں اول درجے کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں خیر خواہی میں اول درجے میں بنا دیا ہے:

اول: والد مرحوم کے اثر نے

دوم: گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے

سوم: خدا تعالیٰ کے الہام نے۔‘‘(۲)

۳۔ ’’مجھے حق ہے کہ میں دعویٰ کروں کہ انگریزوں کی خدمت میں منفرد ہوں۔ مجھے حق ہے کہ میں کہوں کہ انگریزوں کی تائیدات میں یکتا ہوں۔ مجھے حق ہے کہ میں کہوں کہ اس حکومت کے لیے تعویذ اور ایسا قلعہ ہوں جو اس کو آفات اور مصائب سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس حقیقتاً اس حکومت کے پاس میرا کوئی ہمسر اور نصرت اور تائید میں میرا کوئی مثیل نہیں۔‘‘(۳)

www.MinhajBooks.com

(۱) مجموعہ اشتہارات، ۳: ۲۱، مرزا قادیانی
(۲) غلام احمد قادیانی، تریاق القلوب: ۳۰۹۔ ۳۱۰
(۳) غلام احمد قادیانی، رسالہ نور الحق: ۳۴

انگریزی حکومت کی حمایت اور جہاد کی مخالفت میں مرزا صاحب کا زورِ قلم

انگریزی سرکار کی اطاعت و ہمدردی اور ممانعتِ جہاد کے باب میں مرزا صاحب نے جو کتابیں سپردِ قلم کیں ان کے بارے میں وہ رقم طراز ہیں:

’’پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا، تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد و تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا رہا ہوں۔ اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت و ہمدردی کے لیے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت موثر تقریریں لکھیں اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لیے ہزاروں روپے خرچ کیے اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم ومصر اور بغداد و افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہو گا۔ کیا اس قدر بڑی کارروائی اور اس قدر دور دراز مدت تک ایسے انسان سے ممکن ہے جو دل میں بغاوت کا ارادہ رکھتا ہو؟ پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد و حفظ امن اور جہادی خیالات کے روکنے کے لیے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام لیا کیا اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں کوئی نظیر ہے؟ اگر میں نے یہ اشاعت گورنمنٹ انگریزی کی سچی خیر خواہی سے نہیں کی تو مجھے ایسی کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم وغیرہ بلاد اسلامیہ میں شائع کرنے سے کس انعام کی توقع تھی؟ یہ سلسلہ ایک دو دن کا نہیں بلکہ برابر سترہ برس کا ہے اور اپنی کتابوں اور رسالوں کے جن مقامات میں، میں نے یہ تحریریں لکھی ہیں ان کتابوں کے نام مع ان کے نمبر صفحوں کے یہ ہیں جن میں سرکار انگریزی کی خیر خواہی اور اطاعت کا ذکر ہے:

نمبر	کتاب	تاریخ طبع	نمبر صفحہ
۱	براہین احمدیہ، حصہ سوم	۱۸۸۲ء	الف سے ب تک (شروع کتاب)
۲	براہین احمدیہ، حصہ چہارم	۱۸۸۴ء	الف تا د تک ایضاً
۳	آریہ دھرم (نوٹس) دوبارہ توسیع دفعہ ۲۹۸	۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء	۵۷ سے ٦۴ تک آخر کتاب
۴	التماس شامل آریہ دھرم ایضاً	۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء	۱ سے ۴ تک آخر کتاب
۵	درخواست شامل آریہ دھرم ایضاً	۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء	٦۹ سے ۷۲ تک آخر کتاب
٦	خط دوبارہ توسیع دفعہ ۲۹۸	۲۱ اکتوبر ۱۸۹۵ء	۱ سے ۸ تک
۷	آئینہ کمالات اسلام	فروری ۱۸۹۳ء	۱۷ سے ۲۰ تک اور ۵۱۱ سے ۵۲۸ تک
۸	نورالحق حصہ اول (اعلان)	۱۳۱۱ھ	۲۳ سے ۵۴ تک
۹	شہادۃ القرآن (گورنمنٹ کی توجہ کے لائق)	۲۲ ستمبر ۱۸۹۳ء	الف سے ع تک آخر کتاب
۱۰	نورالحق حصہ دوم	۱۳۱۱ھ	۴۹ سے ۵۰ تک
۱۱	سرالخلافہ	۱۳۱۲ھ	۷۱ سے ۷۳ تک
۱۲	اتمام الحجہ	۱۳۱۱ھ	۲۵ سے ۲۷ تک
۱۳	حمامۃ البشریٰ	۱۳۱۱ھ	۳۹ سے ۴۲ تک

۱۴	تحفہ قیصریہ	۲۵ مئی ۱۸۹۷ء	تمام کتاب
۱۵	ست بچپن	نومبر ۱۸۹۵ء	۱۵۳ سے ۱۵۴ تک اور ٹائٹل پیج
۱۶	انجام آتھم	جنوری ۱۸۹۷ء	۲۸۳ سے ۲۸۴ تک آخر کتاب
۱۷	سراج منیر	مئی ۱۸۹۷ء	۷۴
۱۸	تکمیل تبلیغ معہ شرائط بیعت	۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء	صفحہ ۴ حاشیہ اور صفحہ ۶ شرط چہارم
۱۹	اشتہار قابل توجہ گورنمنٹ اور عام اطلاع کے لیے	۲۷ فروری ۱۸۹۵ء	تمام اشتہار یکطرفہ
۲۰	اشتہار در بارہ سفیر سلطان روم	۲۴ مئی ۱۸۹۷ء	۱ سے ۳ تک
۲۱	اشتہار جلسہ احباب برجشن جوبلی بمقام قادیان	۲۳۔۶۔۱۸۹۷	۱ تا ۴
۲۲	اشتہار جلسہ شکریہ جشن جوبلی حضرت قیصرہ دام ظلہا	۷ جون ۱۸۹۷ء	تمام اشتہار یک ورق
۲۳	اشتہار متعلق بزرگ	۲۵ جون ۱۸۹۷ء	صفحہ ۱۰
۲۴	اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ معہ ترجمہ انگریزی	۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء	تمام اشتہار ۱ سے ۷ تک(۱)

(۱) غلام احمد قادیانی، کتاب البریہ: ۷۔ ۹، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۳: ۷۔ ۹

پچاس الماریاں

مرزا صاحب اپنے عقیدے کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۔ ’’میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل و کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل و روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔‘‘(۱)

۲۔ ’’اور چونکہ میری زندگی فقیرانہ اور درویشانہ طور پر ہے اس لیے میں ایسے درویشانہ طرز سے گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی اور امداد میں مشغول رہا ہوں قریبا انیس برس سے ایسی کتابوں کے شائع کرنے میں میں نے اپنا وقت بسر کیا ہے جن میں یہ ذکر ہے کہ مسلمانوں کو سچے دل سے اس گورنمنٹ کی خدمت کرنی چاہیئے اور اپنی فرمانبرداری اور وفاداری کو دوسری قوموں سے بڑھ کر دکھلانا چاہیئے اور میں نے اس غرض بعض کتابیں عربی زبان میں لکھیں اور بعض فارسی زبان میں اور ان کو دور دور ملکوں تک شائع کیا اور ان سب میں مسلمانوں کو بار بار تاکید کی اور معقول وجوہ سے ان کو اس طرف جھکایا کہ وہ گورنمنٹ کی اطاعت بہ دل وجان اختیار کریں اور یہ کتابیں عرب اور بلاد شام اور کابل اور بخارا میں پہنچائی گئیں۔‘‘(۲)

www.MinhajBooks.com

---

(۱) غلام احمد قادیانی، تریاق القلوب: ۲۷، ۲۸، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۵: ۱۵۵، ۱۵۶

(۲) غلام احمد قادیانی، کشف الغطاء: ۳، ۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۴: ۱۸۵

ملکہ برطانیہ کی خوشامد اور چاپلوسی میں مرزا صاحب کی گوہر فشانی

مرزا صاحب نے انگریز بہادر کی قصیدہ گوئی میں کس طرح زمین و آسمان کے قلابے ایک کر دیئے اس کی مثال درج ذیل تحریر میں دیکھی جا سکتی ہے:

’’میں اس (اللہ تعالیٰ) کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی، جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت و وعظ کا ادا کر رہا ہوں اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے اختتام پذیر ہو سکتے اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔ اب میں حضورِ ملکہ معظّمہ میں زیادہ مصدع اوقات ہونا نہیں چاہتا اور اس دعا پر عریضہ ختم کرتا ہوں کہ

اے قادر و کریم اپنے فضل و کریم سے ہماری ملکہ معظّمہ کو خوش رکھ جیسا کہ ہم اس کے سایہ عاطفت کے نیچے خوش ہیں اور اس سے نیکی کر جیسا کہ ہم اس کی نیکیوں و احسانوں کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان معروضات پر کریمانہ توجہ کرنے کے لیے اس کے دل میں آپ الہام کر کہ ہر ایک قدرت و طاقت تجھی کو ہے۔

آمین ثم آمین
الملتمس

خاکسار: مرزا غلام احمد از قادیان‘‘(۱)

خوشامد اور چاپلوسی کا ایک نادر نمونہ ہے جو انہوں نے ستارہ قیصریہ کے نام سے ملکہ وکٹوریہ کو تحریر کیا تھا، اسے پڑھئے اور موصوف کی موقع شناسی بلکہ موقع پرستی کی داد دیجئے۔ مرزا صاحب کو امتناع جہاد کی ضرورت کیوں پیش آئی اس کا جواب ہمیں وائسرائے

(۱) غلام احمد قادیانی، تحفہ قیصریہ: ۳۱، ۳۲، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۲: ۲۸۳، ۲۸۴

ہند لارڈ ریڈنگ کے نام قادیانی جماعت کے ترجمان اخبار ''الفضل، قادیان'' کے درج ذیل بیان سے مل جاتا ہے:

''جس وقت آپ (مرزا غلام احمد) نے دعویٰ کیا اس وقت تمام عالمِ اسلام جہاد کے خیالات سے گونج رہا تھا اور عالم اسلامی کی ایسی حالت تھی وہ پٹرول کے پیپے کی طرح بھڑکنے کے لیے صرف ایک دیا سلائی کا محتاج تھا مگر بانی سلسلہ نے اس خیال کی تقویت اور خلاف اسلام اور خلاف امن ہونے کے خلاف اس قدر زور سے تحریک شروع کی کہ ابھی چند سال نہیں گزرے تھے کہ گورنمنٹ کو اپنے دل میں اقرار کرنا پڑا کہ وہ سلسلہ جسے وہ امن کے لیے خطرہ کا موجب خیال کررہی تھی اس کے لیے غیر معمولی اعانت کا موجب تھا۔''(۱)

حکومتِ برطانیہ کی اطاعت مرزا صاحب کے مذہب کا ایک حصہ

۱۔ ''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں، ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔''(۲)

اسلام کا احیاء انگریزی سلطنت کی بدولت

''اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے ہی پیدا ہوئی ہے۔''(۳)

(۱) اخبار الفضل، قادیان، مورخہ ۴ جولائی ۱۹۲۱ء

(۲) غلام احمد قادیانی، شہادۃ القرآن: ۸۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۶: ۳۸۰

(۳) غلام احمد قادیانی، تریاق القلوب: ۲۸

انگریزی سلطنت رحمت اور برکت ہے

۱۔ ’’خدا کا شکر ہے کہ اس نے ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیرسایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام چلا رہا ہوں جو کسی اسلامی گورنمنٹ میں نہیں چلایا جا سکتا۔‘‘(۱)

۲۔ ’’سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کیے جانے سے بچے ہوئے ہو، ذرا کسی اور سلطنت کے زیرسایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سو انگریزی سلطنت تمہارے لیے ایک رحمت ہے، تمہارے لیے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے پس تم دل و جان سے سپر کی قدر کرو۔‘‘(۲)

وہ سکون نہ مکہ میں نہ مدینہ میں جو انگریز کے سایہ میں

مرزا صاحب نے انگریزی حکومت کے گن گاتے ہوئے اپنے قلبی جذبات کا یوں اظہار کیا:

’’میں بیس برس تک یہی تعلیمِ اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں کو بھی یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے میں تعلیم کروں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے، یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل رہا ہے نہ یہ امن مکہ مکرمہ میں مل سکتا ہے، نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت میں۔‘‘(۳)

(۱) غلام احمد قادیانی، تحفہ قیصریہ: ۲۷
(۲) مجموعہ اشتہارات، ۳: ۵۸۴
(۳) غلام احمد قادیانی، تریاق القلوب: ۲۸، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۵: ۱۵۶

حکومتِ برطانیہ کے احسانات کا پرچار

۱۔ ’’میں روح کے جوش سے اس بات میں مصروف ہوں کہ اس گورنمنٹ کے فوائد اور احسانات کو تمام لوگوں پر ظاہر کر دوں اور اس حکومت کی فرضیت کو دلوں میں جما دوں۔‘‘(۱)

۲۔ ’’میں اپنے کام کو نہ مکہ میں نہ مدینہ میں نہ روم و شام میں نہ ایران و کابل میں چلا سکتا ہوں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کی میں دعا کرتا ہوں۔‘‘(۲)

۳۔ ’’برٹش گورنمنٹ فضل ایزدی اور سایہ رحمت ہے اس کی ہستی احمدیت کی ہستی ہے۔‘‘(۳)

حکومت برطانیہ کے لیے قادیانیوں کے جذبات

۱۔ ’’اب غور کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس (برطانوی تلوار) کی فتح سے کیوں خوشی نہ ہو؟ عراق و عرب ہو کہ شام و فلسطین (یعنی اسلامی مملکتیں) ہر جگہ اپنی (یعنی برطانیہ کی) تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔‘‘(۴)

۲۔ ’’برٹش گورنمنٹ کی خاطر جنگ نہ صرف مذہبی فریضہ ہے بلکہ اسلامی ممالک پر برطانیہ کا قبضہ تحریک احمدیت کے پھیلانے کا واحد ذریعہ ہے۔‘‘(۵)

(۱) تبلیغ رسالت، مولفہ میر قاسم علی قادیانی، ۷: ۱۰۔ ۱۱
(۲) تبلیغ رسالت، مولفہ میر قاسم علی قادیانی، ۲: ۶۵
(۳) الفضل، ۱۳ ستمبر ۱۹۱۴ء
(۴) الفضل، ۱۹ نومبر ۱۹۱۸ء
(۵) الفضل، ۲۷ مئی ۱۹۱۸ء

جہاد کو منسوخ قرار دینا

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریروں میں کھلم کھلا جہاد جو اسلام کا مقدس دینی فریضہ ہے کے منسوخ ہونے کا اعلان کر دیا حالانکہ اسلام کی حفاظت اور اعلائے کلمۃ اللہ کا موثر ترین ذریعہ جہاد ہے جو قرآن و حدیث سے قطعی طور پر ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ۔[1]

’’اور ان سے جنگ کرتے رہو حتیٰ کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین (یعنی زندگی اور بندگی کا نظام عملاً) اللہ ہی کے تابع ہو جائے۔‘‘

حضور نبی اکرم ﷺ نے واضح طور پر فرمایا:

لن يبرح هذا الدّين قائما يقاتل عليه عصابة من المسلمين حتى تقوم الساعة۔[2]

’’دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک جہاد کرتی رہے گی۔‘‘

جہاد کی ممانعت

مرزا صاحب نے اس قولِ سدید کی تغلیط کی کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ اس تصور کی نفی کرتے ہوئے کہتے ہیں:

’’جنت سے مراد تلوار، بندوق کی جنگ نہیں کیونکہ یہ تو سراسر نادانی ہے۔

(۱) البقرہ، ۲: ۱۹۳

(۲) مسلم، الصحيح، كتاب الإمارة، باب قوله لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق، ۳: ۱۵۲۴، رقم: ۱۹۲۲

خلاف ہدایت قرآن ہے جو دین کے پھیلانے کے لیے جنگ کی جائے، اس جگہ جنگ سے ہماری مراد زبانی مباحثات ہیں جو نرمی اور انصاف اور معقولیت کی پابندی کے ساتھ کیے جائیں ورنہ ہم ان تمام مذہبی جنگوں کے سخت مخالفت ہیں جو جہاد کے طور پر تلوار سے کیے جاتے ہیں۔‘‘(۱)

مرزا صاحب نے جہاد کو حرام قرار دیتے ہوئے بزبان شعر یوں کہا:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد(۲)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مرزا قادیانی کے ذمے جو فرائض تفویض کیے گئے تھے وہ اس نے پوری جانفشانی، وفاداری اور کمال محنت سے ادا کیے جس کی تصدیق کے لیے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں خود ان کی اپنی تحریریں اس پر شاہد ہیں۔ اب ان ناقابل تردید تحریروں کی روشنی میں جب مسلمان مرزا قادیانی کو انگریز کا نمک خوار، وفادار اور ایجنٹ قرار دیتے ہیں اور جہاد جیسے اسلامی فریضے کو حرام کہنے پر اسے زندیق و مرتد قرار

(۱) غلام احمد قادیانی، تریاق القلوب: ۲، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۵: ۱۳۰
(۲) غلام احمد قادیانی، تحفہ گولڑویہ: ۴۲، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۷: ۷۷، ۷۸

دیتے ہیں تو قادیانی حضرات کو چیں بہ جبیں نہیں ہونا چاہئے بلکہ انہیں حقیقت پسندی سے کام لے کر اپنے پیشوا کے اقبالی بیان کا سامنا کرنا چاہئے۔

مرزا صاحب کی حکومت برطانیہ کے لیے محبت و اطاعت سے ان کی جعلی نبوت کا فلسفہ بخوبی سمجھ میں آجاتا ہے۔ اسے سمجھنے کے لیے ہمیں کسی مزید تفصیل اور وضاحت کی ضرورت نہیں۔

www.MinhajBooks.com

باب ہشتم

مرزا صاحب کے ذاتی اَخلاق و کردار کے چند حیرت انگیز گوشے

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

تاریخ انبیاء کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت روشن ہو کر سامنے آتی ہے کہ یہ حضرات اپنی سیرت و کردار اور اخلاق کے لحاظ سے روشنی کا ایک مینار تھے۔ وہ اپنی قوم کے لئے جن کے درمیان وہ پیدا ہوئے ایک کامل نمونہ تقلید تھے۔ انبیاء کرام کے ذاتی اخلاق و کردار پر حرف گیری کی جسارت تو کبھی ان کے جانی دشمنوں کو بھی نہ ہوئی۔ وہ خلقت کے اعتبار سے معصوم عن الخطاء تھے، گناہ و بدی کی پرچھائیں بھی ان کے قریب سے نہ گزریں۔ اس تناظر میں مرزا صاحب کے ذاتی اخلاق و کردار کو ذرا قریب سے ان کے گریبان میں جھانک کر دیکھیں تو وہ عام اخلاقی معیار سے بھی گرا ہوا نظر آتا ہے۔ وہ مسلمانوں کے لئے تو درکنار عام انسانوں کے لئے بھی قطعی طور پر قابل رشک اور قابل تقلید قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس سیرت و کردار کے حامل شخص کو کسی اعتبار سے ایک مصلح یا مذہبی رہنما تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ گزشتہ باب میں ہم واضح کر چکے ہیں کہ مرزا صاحب انگریز کا خودکاشتہ پودا تھا جس کی آبیاری دنیوی و مادی مفادات سے ہوتی رہی۔ وہ سامراج کی پیداوار تھا جس کا مقصد وحید امت مسلمہ میں انتشار کے بیج بو کر اس کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا تھا۔ مرزا صاحب کے ذاتی اخلاق و کردار کے چند حیرت انگیز گوشے درج ذیل ہیں:

آوارہ گردی و موج مستی

’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ’’ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلے گئے۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ

دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا، پھر جب آپ نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔

’’والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام الدین ادھر ادھر پھرتا رہا۔ آخر اس نے چائے کے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا مگر مقدمہ میں رہا ہو گیا۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہماری وجہ سے ہی اسے قید سے بچا لیا ورنہ خواہ وہ خود کیسا ہی آدمی تھا، ہمارے مخالف یہی کہتے کہ ان کا ایک چچازاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔‘‘(۱)

شراب کا بکثرت استعمال

مرزا صاحب شراب کا استعمال بکثرت کرتے تھے۔ اس عادتاً مے نوشی کا جواز فراہم کرنے کے لئے مرزا صاحب اور ان کے حواریوں نے اسے بھی نعوذ باللہ شریعت قرار دے ڈالا۔ ان کا ایک معتقد ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی شراب کے استعمال کا جواز پیش کرتے ہوئے کہتا ہے:

’’آپ کو ضعف کے دورے ایسے شدید پڑتے تھے کہ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے تھے، نبض ڈوب جاتی تھی میں نے خود ایسی حالت میں آپ کو دیکھا ہے کہ نبض کا پتہ نہیں ملتا تھا تو اطباء یا ڈاکٹروں کے مشورے سے آپ نے ٹانک وائن کا استعمال اندریں حالات کیا ہوا ہو تو پس مطابق شریعت ہے، آپ تمام دن تصانیف کے کام میں لگے رہتے تھے، راتوں کو عبادت کرتے تھے، بڑھاپا بھی پڑتا تھا تو اندریں حالات اگر ٹانک وائن بطور علاج پی بھی لی ہو تو کیا قباحت لازم آ گئی۔‘‘(۲)

(۱) بشیر احمد قادیانی، سیرۃ المہدی، ۱:۲۴، رقم:۴۹

(۲) اخبار پیغام صلح، ۴ مارچ ۱۹۳۵ء

مرزا صاحب کے ایک عقیدت مند حکیم محمد حسین قریشی نے وہ تمام خطوط جمع کر کے شائع کر دیئے جو موصوف نے اس کے نام مختلف اوقات میں لکھے، ان میں سے ایک خط یہ بھی ہے جس میں مرزا نے اسے ٹانک وائن خرید کر بھیجنے کا حکم دیا۔خط کا متن یہ ہے:

''محبی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن ای پلومر کی دکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیئے اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ''

ٹانک وائن کی حقیقت

حکیم محمد علی صاحب کہتے ہیں: ٹانک وائن کی حقیقت لاہور میں ای پلومر کی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم کی گئی تو ڈاکٹر صاحب کو حسب ذیل جواب ملا:

''ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے۔''(۱)

افیون کا بطور جزو اعظم دوا میں استعمال

''حضرت مسیح موعود نے ''تریاق الٰہی'' دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جز افیون تھا اور یہ دوا افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین) کو حضور (مرزا قادیانی) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً

(۱) ۲۱ ستمبر ۱۹۳۳، سودائے مرزا :۳۹، حاشیہ حکیم محمد علی صاحب پرنسپل طیبہ کالج امرتسر

مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔‘‘(۱)

دوا کا بڑا جز افیون اور پھر اس کا نام ’’تریاق الٰہی‘‘ مرزا صاحب کی دماغی اختراع اور ایجاد ہے جس کا سہرا ان کی بے مثال حکمت کے سر ہی باندھا جا سکتا ہے۔

وہ کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے

مرزا صاحب نفسانیت اور شہوت پرستی سے کبھی کبھار حظ اٹھا لیا کرتے تھے لیکن ان کے خلیفہ تو ساری حدیں پھلانگ گئے تھے۔ اس حوالے سے ماہنامہ ’’الفضل‘‘ کی ایک رپورٹ درج ذیل ہے:

’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کر لیا تو اس میں حرج کیا ہوا پھر لکھا ہے، ہمیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر اعتراض نہیں، کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے، ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔‘‘(۲)

غیر محرم عورتوں سے اختلاط

مرزا صاحب غیر محرم عورتوں سے اختلاط اور قربت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے، قادیانی اخبار الحکم کی ایک خبر دیکھئے:

’’سوال ششم: حضرت اقدس (مرزا قادیانی) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے تھے؟

جواب: وہ نبی معصوم ہیں ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکات ہے۔‘‘(۳)

---

(۱) محمود احمد قادیانی، اخبار الفضل، جلد: ۱۷، نمبر: ۴، ۱۹ جولائی ۱۹۲۹

(۲) روزنامہ الفضل، قادیان دار لأمان مؤرخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸

(۳) قادیانی اخبار الحکم، قادیان، جلد: ۱۱، نمبر ۱۳۔۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء

متعدد غیر محرم عورتیں مرزا صاحب کی ذاتی خدمت پر مامور تھیں جو خلوت کے لمحات میں بھی ان کی اطاعت بجا لاتی تھیں، ان کی خواب گاہ میں صبح تک ان کے احکام کی تعمیل کرتیں تھیں۔ وہ اسے ہرگز معیوب خیال نہ کرتے تھے بلکہ اس عمل کو خوب سراہتے تھے۔

ان عورتوں میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ مسماۃ بھانو (۱) ۲۔ زینب بیگم (۲) ۳۔ مائی رسول بی بی

۴۔ اہلیہ بابو شاہ دین ۵۔ مائی فجو ۶۔ منشیانی اہلیہ منشی محمد دین (۳)

عشقیہ شاعری

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا سلطان احمد صاحب سے مجھے حضرت مسیح موعود کی ایک شعروں کی کاپی ملی ہے، جو بہت پرانی معلوم ہوتی ہے، غالباً جوانی کا کلام ہے۔ حضرت صاحب کے اپنے خط میں ہے، جسے میں پہچانتا ہوں، بعض شعر بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے

کچھ مزا پایا ہے میرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں بڑا مزا ہوتا ہے

❁❁❁

سبب کوئی خداوند بنا دے
کسی صورت میں وہ صورت دکھا دے

(۱) بشیر احمد قادیانی، مرزا، سیرت المہدی، ۳: ۲۱۰
(۲) بشیر احمد قادیانی، سیرت المہدی، ۳: ۲۷۲، ۲۷۳
(۳) بشیر احمد قادیانی، مرزا، سیرت المہدی، ۳: ۲۱۳

کرم فرما کے آ او میرے جانی
بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے
کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر
دلا اک بار شور و غل مچا دے

❁❁❁

نہیں منظور تھی گر تم کو الفت
تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا
مری دلسوزیوں سے بے خبر ہو
مرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا
دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جاں
کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا(۱)

دشنام طرازیاں

گالی دینا ایک نا زیبا اور مذموم حرکت ہے۔خود مرزا صاحب کے نزدیک بھی گالی دینا طریق شرافت نہیں:

”گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔“(۲)

مرزا صاحب کے نزدیک گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے:

”ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔“(۳)

---

(۱) بشیر احمد قادیانی، مرزا، سیرت المہدی، ۱: ۲۳۲،۲۳۳

(۲) ضمیمہ اربعین نمبر: ۴

(۳) غلام احمد قادیانی، ست بچن، روحانی خزائن، ۱۰: ۱۳۳

مگر مرزا صاحب کا عمل اس کے برعکس نظر آتا ہے۔ وہ مغلوب الغضب ہو کر گاہے گاہے غلیظ گالیوں پر اتر آتے تھے، چند نمونے ملاحظہ ہوں:

۱۔ ''سعد اللہ لدھیانوی بے وقوفوں کا نطفہ اور کنجری کا بیٹا ہے۔''(۱)

۲۔ ''خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی۔''(۲)

۳۔ ''آریوں کا پرمیشور (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے، سمجھنے والے سمجھ لیں۔''(۳)

۴۔ ''ہر مسلمان مجھے قبول کرتا ہے اور میرے دعوے پر ایمان لاتا ہے مگر زنا کار کنجریوں کی اولاد، جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی ہے وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔''(۴)

۵۔ ''جھوٹے آدمی کی یہی نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے، وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔''(۵)

۶۔ ''عبدالحق کو پوچھنا چاہئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا، اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا، اب تک اس کی عورت کے پیٹ سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔''(۶)

لعنت کی گردان

''لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں، مومن لعان نہیں ہوتا۔''(۷)

(۱) غلام احمد قادیانی، تتمہ حقیقۃ الوحی: ۱۴
(۲) غلام احمد قادیانی، تتمہ حقیقۃ الوحی: ۱۳
(۳) غلام احمد قادیانی، چشمہ معرفت: ۱۱۶
(۴) غلام احمد قادیانی، آئینہ کمالات اسلام: ۵۴۷
(۵) حیات احمد، ۱:۲۵
(۶) غلام احمد قادیانی، ضمیمہ انجام آتھم: ۲۷
(۷) غلام احمد قادیانی، ازالہ اوہام، ۲: ۳۵۶، مندرجہ روحانی خزائن، ۳: ۴۵۶

مگر مرزا صاحب کا عمل اپنے اس قول کے برعکس نظر آتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

مرزا قادیانی کی ذہنی کیفیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اس نے کسی پر لعنت ڈالی تو بجائے یہ کہنے کے کہ تجھ پر ہزار لعنت ہو یا تحریری طور پر اسے اس طرح لکھ دیتا مگر اس نے باقاعدہ لعنت نمبر ۱، لعنت نمبر ۲، لعنت نمبر ۳، لعنت نمبر ۱۰۰۰ تک لکھ دیا۔(۱)

بدمعاش، خبیث، کنجر، سور، حرامزادے، پلید، کتے، ذریة البغایا، بدذات بھیڑیئے، کیڑے، کمینے، پاگل، مخبوط الحواس، جاہل، شریر، منحوس اور لعنتی جیسے الفاظ سے تو مرزا رطب اللسان رہا کرتا تھا اور شیطان اس کو دیکھ کر کہتا تھا کہ رشک ہے بازی یہ مجھ سے لے گیا، تقدیر دیکھئے۔

مشتے نمونہ از خروارے، یہ مرزا صاحب کی بدزبانیوں اور دشنام طرازیوں کی چند مثالیں ہیں اگر کوئی مزید دیکھنا چاہے تو ان کی کتب کی طرف رجوع کرے۔

(۱) غلام احمد قادیانی، نورالحق: ۱۱۸-۱۲۲، مندرجہ روحانی خزائن، ۸: ۱۵۸-۱۶۲

باب نہم

مرزا غلام احمد قادیانی کی دماغی کیفیت

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٔ نبوت کے اسباب میں سے ایک اہم ترین سبب یہ بھی ہے کہ وہ مراق کے مریض تھے۔ اطباء کی تحقیق سے ثابت ہے کہ مراق کا مریض اس قسم کے دعوے کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ وہ خدائی کا دعویٰ بھی کر دیتا ہے۔ ہم نے ذیل میں خود مرزا صاحب، اُن کی اہلیہ، صاحبزادے اور دیگر مریدین کی تحریروں اور بیانات سے ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب کو مراق کا مرض لاحق تھا اور پھر اِس مرض کے بارے میں چند ماہرینِ طب کی آراء بھی نقل کی ہیں:

مراق کے بارے میں خود مرزا صاحب کا اِقرار

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹریا کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے یکدم ضعف ہو جانا، چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا، گھبراہٹ کا دورہ ہونا ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دم نکلتا ہے یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ ذلک۔''(۱)

۲۔ ''میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی

(۱) مرزا بشیر احمد، سیرت المہدی، ۲: ۵۵

بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور اس دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے تاہم میں اس بات کی پروا نہیں کرتا اور اس کام کو کیے جاتا ہوں۔‘‘(۱)

مرزا صاحب کے نزدیک سب انبیاء کو مراق ہوتا ہے

’’سیٹھی غلام نبی صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا کہ حضور، غلام نبی کو مراق ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے اور مجھ کو بھی ہے۔‘‘(۲)

باقاعدہ دورہ پڑنے کا آغاز

’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (یعنی والد صاحب) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ ...... بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصے بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لیے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی ...... نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہو گی چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہوگئی ہے۔ میں پردہ گرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ میں جب

(۱) ۱۔ بیان مرزا غلام احمد قادیانی، مندرجہ اخبار ’’الحکم‘‘ قادیان، ۵: ۴۰
۲۔ ملفوظات، ۲: ۳۷۶، مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۱ء
(۲) مرزا بشیر احمد، سیرۃ المہدی، ۳: ۳۰۴

پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا دورہ میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا: ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا اور اس حالت میں آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی۔ خاکسار نے پوچھا کہ اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سر درد کے دورے ہوا کرتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز پڑھاتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر پھر دوروں کے بعد چھوڑ دی۔‘‘(۱)

مرزا صاحب ان دوروں اور ان کے باعث فاسد خیالات کو نزولِ وحی اور نبوت سے تعبیر کرتے تھے۔

رمضان میں دوروں کا زور

’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کیے مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا۔ اس لیے باقی چھوڑ دیئے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو اس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو آپ

(۱) مرزا بشیراحمد قادیانی، سیرۃ المھدی، ۱: ۱۳، روایت نمبر: ۱۹

کا تیرھواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپ کو دورہ پڑا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جتنے رمضان آئے آپ نے سب روزے رکھے مگر پھر وفات سے دو تین سال قبل کمزوری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکے اور فدیہ ادا فرماتے رہے۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ جب آپ نے ابتداً دوروں کے زمانہ میں روزے چھوڑے تو کیا پھر بعد میں ان کو قضا کیا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں صرف فدیہ ادا کر دیا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب شروع شروع میں حضرت مسیح موعود کو دوران سر اور برو اطراف کے دورے پڑنے شروع ہوئے تو اس زمانہ میں آپ بہت کمزور ہوگئے تھے۔‘‘(۱)

بدترین دورہ

’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونوں آ گئے پھر ان کے سامنے بھی حضرت مرزا صاحب کو دورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا اور وہ کبھی ادھر بھاگتا تھا اور کبھی ادھر۔ کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔‘‘(۲)

اپنے مرض کو بھی حضور ﷺ کے ارشاد سے منسوب کر دیا

۱۔ ’’دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے۔ جب اترے گا تو دو زرد

(۱) مرزا بشیر احمد قادیانی، سیرۃ المہدی، ۱: ۵۱، روایت نمبر: ۸۱
(۲) مرزا بشیر احمد قادیانی، سیرۃ المہدی، ۱: ۲۲، روایت نمبر: ۳۶

چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرتِ بول۔‘‘(۱)

۲۔ ’’مسیح موعود زرد چادروں میں اترے گا ایک چادر بدن کے اوپر کے حصہ میں ہوگی اور دوسری چادر بدن کے نیچے کے حصہ میں ہوگی۔ سو میں نے کہا کہ اس طرف اشارہ تھا کہ مسیح موعود دو بیماریوں کے ساتھ ظاہر ہوگا کیونکہ تعبیر کے علم میں زرد کپڑے سے مراد بیماری ہے اور وہ دونوں بیماریاں مجھ میں ہیں یعنی ایک سر کی بیماری اور دوسری کثرت پیشاب اور دستوں کی بیماری۔‘‘(۲)

۳۔ ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی لکھتے ہیں:

’’حضرت اقدس کو چونکہ شب و روز دماغی محنت سے کام تھا اس لیے سالہا سال سے آپ اعصابی کمزوری کا نشانہ بن گئے تھے...... حضرت اقدس کو یہ دورہ دو طریق پر ہوتا تھا۔ یا تو اوپر کے دھڑ پر اثر پڑتا تھا اس صورت میں دوران سر درد ہونے لگتا تھا یعنی چکر آتے تھے اور دل گھٹنے لگتا تھا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور نبض بہت کمزور پڑ جاتی ...... اور یا نیچے کے دھڑ پر اثر پڑتا تھا اور وہ اس طرح کہ دورہ کے وقت کبھی پیشاب کثرت سے آنے لگتا تھا اور کبھی ایسا ہوتا کہ اسہال شروع ہو جاتے تھے۔ غرضیکہ حضرتِ اقدس کو دورہ کے وقت کبھی تو اوپر کے دھڑ پر اثر پڑتا تھا اور کبھی نیچے کے دھڑ پر جیسا کہ میں اوپر درج کر آیا ہوں اور یہ صحیح مسلم کی اس حدیث نبوی کے مطابق تھا جس میں آنحضرت ﷺ کے مسیح موعود کو کشفی طور پر دو زرد چادروں میں ملبوس دیکھنے کا ذکر ہے۔ علم تعبیر کی کتابوں میں زرد چادروں سے مراد بیماریاں ہوتی ہیں۔ پس یہی وہ مسیح موعود کی دو قسم کی بیماریاں تھیں جو آنحضرت ﷺ کو کشف میں دو زرد چادروں کی شکل میں دکھائی گئی تھیں۔‘‘(۳)

---

(۱) قول مرزا غلام احمد قادیانی، مندرجہ رسالہ تشحیذ الأذہان“ قادیان

(۲) مرزا غلام احمد قادیانی، تذکرۃ الشہادتین: ۲۳۔ ۲۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۲۰: ۴۶

(۳) ڈاکٹر بشارت احمد، مجدد اعظم، حصہ دوئم ص ۱۲۰۷/۸، بار اول از ——

مراق کیا ہے؟

ا۔ علامہ برہان الدین نفیس مراق کے تعارف میں لکھتے ہیں:

’’مالیخو لیا کی ایک قسم ہے جس کو مراق کہتے ہیں۔ یہ مرض تیز سودا سے جو معدہ میں جمع ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے اور جس عضو میں یہ مادہ جمع ہو جاتا ہے اس سے سیاہ بخارات اُٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں۔

’’اس کی علامات یہ ہیں: ترش دخانی ڈکاریں آنا، ضعف معدہ کی وجہ سے کھانے کی لذت کم معلوم ہونا، ہاضمہ خراب ہو جانا، پیٹ پھولنا، پاخانہ پتلا ہونا، دھویں جیسے بخارات چڑھتے ہوئے معلوم ہونا۔‘‘(۱)

۲۔ حکیم بو علی سینا مالیخو لیا کے متعلق لکھتے ہیں:

’’مالیخو لیا اس مرض کو کہتے ہیں جس میں حالت طبعی کے خلاف خیالات و افکار متغیر بخوف و فساد ہو جاتے ہیں۔ اس کا سبب مزاج کا سودا دی ہو جانا ہوتا ہے۔ جس سے روح دماغی اندرونی طور پر متوحش ہوتی ہے اور مریض اس کی ظلمت سے پراگندہ خاطر ہو جاتا ہے یا پھر یہ مرض حرارتِ جگر کی شدت کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہی چیز مراق ہوتی ہے۔ جب اس میں غذا کے فضلات اور آنتوں کے بخارات جمع ہو جاتے ہیں اور اس کے اخلاط جل کر سودا کی صورت میں تبدیل ہو جاتے ہیں تو ان اعضاء سے سیاہ بخارات اٹھ کر سر کی طرف چڑھتے ہیں۔ اسی کو نفخہ مراقیہ، مالیخو لیائے نافخ اور مالیخو لیائے مراقی کہتے ہیں۔‘‘(۲)

...... جون ۱۹۰۰ تا وفات (سوانح عمری مرزا قادیانی) ذی قعدہ ۱۳۵۹ھ دسمبر ۱۹۴۰ء

(۱) برہان الدین نفیس، شرح اسباب و علامات

(۲) قانون شیخ الرئیس حکیم بو علی سینا، فن اول از کتاب ثالث بحوالہ پروفیسر محمد الیاس برنی، قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ: ۱۴۳، ۱۴۴

مراق کی اہم علامات

ماہرین طب نے مراق کی جو علامات بیان کی ہیں ان میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:

مریض کا فکر سلامت نہیں رہتا

’’یہ ایک قسم کا مالیخولیا ہے جس میں مریض کے افکار و خیالات حالت طبعی سے بدل جاتے ہیں اور بالعموم اس میں انانیت یعنی خودی اور تکبر اور تعلّٰی یعنی اپنی بڑائی کے فاسد خیالات سما جاتے ہیں۔ پس وہ ہر بات میں مبالغہ کرتا ہے۔‘‘(۱)

دماغی حواس قائم نہیں رہتے

’’اس مرض میں مریض کے دماغی حواس درست نہیں رہتے ۔ ہر وقت سست متفکر اور خودی کے خیالات میں مست رہتا ہے۔‘‘(۲)

مریض مراق ہر بات میں مبالغہ کرتا ہے

۱۔ مریض ہمیشہ سست و متفکر رہتا ہے۔ اس میں خودی کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک بات میں مبالغہ کرتا ہے ...... بھوک نہیں لگتی، کھانا ٹھیک طور پر ہضم نہیں ہوتا۔(۳)

۲۔ اس میں خودی کے خیالات پیدا ہوجاتے ہیں۔ ذرا سی بات یا تکلیف بڑھا کر پیش کرتا ہے۔ ہر بات میں مبالغہ کرتا ہے۔(۴)

---

(۱) ڈاکٹر غلام جیلانی، مخزن حکمت، ۲: ۶۹، طبع نہم، ۱۳۶۸ء
(۲) محمد رفیق حجازی، کنز العلاج: ۱۳۹، طبع چہارم، ۱۹۵۹ء
(۳) حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی، مخزن حکمت، طبع دوم
(۴) ڈاکٹر فضل کریمِ، کتاب تشخیص امراض مکمل، ۲: ۲۱

نبی ہونے کا دعویٰ

’’اگر مریض دانشمند ہوتو پیغمبری اور معجزات و کرامات کا دعویٰ کرتا ہے۔ خدائی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔‘‘(۱)

فرشتہ اور خدا ہونے کا دعویٰ

’’اور کبھی بعض میں فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ وہ فرشتہ ہو گئے اور کبھی بعض میں (فساد) اس سے بھی زیادہ حد تک پہنچ جاتا ہے وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ خدا ہیں۔‘‘(۲)

علم غیب جاننے کا دعویٰ

’’بعض مریضوں میں گا ہے گا ہے یہ فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیب دان سمجھتا ہے اور اکثر ہونے والے اُمور کی پہلے ہی خبر دے دیتا ہے اور بعض میں یہ فساد یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ اس کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔‘‘(۳)

بادشاہ و پیغمبر ہونے کا دعویٰ

۱۔ مریض اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنے لگتا ہے۔ اپنے آپ کو کبھی بادشاہ اور کبھی پیغمبر سمجھتا ہے۔(۴)

---

(۱) حکیم محمد اعظم خان، اکسیر اعظم: ۱۹۰، مطبع لکھنو، طبع چہارم

(۲) حکیم نفیس بن عوض، شرح الاسباب والعلامات، ۱: ۷۰، باب امراض الرأس، مطبع منشی نو لکشور لکھنو ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ اکتوبر ۱۹۲۶ء

(۳) برھان الدین نفیس، شرح الاسباب و العلامات، ۱: ۶۹، مطبع لکھنو

(۴) محمد رفیق حجازی، کنز العلاج: ۱۳۴، طبع چہارم، ۱۹۵۹ء

۲۔ کسی کو بادشاہ بننے اور ملک فتح کرنے کے خیالات ہو جاتے ہیں۔بعض عالم اس مرض میں مبتلا ہوکر دعویٰ پیغمبری کرنے لگتے ہیں اور اپنے بعض اتفاقی صحیح واقعات کو معجزات قرار دینے لگتے ہیں۔(۱)

عظمت و بزرگی کا ہر پہلو عنوانِ دعویٰ بن سکتا ہے

اس بیماری میں مبتلا مریض کی عقل میں فتور آ جاتا ہے وہ اپنے فضول اور بے بنیاد وہم کی وجہ سے خائف یا آمادۂ فساد رہتا ہے، بادشاہی یا ولایت یا پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے۔(۲)

ایک اور ماہرطب کی رائے

خیالات خام ہوجاتے ہیں، کوئی اپنے آپ کو بادشاہ، جرنیل قرار دیتا ہے۔بعض پیغمبری کا دعویٰ کرتے اور اپنے اتفاقیہ صحیح واقعات کو معجزات قرار دیتے ہیں۔(۳)

ڈاکٹر شاہنواز قادیانی کی رائے

’’ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لیے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔‘‘(۴)

---

(۱) ڈاکٹر غلام جیلانی، مخزنِ حکمت، ۲: ۱۳۶۴، طبع نہم

(۲) حکیم حاجی مرزا محمد نذیر عرشی، کلید مطب: ۱۳۹

(۳) ڈاکٹر فضل کریم، کتاب تشخیص امراض مکمل، ۲: ۲۱

(۴) مضمون ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی، مندرجہ رسالہ ”ریویو آف ریلیجز“ قادیان: ۶، ۷، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء

مرزا صاحب کی چند دیگر بیماریوں کا ذکر

ہم یہاں نامناسب خیال کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی مراق کے علاوہ دیگر بیماریوں کا ذکر نہ کیا جائے:

۱۔ دق اور سل

۱۔ ’’حضرت اقدس نے اپنی بیماری دق کا بھی ذکر کیا ہے یہ بیماری آپ کو حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب مرحوم کی زندگی میں ہوگئی تھی اور آپ قریباً چھ ماہ تک بیمار رہے۔ حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب آپ کا علاج خود کرتے تھے اور آپ کو بکرے کے پائے کا شوربا کھلایا کرتے تھے۔ اس بیماری میں آپ کی حالت بہت نازک ہوگئی تھی۔‘‘(۱)

۲۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحب نے ’’ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں حضرت (مرزا) صاحب کو سل ہوگئی ...... حتی کہ زندگی سے نا اُمید ہوگئی ...... والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تمہارے دادا خود حضرت صاحب کا علاج کرتے تھے اور برابر چھ ماہ تک انہوں نے اپنے آپ کو بکرے کے پائے کا شوربہ کھلایا تھا۔‘‘(۲)

۲۔ اعصابی کمزوری

۱۔ ’’مخدومی مکرمی اخویم (مولوی نور الدین صاحب) السلام علیکم ورحمۃ اللہ

یہ عاجز پیر کے دن ۹ مارچ ۱۸۹۱ء کو مع اپنے عیال کے لدھیانہ کی طرف جائے گا اور چونکہ سردی اور دوسرے تیسرے روز بارش بھی ہو جاتی ہے اور اس عاجز کی مرض اعصابی ہے۔ سرد ہوا اور بارش سے بہت ضرر پہنچتا ہے اس وجہ سے یہ عاجز کسی صورت سے اس قدر تکلیف اٹھا نہیں سکتا کہ اس حالت میں لدھیانہ پہنچ کر پھر جلدی لاہور میں

(۱) یعقوب علی صاحب قادیانی، حیات احمد، ۲: ۷۹
(۲) مرزا بشیر احمد قادیانی، سیرۃ المہدی، ۱: ۴۲، روایت: ۶۶

آوے۔ طبیعت بیمار ہے لاچار ہوں۔ اس لیے مناسب ہے کہ اپریل کے مہینہ میں کوئی تاریخ مقرر کی جاوے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد‘‘(۱)

۲۔ حضرت (مرزا) صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔(۲)

دو مستقل بیماریاں

۱۔ ’’مجھے دو مرض دامن گیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سردرد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا۔ نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا۔ یہ دونوں بیماریاں قریباً تیس برس سے ہیں۔‘‘(۳)

۲۔ ’’میں ایک دائم المرض آدمی ہوں ...... ہمیشہ دردسر اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے ...... وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سوسو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔‘‘(۴)

---

(۱) مکتوبات أحمدیہ، جلد پنجم نمبر ۲: ۹۰

(۲) رسالہ، ’’ریویو‘‘ قادیان، بابت مئی ۱۹۲۷ء

(۳) مرزا غلام احمد قادیانی، نسیمِ دعوت: ۶۸، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۹: ۴۳۵

(۴) مرزا غلام احمد قادیانی ضمیمہ أربعین نمبر ۳۔۴ ص: ۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۱۷: ۴۷۰۔ ۴۷۱

حافظہ کی ابتری

’’مکرمی اخویم سلمہ

میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں۔ یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کرسکتا۔

خاکسار غلام احمد از صدر انبالہ حاطہ ناگ پھنی‘‘(۱)

اسہال کی بیماری

’’مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں مگر جس وقت پاخانے کی بھی حاجت ہوتی ہے تو مجھے رنج ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔ ایسا ہی روٹی کے لیے جب کئی مرتبہ کہتے ہیں تو بڑا جبر کرکے جلد جلد چند لقمے کھا لیتا ہوں بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہوں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھاتا ہوں میری توجہ اور خیال اسی طرف لگا ہوا ہوتا ہے۔‘‘(۲)

مرزا صاحب کی بیماریوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ ہم نے یہاں طوالت کے خوف سے صرف چند ایک ذکر کیا ہے۔

(۱) مکتوبات احمدیہ، ۵: ۲۱، نمبر: ۳

(۲) ۱۔ بیان مرزا غلام احمد قادیانی، مندرجہ اخبار ’’الحکم‘‘ قادیان جلد ۵ نمبر ۴۰، منقول از کتاب منظور الٰہی: ۳۴۹

۲۔ ملفوظات، ۲ :۳۷۶،۳۷۷، طبع ربوہ

باب دہم

مرزا غلام احمد قادیانی کا عبرتناک اَنجام

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

گذشتہ صفحات میں ہم نے مرزا صاحب کے کفر وارتداد کے چند نمونے پیش کیے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا صاحب نے کس جسارت سے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے صریح احکام کو پس پشت ڈالتے ہوئے ان کی اعلانیہ خلاف ورزی کی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کرتے ہوئے خود نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ قرآن و حدیث کا نہ صرف انکار کیا بلکہ ان کی توہین کے بھی مرتکب ہوئے۔ انہوں نے ختم نبوت کے باب میں امت محمدیہ کے متفق علیہ عقیدہ کو مختلف تاویلات و تعبیرات کے ذریعے بگاڑنے کی کوشش کی۔ خود ساختہ نبوت کو سچا قرار دینے کے لفظ خاتم النبیین کو نئے معانی پہنائے۔ علاوہ ازیں شانِ الوہیت، شانِ رسالتمآب، شانِ انبیاء، شانِ صحابہ و اہلِ بیت، شانِ اولیاء و علماء میں طرح طرح کی گستاخیاں کیں۔ قرآن وحدیث اور مقاماتِ مقدسہ کی توہین کی، تمام اہلِ اسلام کو کافر کہا اور عمر بھر انہیں گالی گلوچ کرتے رہے۔ اسی طرح ہم نے مرزا صاحب کے ذاتی اخلاق و کردار کے چند حیرت انگیز گوشوں کو بھی بیان کیا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مرزا صاحب کو ان کی اس دیدہ دلیری کے باوجود چھوڑ دیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں ایسا نہیں بلکہ اللہ عزوجل نے جزا و سزا کا ایک نظام مقرر فرما رکھا ہے۔ جو کوئی نیک عمل کرتا ہے اسے جزا دی جاتی ہے اور جو کوئی برا عمل کرتا ہے اسے سزا دی جاتی ہے۔ گو جزا و سزا کا ایک دن مقرر ہے مگر کچھ انسانوں کو دنیا میں ہی ان کے اچھے یا برے عمل کا نتیجہ دکھا دیا جاتا ہے تاکہ نیکی کو فروغ ملے اور برائی کا خاتمہ ہو سکے۔ مرزا صاحب کا جرم اتنا گھناؤنا اور ناقابل معافی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی سزا کا عمل دنیا میں ہی شروع فرما دیا اور ان کے آخری لمحات کو دنیا کے لیے باعث عبرت بنا دیا۔

قادیانیت کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو اس گروہ پر سب سے بڑا عذاب اللہ تعالیٰ نے یہ نازل کیا ہے کہ اس کا ہر قابلِ ذکر فرد ایسی رسوا کن بیماری میں مبتلا ہو کر مرتا ہے جس میں ہر صاحب بصیرت کے لیے سامان عبرت موجود ہے۔

فَاعْتَبِرُوْا يٰـاُولِي الْاَبْصَارِ.

اس کی ایک مثال فالج کی بیماری ہے جسے خود مرزا غلام احمد نے سخت بلا اور دکھ کی مار سے تعبیر کیا ہے۔ اس ابتلاء کو قادیانیوں سے مخصوص کر دیا گیا ہے اور اب تو یہ بات زبان زد عام ہے کہ اس مذہب کا جو شخص فالج میں مبتلا ہو کر نہ مرے اس کے بارے میں کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ قادیانی ہی نہیں۔ اس کی ایک مثال قادیانی مذہب کے دوسرے خلیفہ مرزا محمود ہے جو دس سال تک فالج میں مبتلا رہ کر لقمۂ اجل بنا۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی فالج میں تو نہیں لیکن اس سے بھی بدتر ہیضہ کی بیماری کا شکار ہو کر بہت بری موت سے مرے۔ مرزا صاحب کی جان کنی کا عالم دیکھا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ اگر مرزا صاحب کے اندر اور کوئی اعتقادی اور اخلاقی برائی نہ بھی ہوتی تو بھی ان کی عبرتناک موت کا منظر انہیں جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کافی تھا۔

اپنی موت کی پیشین گوئی

مرزا صاحب نے کہا:

> ’’اور جو شخص کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں حالانکہ وہ نہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اس کے الہام و کلام سے مشرف ہے، وہ بہت بری موت مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے۔‘‘(۱)

(۱) اخبار ’’الفضل‘‘ قادیان، جلد: ۲۸، نمبر: ۵۰، ص: ۱، مورخہ ۲ مارچ ۱۹۴۰ء

اسی طرح مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو ایک خط میں لکھا:

’’اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں، جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت زیادہ عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دُشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام و ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب مفتری نہیں اور خدا کے مکالمے ومخاطبے سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو خدا کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا تعالیٰ کے ہاتھوں سے ہے، جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔‘‘

مرزا صاحب کا مولوی ثناء اللہ صاحب سے پہلے مر جانے اور اپنی دعا اور پیشین گوئی کے مطابق ہیضہ سے ہلاک ہونے کو واضح کرتے ہوئے مرزا کا سسر میر ناصر لکھتا ہے:

’’حضرت (مرزا) صاحب جس رات کو بیمار ہوئے، اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سویا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت (مرزا) صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: مرزا صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے، اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی، یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔‘‘(۱)

(۱) شیخ یعقوب علی عرفانی قادیانی، حیات ناصر: ۱۴

مرزا صاحب کی آخری سیر

’’اگر آپ احمد (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کی ڈائری کو (اخبار بدر) کے پرچوں سے ملاحظہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کی موت ناگہانی ہوئی۔ آپ آخر دن تک اپنی معمولی صحت کی حالت میں رہے۔ اس شام سے پہلے جب آپ بیمار ہوئے، آپ سارا دن ایک رسالہ لکھنے میں مشغول رہے جس کا نام ’’پیغامِ صلح‘‘ ہے اور تاریخ مقرر کی گئی کہ اس پیغام کو ٹاؤن ہال میں ایک بڑے مجمع کے سامنے پڑھا جاوے اور اس دن کی شام کو حسبِ معمول سیر کے لیے باہر تشریف لے گئے اور کسی آدمی کو خبر نہ تھی کہ یہ آپ کا آخری سیر تھا۔ رات کو وہ ایک سخت بیماری میں مبتلا ہوگئے اور صبح دس بجے کے قریب آپ کا وصال ہوگیا۔ آپ کی وفات کی خبر احمدی جماعت کے لیے بالکل ناگہانی تھی چنانچہ جس جگہ خبر پہنچی لوگوں کو اس کی صداقت پر اعتبار نہ آیا۔‘‘ (۱)

مرزا صاحب کی آخری تحریر

’’وصال سے دو گھنٹہ قبل حضور بات نہ کر سکے تھے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب معالج تھے۔ کاغذ قلم دوات منگا کر حضور نے لکھا خشکی بہت ہے بات نہیں کی جاتی۔ ایسے ہی کچھ اور بھی الفاظ تھے جو پڑھے نہ گئے۔‘‘ (۲)

جب ہر دوا بے اثر ہوگئی

’’برادران! جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے کہ حضرت امامنا و مولانا مسیح

(۱) رسالہ ”ریویو آف ریلجنز“ قادیان، ص: ۲۳۱، نمبر: ۶، ج: ۱۳

(۲) مضمون از محمد صادق قادیانی، مندرجہ اخبار ’’الفضل“ قادیان، ج: ۲۵، نمبر: ۲۷۴، مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۷ء

موعود و مہدی موعود (مرزا قادیانی) علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب آپ کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے تو بڑھ جاتی تھی۔ حضور کو یہ بیماری بسبب کھانا نہ ہضم ہونے کے تھی اور چونکہ دل سخت کمزور تھا اور نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی۔ اس دفعہ لاہور کے قیام میں بھی حضور کو دو تین پہلے یہ حالت ہوئی لیکن ۲۵ تاریخ مئی کی شام کو جب کہ آپ سارا دن ''پیغامِ صلح'' کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے تو واپسی پر حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہوگیا اور وہی دوائی جو کہ پہلے مقوی معدہ استعمال فرماتے تھے، مجھے حکم بھیجا تو بنوا کر بھیج دی گئی مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور قریباً گیارہ بجے ایک اور دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہوگئی اور مجھے اور حضرت خلیفہ نور الدین صاحب کو طلب فرمایا۔ مقوی ادویہ دی گئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی، نیند آنے سے آرام آجائے گا۔ ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے مگر تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آ گیا جس سے نبض بالکل بند ہوگئی اور مجھے اور حضرت مولانا خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کیا اور جب وہ تشریف لائے تو مرزا یعقوب بیگ صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت اسہال کا دورہ ہوگیا ہے۔ آپ کوئی دوا تجویز کریں۔ علاج شروع کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہوگئی تھی اس لیے ہم پاس ہی ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا مگر پھر نبض واپس نہ آئی۔ یہاں تک کہ سوا دس بجے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جا ملی۔''(۱)

مرزا صاحب کے آخری لمحات

''خاکسار نے والدہ صاحبہ کی یہ روایت جو شروع میں درج کی گئی ہے جب

(۱) اعلان منجانب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ قادیانی، مندرجہ ضمیمہ اخبار ''الحکم'' قادیان غیر معمولی، مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۲۸ء

دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی اور حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک دو دفعہ رفعِ حاجت کے لیے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لیے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا تم اب سو جاؤ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانے نہ جاسکتے تھے۔ اس لیے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہوگیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہوگئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا ’’اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے‘‘ تو آپ نے کہا کہ یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ کیا آپ سمجھ گئیں تھیں کہ حضرت صاحب کا کیا منشا ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ہاں۔‘‘(۱)

مرزا صاحب کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد کے مطابق ۲۵ مئی رات گئے تک مرزا صاحب کی حالت بالکل ٹھیک تھی۔ رات کے پچھلے پہر خراب ہوگئی۔ جسم اس قدر کمزور ہوگیا تھا کہ جب آخری دست کیا تو پھر اُٹھا نہ گیا۔ زندگی کا آخری چکر آیا اور چکرا کے اپنی ہی غلاظت میں گر کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل بوقت ساڑھے دس بجے رات اپنے انجام کو پہنچے۔ ان کی لاش کو مال گاڑی میں رکھ کر قادیان روانہ کیا گیا۔ لاش والے تابوت اور اس

(۱) مرزا بشیر احمد، سیرۃ المہدی، حصہ اول: ۱۱، روایت: ۱۲

میں پڑے ہوئے بھوسے کو بعد میں حکومت نے آگ لگا کر خاکستر کر دیا، تاکہ علاقے میں ہیضے کی وبا نہ پھیل جائے۔

ہیضہ کی بد دعا کا اثر

مرزا صاحب کا معمول تھا کہ وہ اپنے دشمنوں کے لیے ہیضہ کی بد دعا کرتے تھے کیونکہ وہ اس مرض کو قہرِ الٰہی کا نشان جانتے تھے۔ بالآخر مرزا صاحب خود اپنی کذب بیانی اور دجل وفریب کے باعث اسی قہرِ الٰہی کا شکار ہوئے اور مہلک قسم کے وبائی ہیضہ سے دو چار ہو کر موت کے آہنی پنجوں میں چلے گئے۔ مرزا صاحب کی موت یقیناً ایک نشانِ عبرت ہے۔ قادیانی حضرات کو اس پر غور کرنا چاہیے اور آج سے ہی قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام کے دائرۂ رحمت و عافیت میں آ جانا چاہیے۔

www.MinhajBooks.com